ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

یہودی آبادکاروں کا مغربی کنارے میں جارحانہ سلسلہ، نئی بستیوں کا قیام ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.44, Wednesday, 19 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۴۴)، بروز بدھ، ۱۹/اگست، ۲۰۲۶ء، ۵/ربیع الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

کسی مفاہمت کی دستاویز پر عمل درآمد کیلئے چند ہفتوں کی مدت مقرر

تہران کی امریکہ کو وارننگ، مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں مکمل طور پر جارحانہ پالیسی کی طرف بڑھ سکتا ہے ایران

تہران، (ایجنسیاں): ایک سینئر ایرانی عہدیدار نے خبردار کیا ہے کہ مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں ایران مکمل طور پر جارحانہ پالیسی کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایک اعلیٰ ایرانی عہدیدار نے کہا ہے کہ اگر امریکہ کے ساتھ مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی تو ایران مکمل طور پر جارحانہ پالیسی کی طرف بڑھ جائے گا اور امریکہ کی جانب سے دباؤ اور محاصرے کو طویل کرنے کا انتظار نہیں کرے گا۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق ایرانی عہدیدار نے کہا کہ تہران نے کسی مفاہمت کی دستاویز پر عمل درآمد کے لیے چند ہفتوں کی مدت مقرر کی ہے، تاہم ایران امریکہ کو یہ موقع نہیں دے گا کہ وہ پابندیوں اور محاصرے کی پالیسی کو مزید طول دے۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتظار نہیں کریں گے کہ امریکہ محاصرے کو جاری رکھے اور اسے مزید طول دے۔ عہدیدار نے خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا کہ اگر امریکہ مقررہ مدت میں اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں

کرتا اور سفارتی کوششیں ناکام رہتی ہیں تو تہران امریکی بحری ناکہ بندی توڑنے کیلئے 'بروقت اور درست' فوجی کارروائی کریگا۔ جون میں ہونے والے معاہدے کے تحت تہران اور واشنگٹن کو دوبارہ مذاکرات کی میز پر لانے کی سفارتی کوششیں گزشتہ چند ہفتوں کے دوران تعطل کا شکار رہی ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ آبنائے ہرمز اس وقت تک دوبارہ نہیں کھلے گی جب تک امریکہ پہلے معاہدے میں واپس نہیں آتا۔ دوسری جانب امریکی وزیر خزانہ نے ایران کو غیر معمولی معاشی تباہی کا سامنا کرنے سے خبردار کیا ہے۔ ایرانی عہدیدار نے رائٹرز کو بتایا کہ 'ایران کی جانب سے مقرر کردہ چند ہفتوں کی مختصر مدت کے اندر معاہدے کی تمام شقوں پر امریکہ کو عمل درآمد کرنا ہوگا۔ یہ امریکہ کیساتھ مزید مذاکرات کے لیے پیشگی شرط ہے۔' عہدیدار نے مزید کہا کہ ثالث تہران کی مقرر کردہ مدت کی تفصیلات امریکہ اور خطے کے ممالک تک پہنچائیں گے۔ دوسری جانب سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے جنرل یداللہ جوانی نے بھی گزشتہ شب خصوصی نیوز پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میجر جنرل احمد وحیدی کی تقرری کے حکم میں زیادہ سے زیادہ ڈیٹرنس کے علاوہ ایک نئی حکمت عملی پر بھی زور دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ آئندہ ایران کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات اگرچہ دفاعی نوعیت کے ہوں گے، لیکن ان میں ضرورت کے مطابق جارحانہ صلاحیت بھی شامل ہوگی۔ جنرل جوانی نے مزید کہا کہ جنگ کا آغاز دشمن کی جانب سے ہوا اور ایران کے اقدامات اسی تناظر میں دفاعی نوعیت رکھتے ہیں، تاہم یہ اقدامات ضرورت پڑنے پر جارحانہ شکل اختیار کرسکتے ہیں۔ انہوں نے اسے ایرانی مسلح افواج کے نئے تبدیلیاتی نقطہ نظر کا حصہ قرار دیا۔

ایران مشکل فیصلے کرنے اور عملی اقدامات اٹھانے کے لیے تیار

ایرانی عہدیدار نے کہا کہ ثالث تہران کی مقرر کردہ مدت کی تفصیلات امریکہ اور خطے کے ممالک تک پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی اداروں کو آبنائے ہرمز اور وسیع تر خطے میں کشیدگی بڑھانے کے لیے تیار رہنا ہوگا، کیونکہ ایران مشکل فیصلے کرنے اور عملی اقدامات اٹھانے کے لیے تیار ہے۔ ایرانی عہدیدار کے مطابق تہران اپنی پالیسی دفاع سے جارحانہ حکمتِ عملی کی جانب منتقل کر رہا ہے کیونکہ واشنگٹن کے ساتھ سفارت کاری کے فوائد پر اس کا اعتماد کم ہوتا جا رہا ہے۔ عہدیدار نے کہا کہ 'یہ ثابت ہو چکا ہے کہ امریکہ جنگ بندی کے لیے سنجیدہ نہیں اور کسی جنگ بندی کی پاسداری نہیں کرے گا، اس لیے دشمن پر دباؤ ڈالنا یا مستقل جنگ بندی کے حصول کی امید میں ثالثوں پر انحصار کرنا حقیقت پسندانہ نہیں۔'

بارزانی کے دفتر پر حملہ فالس فلیگ آپریشن، سازشوں سے خبردار رہنا ہوگا: عراقچی

تہران، (ایجنسی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے عراقی کردستان ریجن کے وزیر اعظم مسرور بارزانی کے دفتر پر ہونے والے ڈرون حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے فالس فلیگ آپریشن قرار دیا ہے۔ عراقچی نے 'ایکس' پر جاری بیان میں لکھا کہ

وزیر اعظم بارزانی کے دفتر پر ہونے والے اس غیر ذمہ دارانہ حملے کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ کرد دوستوں کو چاہیے کہ وہ ان فالس فلیگ سازشوں کے مقابلے میں چوکس رہیں جن کا مقصد ہمسایہ ممالک کے درمیان اختلافات اور تفرقہ پیدا کرنا ہے۔ عراقچی نے ایران اور کرد عوام کے درمیان تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے صدام حسین اور داعش کے خلاف کرد دوستوں کو تحفظ فراہم کیا اور ہم اپنی سرحدوں پر ان کی جانب سے فراہم کی جانے والی سکیورٹی کے شکر گزار ہیں۔ اس سے قبل عراقی سرکاری خبر رساں ادارے نے کردستان انسداد دہشت گردی ڈائریکٹوریٹ کے حوالے سے تصدیق کی تھی کہ دو ڈرونز نے کردستان ریجنل گورنمنٹ کے وزیر اعظم کے دفتر اور مقامی سکیورٹی ڈائریکٹر کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا۔ حملے کے بعد عراقی کردستان میں سکیورٹی صورتحال اور اس کارروائی کے پس پردہ عناصر کے بارے میں تحقیقات کا آغاز کردیا گیا ہے۔

غیر مسلح ہونے کیلئے مذاکرات کی بنیادی شرط امریکی فوج کا مکمل انخلاء ہے، حزب اللہ

بغداد، (ایجنسی): عراقی حزب اللہ نے غیر مسلح ہونے کے حوالے سے مذاکرات کے لیے ملک سے امریکی فوج کا مکمل انخلاء

اور دیگر شرائط پیش کی ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق حزب اللہ عراق نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کے ساتھ ہتھیاروں کے معاملے میں ہونے والی کوئی بھی گفتگو مخصوص شرائط کے تحت ہوگی۔ المیادین کے مطابق مقاومتی تنظیم نے اپنے ہتھیاروں کو عزت اور کرامت کا ہتھیار قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی مزاحمت کسی بھی حکومت کے ساتھ اس موضوع پر مذاکرات کے لیے کئی شرائط رکھتی ہے۔ حزب اللہ عراق نے اپنی اہم شرائط میں عراق کی سرزمین اور فضائی حدود سے امریکی فوجیوں کے مکمل اور حقیقی انخلا کو شامل کیا ہے۔ گروہ نے مزید مطالبہ کیا کہ اس بات کی ضمانت دی جائے کہ امریکی افواج دوبارہ عراق واپس نہیں آئیں گی اور عراق کے سیاسی و اقتصادی فیصلوں کا عمل امریکی اثر و رسوخ سے آزاد ہو۔ بیان میں شمالی عراق سے ترک افواج کے انخلا کو بھی ایک شرط قرار دیا گیا ہے۔ حزب اللہ عراق نے مزید کہا کہ عراق کے اتحاد کے لیے سب سے زیادہ مسلح اور خطرناک گروہوں میں شمار ہونے والی پیشمرگہ فورسز کو بھی تحلیل کیا جانا چاہیے۔

پاکستانی سپریم کورٹ کا سابق وزیر اعظم عمران خان کو شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے کا حکم

اسلام آباد، (یو این آئی) پاکستان کی سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں جیل میں بند سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف پارٹی کے بانی عمران خان کو اگلے 48 گھنٹوں کے اندر بہتر علاج کے لیے اسلام آباد کے ایک اسپتال میں منتقل کرنے کا حکم دیا ہے۔ سابق وزیر اعظم خان کی پارٹی نے منگل کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں اس کا اعلان کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ عدالت

نے یہ حکم خان کی بگڑتی صحت سے متعلق دائر درخواست کے بعد جاری کیا۔ عدالت نے اسپتال میں ماہرین کا میڈیکل بورڈ تشکیل دینے کی بھی ہدایت کی جس میں عمران خان کی بہن ڈاکٹر عظمیٰ خان اور ان کے ذاتی معالج ڈاکٹر فیصل سلطان شامل ہوں گے۔ عدالت نے جیل حکام کو ان کے اہل خانہ سے ہفتہ وار ملاقات کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت کی۔ عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے پی ٹی آئی کے سکریٹری جنرل سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ تاریخی فیصلے سے راحت کی کرن آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے واضح طور پر حکم دیا ہے کہ خان صاحب کی صحت اہم ہے اور انہیں اسپتال بھیجا جائے، انکے ذاتی معالج اور خاندان کے افراد کو میڈیکل بورڈ میں شامل کرنیکی ہدایت ہمارے لیے ایک بڑا یقین دہانی ہے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل خان آفریدی نے فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انصاف کی فتح ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان ملک کے مقبول ترین لیڈر ہیں، یہ عدالتی فیصلہ خوش آئند ہے، اگرچہ 9 اپریل 2022 سے ہونے والی ناانصافیوں کو ختم نہیں کیا جاسکتا لیکن ہم آئینی حقوق اور مکمل انصاف کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔ عمران کی بہن علیمہ نے فیصلے پر جذباتی ہوکر کہا کہ ہم انصاف کی امید تقریباً کھو چکے تھے، ہمیں صرف اللہ پر بھروسہ تھا، آج عدالت نے اسپتال میں خان صاحب کا مکمل چیک اپ کرنے کا حکم دیا، جس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

صدر ٹرمپ کو 50 سے زائد ڈیموکریٹس کا سخت انتباہ

معدنیات سے متعلق نئے معاہدوں میں شفافیت کا فقدان، اندرونی افراد کو فائدہ اور ٹیکس دہندگان کو نقصان کا خدشہ

واشنگٹن، (یو این آئی) ایوان نمائندگان کے 54 ڈیموکریٹ ارکان نے ٹرمپ انتظامیہ کے اعلیٰ حکام کو سخت الفاظ پر مشتمل ایک خط بھیجا ہے، جس میں خبردار کیا گیا ہے کہ اہم معدنیات سے متعلق نئے معاہدوں کی ایک وسیع لہر میں شفافیت کا فقدان ہے، کانگریس کی نگرانی کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور ان معاہدوں سے انتظامیہ سے وابستہ اندرونی افراد، بشمول صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور وزیر تجارت ہاورڈ لٹنک کے خاندانوں کو مالی فائدہ پہنچ سکتا ہے، جبکہ ممکنہ نقصانات کا بوجھ امریکی ٹیکس دہندگان پر پڑ سکتا ہے۔ یہ خط امریکی تجارتی نمائندے سفیر گریئر، وزیر خارجہ مارکو روبیو، وزیر تجارت لٹنک اور وزیر خزانہ بیسنٹ کے نام لکھا گیا ہے۔ اس کی قیادت قدرتی وسائل کمیٹی کے رینکنگ ممبر جیرڈ ہف مین (ڈی-کیلیفورنیا)، ویز اینڈ مینز ٹریڈ سب کمیٹی کی رینکنگ ممبر لنڈا سانچیز (ڈی-کیلیفورنیا) اور رکن کانگریس جوناتھن جیکسن (ڈی-الینوائے) نے کی۔ قانون سازوں نے نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیا ہے، جس کے مطابق ٹرمپ اور لٹنک خاندانوں سے منسلک کاروباری ادارے قازقستان کے ساتھ امریکہ کی حمایت یافتہ معدنیات کے ایک معاہدے سے مالی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ خط میں اس رپورٹ کا دو مرتبہ حوالہ دیتے ہوئے اسے انتظامیہ کی

معدنی سفارت کاری میں مفادات کے ممکنہ ٹکراؤ اور ذاتی مفاد کے ایک وسیع تر رجحان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ڈیموکریٹس نے خبردار کیا کہ ان معاہدوں کے تحت امریکی ٹیکس دہندگان پر اربوں ڈالر کے قرضوں، قرضوں کی ضمانتوں اور ایکویٹی حصص کی ذمہ داری عائد ہوسکتی ہے، جن کا انتظام ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن (ڈی ایف سی) اور ایکسپورٹ امپورٹ بینک کے ذریعے کیا جائے گا۔ خط کے مطابق ان اداروں میں حفاظتی اقدامات کمزور کیے گئے ہیں۔ قانون سازوں کے مطابق اس نظام میں توازن نہیں، کیونکہ منافع بخش منصوبوں کا فائدہ متعلقہ کمپنیوں کو ہوگا، جبکہ ناکام منصوبوں کے نقصانات پورے کرنے میں ٹیکس دہندگان کو مدد کرنا پڑے گی۔ قانون سازوں نے نشاندہی کی کہ ایکسپورٹ امپورٹ بینک کے انسپکٹر جنرل کا عہدہ کئی ماہ سے خالی ہے، جبکہ ڈی ایف سی کی حالیہ دوبارہ منظوری کے دوران کانگریس کی نگرانی کم کرنے کے ساتھ ادارے کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ خط میں کہا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سیکڑوں ارب ڈالر کی مالی معاونت کرپشن یا عوامی فنڈز کے غلط استعمال کے خلاف قابل اعتماد تحفظ کے بغیر رہ گئی ہے۔ قانون سازوں نے سب سے سنگین الزام یہ عائد کیا کہ اہم معدنیات سے متعلق مذاکرات میں امریکی ترقیاتی امداد کو دباؤ کے ذریعے استعمال کیا جا رہا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ یہ بے حسی اور ناقابل قبول اقدام ہے کہ محکمہ خارجہ نے زیمبیا کی حکومت کو امریکہ کے ساتھ اہم معدنیات کا معاہدہ کرنے پر مجبور کرنے کے لیے زیمبیا کے عوام کو ایچ آئی وی کی ادویات اور دیگر زندگی بچانے والی امداد روکنے کی دھمکی دی۔

خط میں مزید کہا گیا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے غیر ملکی امداد، خصوصاً صحت کے شعبے میں امداد، میں کی جانے والی کٹوتیوں نے شراکت دار ممالک میں افرادی قوت کے استحکام، اقتصادی ترقی اور وسیع تر امریکی تزویراتی مفادات کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ خط میں کہا گیا کہ یہ رجحان مزید آگے بڑھتا ہے۔ ملائیشیا کے ساتھ طے پانے والے معاہدے جیسی مفاہمت کی یادداشتیں واشنگٹن کو کانگریس کی شمولیت، بین الاقوامی معاہدوں اور عوامی بحث سے گریز کرتے ہوئے 'ملائیشیا میں کان کنی کی پالیسی اور حکمرانی پر اثر انداز ہونے' کا ایک متبادل راستہ فراہم کرتی ہیں۔ معاہدے کی زبان میں 'اجازت نامے کے عمل کو آسان بنانے' کی واضح حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

قابض اسرائیلی فوج کے چھاپے: مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس سے ایک خاتون ڈاکٹر اور دو بچوں سمیت سات فلسطینی گرفتار

قابض اسرائیل کی فوج نے منگل کے روز فجر کے وقت مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں دھاوے بولنے اور گھروں کی تلاشی لینے کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں ایک خاتون ڈاکٹر اور دو بچوں سمیت سات فلسطینی شہریوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

بیت لحم گورنری میں قابض فوج نے گورنری کے جنوب میں واقع قصبہ تقوع پر دھاوا بولا اور متعدد گھروں کی تلاشی لینے کے بعد تین شہریوں کو حراست میں لے لیا جن کے نام احمد عودہ اللہ العمور، موسیٰ جودت العمور اور احمد سلیمان ابو مفرح بتائے گئے ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس گورنری میں قابض فوج نے شمال مشرق میں واقع قصبہ عناتا میں ایک گھر پر چھاپہ مارا اور اس کے سامان کی توڑ پھوڑ کے بعد پندرہ سالہ بچے ظاہر ابو عبید کو گرفتار کرلیا۔ رام اللہ اور البیرہ گورنری میں قابض فوج نے شہر کے محلہ الطیرہ میں واقع ایک گھر پر چھاپہ مارا اور گائنی کی ماہر ڈاکٹر دیما محمد امین بر※ات کو گرفتار کرلیا۔

نابلس گورنری میں قابض فوج نے شہر کے محلہ التعاون العلوی میں ایک گھر پر چھاپہ مارا اور نوجوان خلیل صلیبی کو حراست میں لے لیا۔

الخلیل گورنری میں قابض فوج نے شہر میں واقع ایک گھر پر دھاوا بولا اور تلاشی لینے اور گھر کا سامان توڑنے کے بعد نوعمر سعدی القواسمی کو گرفتار کرلیا۔

مرکز اطلاعات اسیران کے دفتر نے اس واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلسل جاری یہ گرفتاریاں فلسطینیوں بالخصوص بچوں اور طبی عملے کو نشانہ بنانے کے لیے قابض فوج کی جارحانہ پالیسی کے تسلسل کو ظاہر کرتی ہیں اور اس کا مقصد فلسطینی عوام کے خلاف اجتماعی سزا کے ہتھکنڈوں کو مزید تیز کرنا ہے۔

خلیل الحیہ کی قاہرہ میں فلسطینی دھڑوں کے رہنماؤں کے ساتھ جنگ بندی اور فلسطینی اتحاد پر مشاورت

غزہ؛ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سربراہ خلیل الحیہ نے مصری دارالحکومت قاہرہ میں فلسطینی قوتوں اور دھڑوں کے رہنماؤں اور نمائندوں سے ملاقات کی جس میں سیاسی اور میدانی صورتحال کے تازہ ترین حالات کے ساتھ ساتھ شہر العلمین میں مصری قیادت اور ثالثوں کے ساتھ ہونے والی حالیہ ملاقاتوں کے نتائج کا جائزہ لیا گیا۔

اس ملاقات کے دوران خلیل الحیہ نے حالیہ مشاورت کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور شرکاء کو مختلف فریقین کے موقف اور جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کے روڈ میپ کی منظوری کے بعد پیش آنے والی پیش رفت سے مطلع کیا۔

شرکائے اجلاس نے روڈ میپ کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے کی ذمہ داری قابض اسرائیل پر عائد کی جو مفاہمتوں کو مسترد کرنے اور پہلے مرحلے کے وعدوں سے انحراف کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی خلاف ورزیوں میں ملوث ہے۔

شرکاء نے مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی مسلسل کشیدگی پر تبادلہ خیال کیا جس میں یہودی آباد کاری، علاقوں کو یہودیانے کے عمل اور یہودی آباد کاروں کے حملے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غزہ کی پٹی کی مشکل انسانی صورتحال اور کشیدگی کو روکنے اور فلسطینی عوام کو قابض اسرائیل کے انتخابی بازار اور سیاسی کھینچا تانی کا شکار ہونے سے بچانے کے طریقوں پر بھی غور کیا گیا۔

اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ فلسطینیوں کی مدد اور ان کی استقامت کو مضبوط بنانے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں اور انہیں باعزت زندگی کے لوازمات فراہم کیے جائیں تاکہ بحالی اور تعمیر نو کے عمل کو تیز کیا جاسکے جس سے فلسطینی عوام کے اپنی زمین اور وطن میں قومی حقوق اور اہداف کے حصول کی راہ ہموار ہو سکے۔

شرکاء نے قومی شراکت داری اور جمہوریت کی بنیاد پر فلسطینی امور کو منظم کرنے اور موجودہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ایک مشترکہ قومی حکمت عملی وضع کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

شرکاء نے فلسطینی عوام کی امنگوں کے حصول کے لیے عملی طریقہ کار وضع کرنے کا مطالبہ کیا جن میں سرفہرست حق خود ارادیت اور مقبوضہ بیت المقدس کے دارالحکومت کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری، قابض افواج کی گولہ باری، فائرنگ اور گھروں کی مسماری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے منگل کے روز غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری رکھتے ہوئے پٹی کے مختلف علاقوں میں گولہ باری، دھماکہ خیز مواد سے املاک کو اڑانے اور فائرنگ کے مکروہ سلسلے کو دہرایا۔ ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ قابض فوج نے خان یونس شہر کے جنوب مشرق میں ایک دھماکہ خیز کارروائی کرتے ہوئے رہائشی املاک کو تباہ کیا، جبکہ قابض فوج کے دستوں نے خان یونس کے شمال مشرق میں اندھا دھند فائرنگ کی۔ اس جارحیت کی زد میں آکر شہر حمد اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں عام شہریوں کے خیموں اور گھروں پر گولیاں لگیں۔ اسی طرح قابض فوج کے فوجی ذرائع نے وسطی غزہ میں واقع پناہ گزین کیمپ البریج کے شمال میں وادی غزہ اور صلاح الدین روڈ کے قریب شدید فائرنگ کی۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک کے شہداء کی مجموعی تعداد 262,1 تک پہنچ چکی ہے، جب کہ زخمیوں کی تعداد 168,4 ہوگئی ہے، اس کے علاوہ 808 شہداء کے جسدِ خاکی بھی برآمد کیے جاچکے ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 391,73 ہو چکی ہے، جب کہ زخمیوں کی تعداد 280,174 تک جا پہنچی ہے۔

غزہ میں وزارت داخلہ کی انتشار روکنے اور امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل

غزہ (ایجنسی) غزہ میں وزارت داخلہ اور قومی سکیورٹی نے غزہ کی پٹی میں سماجی یکجہتی اور انتشار کی علامتوں کے خلاف عوامی مزاحمت کو سراہتے ہوئے اسے قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ اور داخلی استحکام کو متزلزل کرنے کی کوششوں کے خلاف ایک مضبوط ڈھال قرار دیا ہے۔

آبنائے ہرمز میں نامعلوم پروجیکٹائل نے بحری جہاز کو بنایا نشانہ

انجن روم کو ہوا نقصان، عملے کا ایک رکن زخمی، حکام واقعے کی تحقیقات میں مصروف

دبئی، (ایجنسیاں): آبنائے ہرمز سے باہر کی جانب سفر کرنے والے ایک بحری جہاز کو منگل کے روز نامعلوم پروجیکٹائل نے نشانہ بنایا، جس سے اس کا انجن روم متاثر ہوا اور عملے کا ایک رکن زخمی ہو گیا۔ برطانیہ کے میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یو کے ایم ٹی او) مرکز نے یہ اطلاع دی۔ یو کے ایم ٹی او نے ایک بیان میں کہا، " کمپنی کے سکیورٹی افسر نے اطلاع دی ہے کہ آبنائے ہرمز سے باہر کی جانب سفر کے دوران بحری جہاز نامعلوم پروجیکٹائل کی زد میں آیا۔ بیان کے مطابق حملے کے نتیجے میں انجن

روم کو نقصان پہنچا اور عملے کا ایک رکن متاثر ہوا۔ باقی عملے کے ارکان کو عمانی کوسٹ گارڈ کی جانب سے امداد فراہم کی جارہی تھی۔ یو کے ایم ٹی او نے کہا کہ واقعے کے نتیجے میں ماحول پر کسی اثر کی اطلاع نہیں ہے، جبکہ حکام واقعے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ ادارے نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری جہازوں کو محتاط رہنے اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع دینے کا مشورہ دیا ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے باعث اس اہم آبی گزرگاہ کے گرد کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے، جس سے تجارتی جہاز رانی اور عالمی توانائی کی رسد میں خلل کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ آبنائے ہرمز، جہاں سے دنیا کی ایک بڑی مقدار میں خام تیل اور مائع قدرتی گیس کی ترسیل ہوتی ہے، تنازع کے دوران کشیدگی کا ایک اہم مرکز بن چکی ہے۔

بحری ٹریفک سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق اس آبی گزرگاہ سے گزرنے والی جہاز رانی میں نمایاں کمی آئی ہے اور گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران صرف چند تجارتی بحری جہازوں کے وہاں سے گزرنے کی اطلاع ملی ہے۔

صہیونیوں کی بڑے پیمانے پر مقبوضہ علاقوں سے نقل مکانی کا اعتراف

مقبوضہ علاقوں کو اندرونی بحران اور مختلف محاذوں پر جنگوں میں شدت جیسے سنگین مسائل کا سامنا

تل ابیب، (ایجنسیاں): عبرانی اخبار 'معاریو' نے انکشاف کیا ہے کہ حالیہ برسوں میں مقبوضہ فلسطین واپس آنے والے صہیونیوں کی تعداد میں 53 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جبکہ لاکھوں افراد کے علاقہ چھوڑنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق عبرانی اخبار نے موجودہ چیلنجز اور سیکورٹی بحران کے باعث صہیونیوں کی مقبوضہ فلسطین سے بڑے پیمانے پر نقل مکانی کے بڑھتے ہوئے رجحان کا اعتراف کیا ہے۔ معاریو کے مطابق یہ صورتحال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اسرائیلی حکومت کے وزیراعظم خطے میں اپنی نام نہاد کامیابیوں پر فخر کا اظہار کر رہے ہیں تاہم صہیونیوں کی ہجرت کے اعداد و شمار ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان اعداد و شمار کے مطابق مقبوضہ علاقوں کو اندرونی بحران اور مختلف محاذوں پر جنگوں میں شدت جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ اخبار نے رپورٹ کیا ہے کہ اسرائیلی پارلیمان کے تحقیقی مرکز کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق حالیہ برسوں کے دوران مقبوضہ علاقوں میں واپس آنے والے صہیونیوں کی تعداد میں 53 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق لاکھوں صہیونی مقبوضہ علاقوں کو چھوڑ چکے ہیں اور ان میں سے بڑی تعداد واپس نہیں آئی۔ مقبوضہ علاقوں سے یہ نقل مکانی 2023 سے شروع ہوئی اور اس کے بعد اس رجحان میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ موجودہ معاشی اور سماجی مشکلات کے باعث مقبوضہ علاقوں میں واپس آنے کا فیصلہ کرنا آسان نہیں رہا۔ واپس آنے والے افراد کے لیے مناسب تنخواہ والی ملازمت تلاش کرنا بھی مشکل ہے، جبکہ غیر اسرائیلی شریک حیات کی قانونی حیثیت مستحکم کرنے کا عمل سات سال تک جاری رہ سکتا ہے۔ معاریو کی رپورٹ کے مطابق یہ عوامل مقبوضہ علاقوں سے صہیونیوں کی نقل مکانی اور واپسی میں کمی کے اہم اسباب میں شامل ہیں۔

یوکرین کے روس پر 3 دن میں 1000 ڈرون حملے، 8 افراد ہلاک

برطانیہ کو ماسکو نے کیا خبردار، یوکرین کو ڈرونز کی فراہمی سے باز رہے

ماسکو، (ایجنسی): یوکرین نے گزشتہ تین روز کے دوران روس پر ایک ہزار سے زائد ڈرون حملے کیے ہیں، جن کے نتیجے میں کم از کم 8 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ روسی راجدھانی ماسکو بھی مسلسل ڈرون حملوں کی زد میں ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز یوکرین کی جانب سے ماسکو پر 620 ڈرونز داغے گئے، جن کے نتیجے میں ایک 10 سالہ بچی سمیت 3 افراد زخمی ہوئے۔ حملوں میں روسی ای کامرس کمپنی کے گوداموں اور دیگر تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اس سے دو روز قبل یوکرین نے روس کے مختلف شہروں پر 800 سے زائد ڈرونز سے حملہ کیا تھا۔ روسی حکام کے مطابق ان حملوں میں 7 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ ایک ہی دن میں 800 سے زائد ڈرونز کا حملہ یوکرین کی جانب سے روس کے خلاف جنگ میں اب تک کا سب سے بڑا ڈرون حملہ قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب روس نے برطانیہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ یوکرین کو ڈرونز کی فراہمی سے باز رہے۔ روسی سفارتخانے کا الزام ہیکہ برطانوی ساختہ ڈرونز روسی فوجی اور صنعتی تنصیبات پر حملوں میں استعمال ہوئے ہیں اور برطانیہ کی جنگ میں مزید شمولیت کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ برطانوی وزارت دفاع نے روسی الزامات کے جواب میں کہا ہے کہ یوکرین کو دفاع کیلئے درکار ہتھیاروں کی فراہمی جاری رکھی جائے گی اور روسی جارحیت کے خلاف یوکرین کی حمایت برقرار رہے گی۔

آبنائے ہرمز میں کشیدگی بڑھنے کے درمیان عمان اہم ثالث برقرار

صدر بغیر کسی حکمت عملی، کسی واضح اسٹریٹجک ہدف، منصوبے یا ٹائم لائن کے اس معاملے میں داخل ہوئے، اب وہ پھنس گئے ہیں اور باہر نکلنے کا راستہ تلاش نہیں کر پا رہے ہیں: سینیٹر مارک کیلی

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرنے اور آبنائے ہرمز کے ذریعے بحری آمدورفت بحال کرنے کی کوششوں میں عمان بدستور ایک اہم ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔ تاہم خلیجی ملک کے خلاف امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی دھمکیوں نے پہلے ہی نازک سفارتی کوششوں میں مزید غیر یقینی پیدا کر دی ہے۔ امریکی ڈیموکریٹک سینیٹر مارک کیلی نے عمان کو 'ایران کے ساتھ ایک اہم مذاکرات کار' قرار دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ علاقائی سفارت کاری میں اہم کردار ادا کرنے والے ملک کو دھمکانا کس حد تک دانشمندانہ اقدام ہے۔ کیلی نے سی این این سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عمان ہمارا سکیورٹی پارٹنر رہا ہے اور ایران کے ساتھ ہم جس بھی قسم کے مذاکرات کرنے جا رہے ہیں، اس میں وہ انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی یہاں مسئلے کا ایک حصہ ہے کہ صدر بغیر کسی حکمت عملی، کسی واضح اسٹریٹجک ہدف، منصوبے یا ٹائم لائن کے اس معاملے میں داخل ہوئے۔ اب وہ پھنس گئے ہیں اور باہر نکلنے کا راستہ تلاش نہیں کر پا رہے۔ کیلی نے کہا کہ عمان کے ساتھ کشیدگی میں اضافے سے واشنگٹن کیلئے تنازع سے سفارتی راستہ نکالنے کی کوششیں مزید پیچیدہ ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ طویل محاذ آرائی کے معاشی اثرات میدان جنگ سے کہیں آگے تک پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ٹرمپ اس صورتحال سے نکلنے کا راستہ نہیں ڈھونڈتے تو گیس، ڈیزل، کھاد اور اشیائے خورونوش کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان کے یہ ریمارکس ٹرمپ کی جانب سے عمان کو اس وقت 'بمباری' کی دھمکی دیے جانے کے بعد سامنے آئے جب عمان آبنائے ہرمز سے متعلق امریکی کوششوں میں مداخلت کرے۔

رپورٹ کے مطابق عمان نے تازہ دھمکی پر عوامی طور پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ ٹرمپ نے مئی میں بھی عمان کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ عمان بھی باقی سب کی طرح رویہ اختیار کریگا، ورنہ ہمیں انہیں تباہ کرنا پڑے گا۔ تازہ محاذ آرائی نے واشنگٹن اور تہران کے درمیان ثالث کے طور پر عمان کے طویل عرصے سے جاری کردار کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔ اس کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ گئی ہے جب آبنائے ہرمز سے بحری آمدورفت سے متعلق مذاکرات جاری ہیں اور تجارتی جہاز رانی میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمدورفت کے لیے نئے انتظامات پر ایران اور عمان کے درمیان مذاکرات 'پوری سنجیدگی' سے جاری ہیں۔

مسٹر بقائی نے کہا کہ اس عمل میں 'اس عمل پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرنے والے عناصر' کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تہران کا خیال ہیکہ بیرونی دباؤ کسی معاہدے تک پہنچنے کی کوششوں کو پیچیدہ بنا رہا ہے۔

صومالی قزاقوں نے ایک اور کارگو جہاز ہائی جیک کرلیا، اپریل کے بعد پانچواں واقعہ

موگادیشو، (ایجنسیاں): صومالیہ کے ساحل کے قریب ایک کارگو جہاز کو مسلح افراد نے ہائی جیک کرلیا ہے، جس سے کئی سال کی نسبتاً پرسکون صورتحال کے بعد ہارن آف افریقا میں بحری قزاقی کے دوبارہ بڑھنے کے خدشات پیدا ہوگئے ہیں۔

برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز کے مطابق کیمرون کے پرچم بردار جنرل کارگو جہاز لوتوف پر 17 اگست کو تقریباً 8 مسلح افراد سوار ہوئے اور جہاز کا کنٹرول سنبھال لیا۔ واقعہ صومالیہ کے علاقے ماریو کے قریب ساحل سے تقریباً چار بحری میل جنوب میں پیش آیا۔ نے اس واقعے کو باقاعدہ طور پر ''ہائی جیک'' قرار دیا ہے۔ میری ٹائم سکیورٹی کمپنی وانگارڈ ٹیک کے مطابق جہاز کا وزن تقریباً 1,401 ڈیڈ ویٹ ٹن ہے اور یہ 1995 میں تیار کیا گیا تھا۔ تازہ اطلاعات میں جہاز کے عملے کی صورتحال کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوسکی۔ سوشل میڈیا پر عملے کے محفوظ ہونے کی اطلاعات ضرور سامنے آئی ہیں، تاہم یا دیگر معتبر بحری اداروں نے فی الحال اس کی تصدیق نہیں کی۔ حملہ آوروں کی شناخت اور ان کے مطالبات بھی ابھی تک معلوم نہیں ہوسکے اور کسی گروپ نے اس واقعے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ رپورٹ کے مطابق اپریل کے بعد یہ ہارن آف افریقا کے قریب بحری قزاقی کا کم از کم پانچواں حملہ ہے، جس سے خطے میں تجارتی جہازوں کی سکیورٹی کے حوالے سے نئے خدشات پیدا ہوگئے ہیں۔

رم اللہ میں واقع قصبہ برقا میں چھ غیر قانونی بستیوں اور سڑکوں کے آہنی حصار میں گھر چکا

رام اللہ: رام اللہ کے مشرق میں واقع قصبہ برقا کی زمینوں کے علاقے الکرم میں یہودی آبادکاروں کی طرف سے ایک نیا خیمہ نصب کیے جانے کے بعد اب یہ پورا قصبہ چاروں اطراف سے غاصبانہ بستیوں کے شکنجے میں جکڑ چکا ہے۔ کل چھ غیر قانونی بستیوں کے بوجھ تلے دبا برقا کا خطہ تین اطراف سے غیر قانونی بستیوں کے محاصرے میں ہے جبکہ چوتھی سمت سے ساٹھ نمبر کی غاصب شاہراہ گزرتی ہے جس نے اس کی بیشتر زرعی زمینوں پر اپنا غاصبانہ تسلط جما رکھا ہے۔

برقا میں اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ الکرم کے علاقے میں جو کچھ ہوا ہے وہ فوری عملی اقدام کا متقاضی ہے قبل اس کے کہ یہ خیمہ ایک مستقل بستی کی شکل اختیار کر جائے اور بستی پھیل کر اتنی بڑی ہیبت اختیار کر لے کہ بعد میں اسے روکنا ناممکن ہو جائے۔

اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ آج کا دن زمین پر عملی موجودگی کا ثبوت دینے، دستاویزی ثبوت اکٹھے کرنے، عوامی سطح پر نقل و حرکت تیز کرنے اور متعلقہ اداروں اور حکام پر دباؤ ڈالنے کا ہے تاکہ زمینوں کا تحفظ کیا جا سکے اور کسی بھی نئی غاصبانہ حقیقت کو مسلط ہونے سے روکا جا سکے۔

اس سے قبل برقا کی کونسل کے سربراہ صایل کنعان نے ایک پُردرد اپیل جاری کرتے ہوئے قصبے کی زمینوں اور وہاں کے باسیوں کو قابض دشمن اور یہودی آبادکاروں کے مظالم اور اس وسیع غاصبانہ پھیلاؤ سے بچانے کا مطالبہ کیا تھا جس نے قصبے کے سینکڑوں ایکڑ رقبے کو نگل لیا ہے۔

صایل کنعان نے بتایا کہ برقا کے حالات انتہائی تشویشناک ہیں کیونکہ قابض فوج کے بلڈوزر اور یہودی آبادکار زمینوں کو روند رہے ہیں، صدیوں پرانے زیتون کے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ رہے ہیں اور غیر قانونی بستیوں اور سڑکوں کے جال کے ذریعے قصبے کا نقشہ بگاڑ رہے ہیں۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ برقا کو تباہی، سفاکیت، محاصرے اور گھٹن کا سامنا ہے جبکہ قابض دشمن فلسطینی عوام سے اس ظلم کو ہٹانے کے حوالے سے دکھائی جانے والی واضح بے بسی کے سائے میں شہریوں کو نفسیاتی اور اخلاقی طور پر نشانہ بنا رہا ہے۔

یہودی آبادکاروں کے حالیہ حملوں کے حوالے سے قونسل کے سربراہ نے واضح کیا کہ یہ حملے کبھی نہیں رُکے اور انہوں نے گھروں، مساجد، زرعی زمینوں اور گاڑیوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ حملے روز بروز بڑھ رہے ہیں اور مقامی باشندوں کے لیے زندگی اتنی کٹھن ہو چکی ہے کہ دل خون کے آنسو روتا ہے اور اس دردناک صورتحال میں فوری تبدیلی کی سخت ضرورت ہے۔

صایل کنعان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ برقا کے غیور عوام ہی اس پاک دھرتی کے اصل وارث ہیں اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ کالا بادل چھٹ جائے گا اور قصبہ ایک بار پھر اپنے سرسبز میدانوں اور چراگاہوں کے ساتھ بحال ہوگا۔

برقا قصبے کے اردگرد، وخاف یعقوب، جفعات آساف اور مجرون جیسی غیر قانونی بستیاں گھیرا تنگ کیے ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں مقامی باشندوں کی اپنی ہی زرعی زمینوں تک رسائی انتہائی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔

یاد رہے کہ سنہ 2023ء کے مہینے اگست کے آغاز میں یہودی آبادکاروں نے برقا کے مکینوں کی ذاتی زمینوں پر ایک بستی قائم کی تھی اور قصبے کی زمینوں پر اپنے ریوڑ چرانے کے ساتھ ساتھ شہریوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل چار اگست کو برقا پر حملہ کرنے والے یہودی آبادکاروں کی فائرنگ کے نتیجے میں انیس سالہ نوجوان قصی معطان جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔

'ہندوستان کا انتخابی نظام امریکہ کے لیے ایک بہترین نمونہ'

ٹرمپ کا امریکی کانگریس سے 'سیو امریکہ ایکٹ' منظور کرنے کا مطالبہ

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستان کے انتخابی نظام کو امریکہ کے لیے ایک بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہاں ووٹنگ کے لیے فوٹو شناختی دستاویز کا استعمال کیا جاتا ہے اور ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے پر انحصار محدود ہے۔ انہوں نے کانگریس سے ووٹنگ کے قوانین سخت کرنے کے لیے قانون سازی کی اپنی اپیل ایک بار پھر دہرائی۔ ٹرمپ کے ان بیانات کے بعد ہندوستان کا انتخابی نظام امریکہ میں ووٹر تک رسائی، انتخابی سلامتی اور ڈاک کے ذریعے ووٹنگ کے استعمال سے متعلق جاری متنازع بحث کا حصہ بن گیا ہے۔ سیو امریکہ ایکٹ سینیٹ میں تعطل کا شکار ہے، جبکہ ٹرمپ اور ان کے ریپبلکن اتحادی 3 نومبر کو ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے قبل ووٹنگ کے قوانین سخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ہندوستان کے 2024 کے عام انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 64 کروڑ 60 لاکھ سے زیادہ افراد نے ووٹ دیا اور ایک فیصد سے بھی کم ووٹ ڈاک کے ذریعے ڈالے گئے۔ انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے امریکی حکام سے سوال کیا تھا کہ امریکہ میں لازمی فوٹو شناخت کے بغیر انتخابات کیسے کرائے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اب سیو امریکہ ایکٹ منظور کرنا ہوگا۔ ٹرمپ کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ان کی انتظامیہ 'سیو امریکہ ایکٹ' کے لیے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مجوزہ قانون کے تحت ووٹر رجسٹریشن کے لیے شہریت کا دستاویزی ثبوت پیش کرنا اور وفاقی انتخابات میں ملک گیر ووٹر شناختی نظام نافذ کرنا ضروری ہوگا۔

غزہ میں جنگ بندی کے بعد قابض اسرائیل کی سفاکیت جاری اور شہداء کی تعداد میں مسلسل اضافہ

غزہ میں جنگ بندی کے بعد قابض اسرائیل کی سفاکیت جاری اور شہداء کی تعداد میں مسلسل اضافہ غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیلی سفاکیت کے نتیجے میں ایک شہری زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا اور دو زخمی ہسپتالوں میں پہنچ گئے۔ وزارت صحت نے اپنی روزانہ کی رپورٹ میں بتایا ہے کہ گیارہ اکتوبر کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد ایک ہزار دو سو چھیاسٹھ تک پہنچ گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد چار ہزار دو سو ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ آٹھ سو تیرہ افراد کے جسد خاکی بھی نکالے گئے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک مجموعی جانی نقصان تہتر ہزار چار سو شہداء اور ایک لاکھ چوہتر ہزار تین سو بارہ زخمیوں تک پہنچ گیا ہے۔ وزارت نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ اب بھی متعدد شہداء ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں جبکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ اب تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

نابلس میں قصرہ کے مقام کا محاصرہ دسویں روز بھی جاری، خاندانوں کی کٹھن مشکلات

یہودی آبادکار قابض فوج کی سرپرستی میں مسلسل دسویں روز بھی نابلس کے جنوب میں واقع قصبہ قصرہ کے علاقے جبل رأس العین میں تین فلسطینی گھروں کا ظالمانہ محاصرہ جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ محصور خاندانوں کے انسانی حالات مزید ابتر ہونے اور پانی خوراک اور ادویات کی شدید قلت پیدا ہونے کے سنگین خطرات منڈلا رہے ہیں۔

قصرہ کے بلدیہ کے سربراہ عبدالعظیم وادی نے بتایا کہ محاصرہ شدہ خاندانوں کو آنے والے چند گھنٹوں کے اندر پانی اور ادویات کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ وہ فوری طور پر ادویات کی سخت ضرورت میں مبتلا ہیں اور جو تھوڑی بہت امداد ان تک پہنچی ہے وہ بالکل ناکافی ہے اور انہیں مزید امداد درکار ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قصبے میں محصور فلسطینی خاندان خوراک اور ادویات کی فراہمی کی التجا کر رہے ہیں جبکہ بلدیہ نے ریڈ کراس اور ہلال احمر نیز دیگر ذمہ داران سے رابطہ کر کے ان خاندانوں کا محاصرہ توڑنے کے لیے مداخلت کی پرزور اپیل کی ہے مگر یہودی آبادکار اور قابض فوج بدستور ان پر کڑا پہرہ دیے ہوئے ہیں۔

عبدالعظیم وادی نے اس امر پر زور دیا کہ قابض حکومت قصرہ کے معاملے میں جان بوجھ کر تاخیر اور سستی سے کام لے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قابض فوج کے لیے یہودی آبادکاروں کو منٹوں میں باہر نکالنا بالکل آسان ہے لیکن ہم پچھلے دس دنوں سے مسلسل محاصرے میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ متاثرہ خاندان خوراک اور ادویات کی سخت قلت کا شکار ہیں۔

قصبہ قصرہ ہزاروں ایکڑ زمین پر قبضہ کرنے اور قصبے کے اطراف میں واقع گھروں کے باسیوں کو جبری طور پر بے دخل کرنے کے مذموم منصوبے کے تحت مسلسل یہودی آبادکاروں کے حملوں کی زد میں ہے جس کا مقصد اردگرد کی غیر قانونی بستیوں کو وسعت دینا، نئی کالونیاں بنانا اور بائی پاس سڑکیں نکال کر فلسطینی دیہات کو الگ تھلگ کرنا اور نیا استعمار مسلط کرنا ہے۔ بلدیہ کے سربراہ نے ان خاندانوں کا محاصرہ فوری طور پر ختم کرنے اور ان کی بنیادی ضروریات زندگی کو یقینی بنانے کے لیے ہنگامی مداخلت کا پرزور مطالبہ کیا اور ان کی جان و مال کے نقصان کی تمام تر ذمہ داری قابض اسرائیل پر عائد کی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

اربعینِ حسینی 2026، مجالس و شب داریاں

سیّد اقبال حیدر

واقعۂ کربلا کے بعد 20 صفر، 61 ہجری کو جابر بن عبداللہ انصاری اپنے ساتھی جناب عطیہ عوفی کے ساتھ کربلا پہنچے اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی اسے اربعین کی پہلی زیارت قرار دیا جاتا ہے۔ عراق میں صدام حسین کے دور میں اس پر پابندیاں رہیں 2003ء کے بعد یہ بڑے پیمانے پر دوبارہ بحال ہوئی۔ اربعین کی پہلی زیارت 61 ہجری سے منسوب ہے، جبکہ آج کی کروڑوں افراد، اربعین مشی کا موجودہ وسیع پیمانے کا احیا 2003ء کے بعد ہوا۔ نجف سے کربلا کا موجودہ پیدل سفر تقریباً 80 کلومیٹر ہے اور عام طور پر کئی دن میں مکمل کیا جاتا ہے۔ نجف سے کربلا کے معروف اربعین پیدل راستے میں 1452 پولز ہیں۔ یہ پولز عموماً 50 میٹر کے فاصلے پر ہیں، یعنی ہر 20 پولز تقریباً 1 کلومیٹر بنتا ہیں۔ نجف میں پول نمبر 1 دفتر وزارت کے سامنے نصب ہے اور کربلا کی حدود میں آخری پول نمبر 1452 باب قبلہ حرم حضرت عباس علیہ السلام کے قریب ہے۔ نجف سے کربلا تک عشق امام حسین علیہ السلام میں سرشار بچے، جوان، بوڑھے افراد کے اجتماعی پیدل سفر کو مشی اربعین کا نام دیا گیا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے چالیسویں دن 20 صفر کو امام حسین علیہ السلام کی خصوصی زیارت اور اجتماعی اعمال کئے جاتے ہیں، راقم الحروف اپنے عزیز دوست اعجاز راجپوت ان کی اہلیہ اور عزیزم عمران کے ہمراہ اس مقدس عبادت میں شرکت کی غرض سے 15 صفر کو نجف اشرف پہنچے وہاں سفر عشق پر گامزن پاکستان لاہور سے مومنین شیخ غلام عباس (مٹھو بھائی) اور ان کے ساتھیوں کا قافلہ کاروان حسینی پہلے سے موجود تھا جنہوں نے نہائیت خلوص و محبت سے ہمارا خیر مقدم کیا ہمارے قافلے کی رہنمائی جناب مولانا سید نور عین حیدر صاحب کر رہے تھے 16 صفر بعد از نماز عصر ہوٹل کی وسیع لابی میں مجلس عزا ہوئی، دوسری مجلس وادئ سلام قبرستان کے قریب آیت اللہ مصباح کے مدرسے میں ہوئی جس میں مولانا صاحب نے کربلا سے پیدل ''مشی'' کی اہمیت اور اس کے تاریخی پس منظر سے بھرپور آگاہی دی، اسی طرح کاروانِ حسینی کی طرح اور بھی لاتعداد قافلے جوق در جوق نجف سے کربلا کی جانب رواں دواں تھے، یہ عاشقانِ امام حسین علیہ السلام اکثر دن کو آرام کرتے اور سہ پہر کو سورج کی تمازت کچھ کم ہوتے ہی اپنا سفر شروع کر دیتے یاد رہے ان دنوں میں درجۂ حرارت 49 سے 51 تک چل رہا تھا مگر عاشقانِ امام حسین علیہ السلام کا جذبہ قابلِ دید تھا، راستے میں جگہ جگہ موکب تھے جہاں قیام و طعام، طبی سہولیات کے علاوہ دنیا کی ہر آسائش مہیا تھی موکب کے منتظمین زائرین کی خدمت جناب معصومۂ عالم کی خوشنودی اور عبادت سمجھ کر رہے تھے، راستے میں جگہ جگہ مجالس و ماتم داری ہوتی رہی اس طرح کچھ قافلوں نے یہ سفر تین روز میں کیا کچھ نے چار اور کچھ نے پانچ روز میں مکمل کیا اور 19 صفر کی شب تقریباً سب کربلا کی حدود میں پہنچ گئے۔

کربلائے معلیٰ میں 20، 21، 22 صفر کو دنیا بھر سے آئے قافلوں نے اپنے اپنے ہوٹلز میں مجالس و ماتم داری کے انتظام کئے تاہم عالمی شہرت کی حامل مجالس و ماتم کا اہتمام خیمہ گاہ حسینی، حرم امام حسین علیہ السلام، حرم مولا عباس علیہ السلام میں ہوا مجھے 20 صفر سہ پہر A,R اربعین ٹورز، ممبئی کے زیرانتظام مولانا کلب روشید رضوی صاحب، مولانا شرر نقوی صاحب کی پیش خوانی کی سعادت حاصل ہوئی مجلس سے پہلے جناب مولانا سید عطا حیدر رضوی سے بھی ملاقات ہوئی مولانا عطا حیدر صاحب نے نہائت محبت سے مجھے ماہ شعبان کی کربلائے معلیٰ میں جشن پڑھنے کی دعوت بھی دی، ہندوستان ہی سے تشریف لائے برادر عزیز ذوالفقار نجمن پچھلے 11 سال سے اربعین حسینی کے موقع پر مجالس کا اہتمام نہائت منظم انداز میں کرتے ہیں، امسال نجمن بھائی نے 20، 21، 22 صفر کی عالمی شہرت کی حامل مجالس کی نظامت و پیش خوانی کی ذمہ داری مجھے دی، اس سلسلے کی پہلی مجلس 20 صفر کی شب خیمہ گاہ حسینی میں ہوئی جس میں میری درخواست پر صحافت اخبار کے روحِ رواں جناب امان عباس صاحب بھی مجلس میں شریک ہوئے، ہم سے پہلے خیمہ گاہ میں لبنان سے حزب اللہ کا ماتمی دستہ مجلس و ماتم میں مصروف تھا ان کے بعد ہمیں ممبر مل گیا ناظمِ مجلس کی حیثیت سے میں نے خیمہ گاہ حسینی میں خیمۂ امام حسین علیہ السلام کی فضلیت میں لکھا کلام سامعین کی نذر کیا اور قم ایران سے تشریف لائے قاری سبطِ غلام حسنین کو دعوت کلام دی جنہوں نے اپنے خوبصورت لحن اور کلام سے داد وصول کی، اسی اثنا میں شاعرِ اہلبیت، خطیب آل محمد بلال کاظمی صاحب اور عالمی شہرت یافتہ نوحہ خواں فرحان علی وارث تشریف لے آئے تمام مجمع انھیں کا منتظر تھا اس لئے میں نے بلا تاخیر ممبر و مائک ان کی خدمت میں پیش کیا، بلال کاظمی صاحب نے بھرپور فضائل و مصائب بیان کئے اور فرحان علی وارث علی وارث صاحب نے پُر درد انداز میں نوحہ خوانی کی، 20 صفر کی مجلس کا اہتمام حرم امام حسین علیہ السلام میں ہوا جس میں پاکستان سے تشریف لائے نوجوان خطیب مولانا علی عباس عسکری نے خطاب فرمایا، نوحہ خوانی عباس رضا زیدی، فرحان علی وارث صاحب نے کی، 21 صفر کی مجلس حرم حضرت عباس علیہ السلام میں ہوئی جس پیش خوانی قاری سبطِ غلام حسنین، قم ایران، رضا حیدر رضوی، لندن، مجلس سے خطاب جناب علی عباس نجفی، شاعرِ اہلبیت و خطیب اہلبیت شرر نقوی صاحب اور علامہ آصف علوی صاحب نے فرمایا بعد از مجلس پاکستان سے تشریف لائے معروف نوحہ خوان جناب شادمان رضا صاحب نے نوحہ خوانی خوانی فرمائی، لاہور سے آئے قافلہ کاروانِ حسینی کے زائرین نے بھی اپنی مجالس اور ماتم داری کا سلسلہ کربلا میں پُر زور انداز میں جاری رکھا، اور جلوس کی شکل میں ماتم کرتے ہوئے حرم امام حسین اس میں آئے۔ ان ایام میں صرف اردو زبان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر سے آئے عزادار عربی، فارسی اور اپنی اپنی علاقائی زبانوں میں نوحہ خوانی و ماتم کر کے معصومہ عالم جناب سیّدہ کی خدمت میں ان کے پیاروں کا پُرسہ پیش کرتے نظر آئے 22 صفر کے بعد زائرین کی کربلا سے واپسی اسی دعا کے ساتھ شروع ہوگئی کہ مولا آئندہ برس پھر کربلا آنے کی توفیق عطا کیجئے گا، عراقی حکومتی اعداد و شمار کے مطابق امسال 2 کروڑ زائرین کربلا تشریف لائے اور سرزمینِ کربلا میں اتنے زائرین کا سما جانا ایک معجزہ ہی تو ہے۔

□□□

سلام

انیس اشفاق

جبیں پہ حرفِ حق جلی حسین تیرے دم سے ہے
غلام آج بھی غنی حسین تیرے دم سے ہے
سروں کے پھول سرخ ہیں لہو کے ریگزار میں
زمینِ خشک میں نمی حسین تیرے دم سے ہے
وہ مشک تو دمِ جدال خالی ہوگئی مگر
یہ مشکِ جاں بھری ہوئی حسین تیرے دم سے ہے
بدن میں سانس تھی مگر لہو میں کربلا نہ تھی
زمیں پہ زندہ آدمی حسین تیرے دم سے ہے
حروف مٹ رہے تھے پارہ ہائے صبر کے تمام
اب اُن کا ہر ورق جلی حسین تیرے دم سے ہے
جسے بجھانے آئی تھیں ستم کی تیز آندھیاں
وہ شمعِ حق جلی ہوئی حسین تیرے دم سے ہے
مقابلِ ستم کشاں ہمیشہ رزم جو رہے
یہ ہمت و دلاوری حسین تیرے دم سے ہے
نہ ہوتا سر ترا قلم نہ ہوتے حق شناس ہم
یہ ہم میں نورِ آگہی حسین تیرے دم سے ہے
دلا دی کربلا میں یاد خیبر و حنین کی
زباں پہ یہ علی علی حسین تیرے دم سے ہے
یہ ہم جو سرفراز ہیں یہ ہم جو فتحیاب ہیں
یہ خسروی و سروری حسین تیرے دم سے ہے
رہے ہمیشہ حق کی سلطنت کے تاجدار ہم
یہ منصبِ شہنشہی حسین تیرے دم سے ہے
کلام تیرے اسم کا سلام تیرے نام کا
یہ کشورِ سخنوری حسین تیرے دم سے ہے
چراغ بجھ گیا مگر ابھی بھی خیمہ گاہ میں
انیسؔ جیسا نصرتی حسین تیرے دم سے ہے

ہجوم، بھگدڑ اور اموات

بہار کے لکھی سرائے ضلع میں اشوک دھام مندر کمپلیکس کے قریب تیسرے پیر کے موقع پر بھگدڑ میں سات خواتین عقیدت مندوں کی موت ہوگئی، جب کہ مغربی بنگال کے بیر بھوم ضلع میں تاراپیٹھ مندر کے احاطے کے قریب ایک ہوٹل میں آگ لگنے سے کم از کم سات افراد کی موت ہوگئی۔ دریں اثنا، اجین کے مہا کالیشور کمپلیکس کے اندر ناگ چندریشور مندر میں عقیدت مندوں کے ایک بڑے ہجوم کے درمیان بھگدڑ جیسی صورتحال پیدا ہوگئی، جس سے کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ نہ تو حکومت، مندر انتظامیہ اور نہ ہی مذہبی اجتماع کے منتظمین ایسے واقعات سے کوئی سبق سیکھتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسے واقعات کو روکنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ کیا متاثرین کے لواحقین کو مالی امداد فراہم کرنا واقعی انصاف فراہم کرتا ہے؟ بھگدڑ سے ہونے والی اموات کئی سالوں سے ملک بھر میں اکثر ہوتی رہی ہیں۔ بالخصوص مذہبی مقامات پر ایسے واقعات عام ہو چکے ہیں۔ پچھلے دو سالوں میں اس طرح کے واقعات پر نظر ڈالیں تو جولائی 2024 میں اتر پردیش کے ہاتھرس میں ایک مذہبی اجتماع میں بھگدڑ میں 100 سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے۔ پچھلے سال جنوری میں مہا کمبھ میلے کے دوران سنگم کے علاقے میں بھگدڑ میں کم از کم 30 لوگوں کی جان گئی تھی۔ اس کے بعد، فروری میں، نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر مہا کمبھ میلے کے لیے جانے والے یاتریوں کے درمیان بھگدڑ میں اٹھارہ افراد ہلاک ہو گئے۔ گزشتہ جولائی میں ہریدوار کے مانسا دیوی مندر میں بھگدڑ میں چھ عقیدت مندوں کی جان چلی گئی۔ سوال یہ ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے متعدد یقین دہانیوں کے باوجود مذہبی مقامات پر حفاظتی انتظامات کیوں ناکام ہو رہے ہیں اور ہجوم کے انتظام کے بارے میں کوئی سنجیدہ فکر کیوں نہیں ہے؟ یہ بات قابل غور ہے کہ ملک بھر میں مختلف ریاستی حکومتوں نے مذہبی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے متعدد اسکیمیں شروع کی ہیں، جس کا مقصد اس شعبے کو آمدنی کے ایک بڑے ذریعہ کے طور پر ترقی دینا ہے۔ تاہم عقیدت مندوں کی حفاظت کے لیے ضروری انتظامات کا فقدان ہے۔ اشوک دھام کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب عقیدت مند مندر میں داخل ہونے کے لیے قطار میں کھڑے تھے۔ ہجوم کے دباؤ سے بانس کی رکاوٹیں ٹوٹ گئیں اور خواتین کا ایک بڑا گروپ قریبی ریلوے یارڈ کے پانی بھرے علاقے میں گر گیا۔ اس دوران ہجوم کے دباؤ سے سڑک کے کنارے لگے بجلی کا کھمبہ بھی گر گیا اور برقی کرنٹ لگنے کی افواہیں پھیل گئیں جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگے اور ایک دوسرے پر گر پڑے۔ بھگدڑ میں سات خواتین کی موت ہوگئی۔ واضح طور پر، بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے خاطر خواہ انتظامات نہیں کیے گئے تھے، اور کھڑی کی گئی رکاوٹیں دباؤ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں تھیں۔ مزید برآں جائے وقوعہ پر تعینات عملے کی لاپرواہی واضح ہے۔ خاص مواقع کے دوران مذہبی مقامات پر عقیدت مندوں کا آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن جب تک نظام میں موجود خامیوں کو دور نہیں کیا جاتا اور متبادل انتظامات نہیں کئے جاتے اس وقت تک ایسے حادثات کا سلسلہ رکنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔

ایوارڈز کی دوڑ میں مودی۔ سفارت کاری یا شخصیت پرستی؟

فہیم اختر۔ لندن

اعزاز انسان کو نہیں، انسان اعزاز کو معتبر بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بڑے ایوارڈ اپنی دھات، رنگ یا قیمت سے نہیں بلکہ اپنی تاریخ، معیار اور غیر جانب داری سے پہچانے جاتے ہیں۔ ایک معتبر اعزاز برسوں کی روایت کا امین ہوتا ہے اور اسے حاصل کرنے والا اپنے نام کے ساتھ اس روایت کا ایک باب بھی جوڑ لیتا ہے۔

لیکن جب اعزازات سفارتی آداب کا حصہ بن جائیں، جب ہر دورے کا اختتام ایک نئی ٹرائی پر ہونے لگے اور جب ضرورت کے مطابق نئے ایوارڈ بھی تخلیق ہونے لگیں تو سوال صرف وصول کرنے والے پر نہیں بلکہ ایوارڈ کی وقعت پر بھی اٹھنے لگتا ہے۔ سیاست میں تحائف اور اعزازات نئی بات نہیں، لیکن حالیہ برسوں میں ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ دنیا کے بعض ممالک میں اگر بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی تشریف لے جائیں تو استقبال کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ ایک نیا اعزاز بھی تیار ہونے لگتا ہے۔ گویا سفارتی پروٹوکول کی فہرست میں اب ایک نئی شق شامل ہو چکی ہے: ''اگر مودی آرہے ہیں تو کوئی نہ کوئی تمغہ بھی تیار رکھیے۔''

جون کے آخر میں سیشلز کے دورے کے دوران مودی کو ''گارڈین آف دی بلو ہورائزن'' کے نام سے ایک ایسا اعزاز دیا گیا جس کا دنیا کو پہلے علم ہی نہیں تھا۔ بتایا گیا کہ یہ سیشلز کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز ہے، مگر دلچسپ بات یہ سامنے آئی کہ یہ ایوارڈ مودی کے دورے سے قبل کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ دلچسپ یہ کہ اس کے ساتھ درج تحریر میں خود ریپبلک آف سیشلز کے نام کی ہجے غلط لکھی گئی تھیں۔ یوں محسوس ہوا جیسے جلدی میں اعزاز بھی تیار ہوا اور عبارت بھی۔ بلاشبہ ہر خود مختار ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جسے چاہے اپنا اعلیٰ ترین اعزاز عطا کرے، مگر جب اعزاز کی عمر چند دن اور وصول کنندہ کی آمد ایک ہی تاریخ سے شروع ہو تو سوالات پیدا ہونا فطری ہیں۔ لیکن تقریب کے دوران وہ جمہوریہ سیشلز کا سرکاری نام بھی درست طور پر ادا نہ کر سکے۔ اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ مودی کو ملنے والے کئی اعزازات ایسے ہیں جو ان کی آمد سے کچھ عرصہ پہلے ہی متعارف کرائے گئے یا وہ ان کے پہلے اور تا حال واحد وصول کنندہ بنے۔ اگر یہ تاثر درست ہے تو پھر یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ کیا یہ حقیقی عالمی اعتراف ہے یا سفارتی تشہیر کا ایک منصوبہ بند انداز؟

اسی ماہ مودی کو سلوواکیہ کا اعلیٰ ترین قومی اعزاز آرڈر آف دی وائٹ ڈبل کراس، فرسٹ کلاس بھی ملا۔ یہ ایک حقیقی، تاریخی اور معتبر اعزاز ہے جو ان غیر ملکی شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے سلوواکیہ کے ساتھ تعلقات کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہو۔ اس سے قبل کئی عالمی رہنما بھی اس اعزاز سے نوازے جا چکے ہیں، اس لیے اس کی تاریخی حیثیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اس سے پہلے 2018 میں اقوام متحدہ نے فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون کے ساتھ مودی کو ماحولیاتی قیادت کے اعتراف میں اعزاز دیا، جبکہ 2019 میں بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن نے انہیں گلوبل گول کیپر ایوارڈ سے نوازا۔ یوں مودی کے شوکیس میں عالمی اعزازات کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی گئی۔ لیکن سیاست کے طالب علم ایک دلچسپ سوال پوچھتے ہیں۔ کیا یہ سب اعزازات صرف خدمات کے اعتراف میں مل رہے ہیں یا ان میں سفارت کاری کی وہ مٹھاس بھی شامل ہے، جس سے ریاستیں اپنے تعلقات کو مزید خوشگوار بناتی ہیں؟ آخر عالمی سیاست میں تمغے کبھی کبھی مسکراہٹوں کی زبان بھی بولتے ہیں۔

اگر دنیا میں غیر ملکی اعزازات جمع کرنے کا کوئی عالمی مقابلہ منعقد ہو تو شاید نریندر مودی اس کے مضبوط ترین امیدوار ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس ملک کا بھی دورہ ہو، وہاں ایک نہ ایک تمغہ، اعزاز یا خصوصی خطاب ان کے استقبال کے لیے تیار ہوتا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ کسی رہنما کو اعزاز کیوں دیا جاتا ہے، بلکہ سوال یہ ہے کہ آخر ہر دورہ ایک نئے ایوارڈ پر ہی کیوں ختم ہوتا ہے؟ اسرائیل، ایتھوپیا، ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو اور دیگر ممالک سے ملنے والے اعزازات کو بھارتیہ جنتا پارٹی ہندوستان کی عالمی کامیابی قرار دیتی ہے۔ لیکن ایک جمہوری معاشرے میں ہر سرکاری دعوے کو تنقیدی نگاہ سے دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر ہر غیر ملکی سفر کی سب سے بڑی خبر ایک اور تمغہ بن جائے تو پھر خارجہ پالیسی کی اصل کامیابیوں پر سوال اٹھنا لازمی ہے۔

کسی بھی ملک کی عزت صرف اس کے وزیر اعظم کے گلے میں لٹکنے والے تمغوں سے نہیں بڑھتی، بلکہ اس کے شہریوں کے معیار زندگی، جمہوری آزادیوں، معاشی استحکام اور سماجی انصاف سے بڑھتی ہے۔ اگر ملک کے اندر بے روزگاری، مہنگائی، مذہبی کشیدگی اور اختلاف رائے پر قدغن جیسے مسائل موجود ہوں تو بین الاقوامی اعزازات ان تلخ حقیقتوں کو نہیں چھپا سکتے۔ مودی کے مخالفین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر ان کے بیرونی دوروں کی رفتار یہی رہی تو جلد ہی دنیا میں دو قسم کے ایوارڈ ہوں گے؛ ایک وہ جو پہلے سے موجود ہیں، اور دوسرے وہ جو مودی کے استقبال سے چند روز پہلے وجود میں آ جائیں گے۔ ممکن ہے آئندہ کسی ملک کے سرکاری کیلنڈر میں یہ بھی درج ہو: وزیر اعظم کی آمد سے ایک ہفتہ قبل نئے قومی اعزاز کے ڈیزائن کی منظوری لازمی ہے۔

طنز اپنی جگہ، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایوارڈز کی بہتات بعض اوقات خود ایوارڈ کی عظمت کو کم کر دیتی ہے۔ اگر ہر سفارتی ملاقات کے بعد ایک نیا تمغہ وجود میں آئے تو پھر غیر معمولی اور معمول کی حدیں دھندلا جاتی ہیں۔ عزت تقسیم کرنے سے کم نہیں ہوتی، لیکن اعزاز ضرور سستا محسوس ہونے لگتا ہے۔ تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ الماریوں میں سجے تمغے وقت کے ساتھ گرد آلود ہو جاتے ہیں، مگر قوموں کے حافظے میں صرف وہی نام زندہ رہتے ہیں جنہوں نے انصاف، امن، رواداری اور انسان دوستی کی کوئی روشن مثال قائم کی ہو۔ اقتدار کے ایوانوں میں ملنے والے اعزاز وقتی ہوتے ہیں، لیکن عوام کے دلوں میں ملنے والا اعزاز کبھی اپنی چمک نہیں کھوتا۔ شاید اسی لیے کہا جاتا ہے کہ تمغے دھات سے بنتے ہیں، مگر عظمت کردار سے۔ اور تاریخ ہمیشہ کردار کو محفوظ رکھتی ہے، شوکیس کو نہیں۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بڑے رہنما اپنے اعزازات سے نہیں بلکہ اپنے فیصلوں، کردار اور عوامی خدمت سے پہچانے جاتے ہیں۔ تمغے وقت کے ساتھ عجائب گھروں کی زینت بن جاتے ہیں، مگر عوام کے دلوں میں جگہ صرف وہی رہنما بناتا ہے جو انصاف، مساوات اور خوشحالی کی بنیاد رکھے۔ نریندر مودی کو ملنے والے اعزازات کی تعداد یقیناً قابلِ توجہ ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ اعزازات ہندوستان کے عام شہری کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی لا رہے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر ایوارڈز کی یہ چمک محض تصویروں اور سرخیوں تک محدود رہ جائے گی۔ دنیا کے سب سے بڑے اعزاز کا فیصلہ کسی حکومت یا تقریب میں نہیں ہوتا، بلکہ تاریخ اور عوام کرتے ہیں۔

●●●

سید شبیہ الحسن نقوی 'فدوی' لکھنوی: بے مثال نوحہ نگار

ڈاکٹر سید سبطِ حسن نقوی

اردو کی تقدیسی شاعری اور بالخصوص کربلائی ادب میں کچھ نام ایسے ہیں جو اپنی تخلیقی صلاحیتوں، بے ساختہ پن اور عقیدت و فکر کے انمول امتزاج کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انہی ممتاز شخصیات میں ایک معتبر اور معروف نام سید شبیہ الحسن نقوی 'فدوی' لکھنوی کا ہے۔ وہ شاعر کی حیثیت کے علاوہ اسپورٹس کی دنیا میں بھی اپنے آپ کو قومی سطح پر متعارف کرا چکے ہیں۔

فدوی لکھنوی کی آواز اور ان کے سحر انگیز کلام نے ہمیشہ عزاداروں اور اہل ذوق کے دلوں کو برمایا ہے۔ ان کے متعدد اشعار زبانِ زد خلائق ہو کر زائرین اور عزاداروں کے دلوں میں بس چکے ہیں۔ مقاصدوں اور مناقب کی محفلوں میں ان کے کلام کو جو بے پناہ پذیرائی ملی، وہ ان کے خلوص اور فکرِ رسا کا بیّن ثبوت ہے۔

نمونے کے طور پر ان کے دو مشہور اشعار ملاحظہ ہوں، جنھیں مقاصدوں میں بلا کا استجاب اور قبولِ عام حاصل ہوا:

میں نے آٹے میں لپیٹا ہے عریضہ اس لیے
اس عمل سے میرے گھر کا رزق بڑھتا جائے گا
توڑی گئیں حسینؑ کے غم میں جو چوڑیاں
حوریں اٹھا کے لے گئیں زیور کے واسطے

یہ اشعار فدوی صاحب کے اس منفرد انداز فکر کے عکاس ہیں جہاں عقیدت، نازک خیالی اور دینی جذبات ایک نقطے پر سمٹ آتے ہیں۔

اگرچہ فدوی لکھنوی نے منقبت اور قصیدے کی دنیا میں بھی اپنے لب و لہجے کی انفرادیت کو قائم رکھا اور ان کی تقدیسی شاعری کا اپنا ایک خاص مقام ہے، لیکن ان کی بنیادی اور اصل شناخت کربلائی شاعری ہے۔ اور اگر کربلائی شاعری کے تناظر میں بھی ان کے فن کو کسی ایک نقطے میں سمویا جائے، تو بلا خوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ نوحہ ان کی بنیادی شناخت اور طرۂ امتیاز ہے۔

فدوی صاحب ہر سال باقاعدگی سے نوحے کہتے ہیں اور ان کی متعدد بیاضیں نوحوں سے بھری ہوئی ہیں، جن میں سے بہت سے نوحوں کا باقاعدہ شمار ممکن نہیں۔ اس وقت برصغیر پاک و ہند میں اردو کے جتنے بھی شعرا موجود ہیں، ان میں فدوی لکھنوی سے زیادہ نوحے کہنے والی شخصیت فی الحال نظر نہیں آتی، اور وہ صدہا نوحے تخلیق کر کے کربلائی ادب میں ایک ناقابلِ فراموش باب رقم کر چکے ہیں۔

فدوی صاحب کا نوحہ نگاری کا انداز بھی نہایت عجیب، منظم اور انفرادیت کا حامل ہے۔ وہ عموماً نوحوں کا سلسلہ چاند رات سے شروع کرتے ہیں اور 8 ربیع الاول (ایام عزاء کے اختتام) پر اس کا اتمام کرتے ہیں۔ وہ جب بھی کوئی نوحہ قلمبند کرتے ہیں تو اس کے ساتھ: نوحے کا بالترتیب نمبر، چاند (قمری) کی تاریخ، انگریزی تاریخ اور دن اور وہ وقت جس پر نوحہ اختتام پذیر ہوا، لازماً درج کرتے ہیں۔

ایام عزاء میں جب انہوں نے نوحہ نگاری کا سلسلہ شروع کیا تو اس میں کسی تعداد کا تعین نہیں تھا۔ اس میں بس یہ مقصد شامل تھا کہ ایام عزاء میں غمِ کربلا سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہوں۔ ابتدا میں وہ ایام عزاء کے دوران 30 یا 40 نوحے کہہ لیتے تھے۔ ایک سال جب تعداد 60 تک پہنچی تو انہیں شہدائے کربلا کی مناسبت سے 72 کی تعداد بہت نزدیک نظر آئی اور انہوں نے 72 نوحے کہنے کا عزم کیا جس میں وہ کامیاب ہوئے۔ چونکہ مشق اضافے کا سبب ہوتی ہے، دھیرے دھیرے وہ 85 نوحوں تک پہنچ گئے۔ اس تعداد نے ان کو ہمت دی کہ حضرت علیؑ کے نام کے عدد کو ہدف بنائیں، چنانچہ انہوں نے 2011ء میں 110 نوحوں کا ہدف کامیابی سے حاصل کر لیا۔ 2009 سے 2025 تک انھوں نے برابر نوحے کہے۔ گزشتہ سال تعداد 85 پر ٹھہر گئی۔ اس کا کچھ ملال ان کو تھا، شاید اسی لئے 2026 میں انھوں نے اس خلش کا ازالہ کیا ہے۔ اس سال انھوں نے 'یا فاطمہؑ' کے عدد 146 کو معیار بنایا اور بارگاہ شہزادی کونینؑ میں توسل کیا کہ: 'میں آپ ہی کے نامِ مبارک سے یہ سلسلہ شروع کر رہا ہوں اور آپ ہی میری اس نیت کی لاج رکھنے والی ہیں۔'

ان کی زود گوئی اور تائیدِ غیبی کا عالم یہ ہے کہ 2026ء میں ابھی ایام عزاء کے 8 دن باقی تھے اور 30 صفر ہی کو ان کا 146 واں نوحہ مکمل ہو گیا، اور انہوں نے شہزادیؑ کی عنایت سے یہ عظیم ہدف حاصل کر لیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ 'ان کی خواہش تھی کہ ایک ایسا جامع عدد منتخب کیا جائے جس کے حصار میں تمام مقدس ذوات (خدا، رسول خداؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، عباسؑ، زینبؑ، سکینہؑ) کا شمار آ جائے۔ 'یا فاطمہؑ' کے عدد سے میری یہ مراد پوری ہوتی تھی۔'

انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مصائب کی مناسبت سے انھی کے قول "صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ"... کی زمین میں ایک نوحہ کہا جسے انجمن معصومیہ لکھنؤ نے پڑھا۔ یہ نوحہ نہ صرف برصغیر بلکہ عراق، ایران اور شام میں بھی بے حد مقبول ہوا اور غیر اردو داں طبقہ بھی اس کے تاثر کی وجہ سے ہمہ تن گوش ہو کر سنتا ہے۔

فدوی نقوی نے ایک اور نوحہ 'اماں' کے عنوان سے لکھا ہے، جو امام حسینؑ کا اپنی مادرِ گرامی سے خطاب ہے۔ یہ نوحہ لکھنؤ اور پوری ماتمی اردو بیلٹ میں بے انتہا مقبول ہے۔ انجمن لشکرِ حسینی کے صاحب بیاض عارف سلمہ نے اپنی بہترین آواز میں پڑھ کر اسے عزاداروں کے دلوں میں بسا دیا ہے۔

فدوی لکھنوی کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اتر پردیش (UP) کے مختلف اضلاع کی انجمنیں ان کے کلام سے استفادہ کرتی ہیں۔ وہ اس وقت تقریباً ایک درجن انجمنوں کو باقاعدہ نوحے فراہم کرتے ہیں جو پورے مذہبی عقیدت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔

فدوی لکھنوی کی تخلیقات اب تک دو اہم کتابوں کی صورت میں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ 'نجم الآفاق' ان کے قصائد اور مناقب کا مجموعہ ہے اور 'چراغِ عزا' نوحوں کا مجموعہ ہے۔

چونکہ ان کی بیاضوں میں موجود نوحوں کی تعداد صدہا سے متجاوز ہو چکی ہے، اس لیے وہ فی الوقت اپنے تمام نوحوں کو تدوین و ترتیب میں مصروف ہیں۔ قوی امکان ہے کہ ان کا یہ عظیم کربلائی سرمایہ آئندہ کئی ضخیم جلدوں (Volumes) میں شائقینِ ادب اور عزاداروں کے سامنے آئے گا۔

ان کی ادبی، دینی اور کربلائی خدمات کے اعتراف میں لکھنؤ اور دیگر مقامات کی مختلف دینی و ادبی انجمنوں نے انہیں متعدد اعزازات اور خطابات سے نوازا ہے، جن میں سے چند نمایاں اعزازات درج ذیل ہیں: میر انیس ایوارڈ، مرزا سلامت علی دبیر ایوارڈ، خدمتِ عزا ایوارڈ (لکھنؤ کی مختلف انجمنوں کی جانب سے)، خدمتِ عزا ایوارڈ (انجمنِ جلالپور کی جانب سے)

سید شبیہ الحسن نقوی 'فدوی' لکھنوی کی ذاتِ گرامی کربلائی ادب کے لیے وقف ہے۔ اس سال انہوں نے 'یا فاطمہؑ' کے مقدس عنوان سے 146 نوحے کہہ کر جو کارنامہ انجام دیا ہے، مجھے امید ہے کہ اردو دنیا کے اہل نظر اور عزادارانِ حسینؑ اس کارنامے کو سراہیں گے اور فدوی نقوی کی فکر و عقیدت کی بھرپور پذیرائی کریں گے۔

○○○

کرین کا ہک ٹوٹنے سے دو مزدور ہلاک

نوی ممبئی: ایرولی کے پٹنی روڈ پر زیر تعمیر عمارت کے مقام پر پیر کی دوپہر ایک دردناک حادثے میں کرین کا ہک اچانک ٹوٹنے کے بعد کرین نیچے کام کر رہے دو تعمیراتی مزدوروں پر جاگری، جس کے نتیجے میں دونوں کی موت ہوگئی۔ حادثے میں ہلاک ہونے والوں کی شناخت یوپی رائے اور راہل مشرا کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مذکورہ تعمیراتی مقام پر ریجا بلڈرز کی جانب سے گیگا فلیکس کمپنی کے ذریعے تعمیراتی کام جاری تھا۔ پولیس کے مطابق کرین کے ذریعے تعمیراتی سامان منتقل کیا جارہا تھا کہ اچانک اس کا ہک ٹوٹ گیا، جس کے بعد کرین اپنا توازن کھو بیٹھی اور نیچے کام کر رہے دونوں مزدوروں پر جاگری۔ دونوں مزدور شدید زخمی ہوگئے۔ انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ربالے پولیس اور نوی ممبئی میونسپل کارپوریشن فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ پولیس نے جائے حادثہ کا پنچنامہ تیار کرنے کے ساتھ عینی شاہدین اور تعمیراتی کام سے وابستہ افراد کے بیانات بھی درج کرنا شروع کر دیے ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے تعمیراتی مقام کی سی سی ٹی وی فوٹیج، کرین کی تکنیکی حالت، دیکھ بھال کے ریکارڈ، حفاظتی انتظامات اور متعلقہ دستاویزات کی جانچ کی جا رہی ہے۔ سینئر پولیس انسپکٹر پال کرشنا ساونت نے بتایا کہ حادثے کی ذمہ داری طے کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ یہ بھی دیکھا جارہا ہے کہ کرین کی دیکھ بھال اور تعمیراتی مقام پر حفاظتی انتظامات میں کسی قسم کی لاپروائی تو نہیں برتی گئی۔ تحقیقات کے بعد ذمہ دار پائے جانے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ربالے پولیس نے حادثاتی موت کا مقدمہ درج کرلیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

35 فیصد ووٹروں کے نام حذف ہونے کا خدشہ

SIR کا عمل مکمل ہونے کے بعد شہر و مضافاتی علاقوں کے ووٹروں کے نام ابتدائی ووٹر فہرست سے خارج ہونے کا امکان

ممبئی: مہاراشٹر میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت ووٹرز کی گنتی اور تصدیق کا عمل مکمل ہونے کے بعد ممبئی اور اس کے مضافاتی علاقوں کے 2.354 فیصد ووٹروں کے نام 24 اگست کو جاری ہونے والی ابتدائی ووٹر فہرست سے خارج ہونے کا امکان ہے۔ ریاست بھر میں مجموعی طور پر 2.08 کروڑ سے زائد ووٹرز، یعنی تقریباً 21.25 فیصد کے نام ابتدائی فہرست میں شامل نہ ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر کے مطابق، پیر کی صبح 10 بجے تک ریاست کے تقریباً 9.79 کروڑ ووٹروں میں سے 2,07,93,916 انتخابی فارم 'نان کلیکٹیبل' قرار دیے گئے تھے۔ اس زمرے میں ایسے ووٹر شامل ہیں جو اپنے رجسٹرڈ پتے پر نہیں ملے، مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل ہو چکے ہیں، وفات پا چکے ہیں یا ایک سے زیادہ مقامات پر رجسٹرڈ پائے گئے ہیں۔ ممبئی میں کُرلی، مانخورد، شیواجی نگر، ملاڈ ویسٹ، قلابہ اور ملابار ہل اسمبلی حلقوں میں سب سے زیادہ ایسے ووٹر سامنے آئے جن کا سراغ نہیں مل سکا۔ دوسری جانب بوریولی اور ملنڈ میں انتخابی فارموں کی تکمیل اور تصدیق کا تناسب نسبتاً بہتر رہا۔

رپورٹ کے مطابق شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی علاقوں میں SIR کے تحت ووٹرز کی تصدیق زیادہ حوصلہ افزا رہی۔ اس کی بڑی وجہ ممبئی، تھانے، پونے اور ناگپور جیسے شہروں میں لوگوں کی مسلسل نقل مکانی بتائی گئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ آخری روز موصول ہونے والے تقریباً 47 ہزار فارموں کی ڈیجیٹائزیشن مکمل ہونے کے بعد منگل کو حتمی اعداد و شمار جاری کیے جائیں گے۔ اس کے بعد 24 اگست کو ابتدائی انتخابی فہرست شائع ہوگی۔

الیکشن کمیشن کے مطابق جن اہل ووٹروں کے نام ابتدائی فہرست سے خارج ہوں گے، انہیں نام حذف کیے جانے کے خلاف ایک ماہ کے اندر اعتراض یا دعویٰ داخل کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ تاہم اس عمل پر سوالات بھی اٹھائے گئے ہیں۔ کانگریس کے ممبادیوی سے رکن اسمبلی امین پٹیل نے مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر کو خط لکھ کر شکایت کی کہ کئی مقامات پر بوتھ لیول افسران (BLOs) نے اہل ووٹروں تک تصدیقی فارم پہنچائے ہی نہیں اور مناسب تصدیق کے بغیر انہیں 'مستقل طور پر منتقل' یا 'فوت شدہ' قرار دے دیا۔ امین پٹیل کے مطابق ممبادیوی اسمبلی حلقے میں 2,41,959 رجسٹرڈ ووٹروں میں سے 95,538، یعنی تقریباً 39 فیصد کو مستقل طور پر منتقل یا فوت شدہ دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے اس عمل کی جانچ اور اہل ووٹروں کے نام حذف ہونے سے روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے منگل کو حتمی اعداد و شمار سامنے آنے کے بعد یہ واضح ہوگا کہ ممبئی اور مہاراشٹر میں حقیقی طور پر کتنے ووٹروں کے نام ابتدائی فہرست سے خارج کیے گئے ہیں۔

شاہ رخ خان کے بنگلے میں دو سانپ

۸ رفٹ لمبے دھامن سانپ کو ریسکیو کرلیا گیا، دوسرا سانپ ہنوز لاپتہ

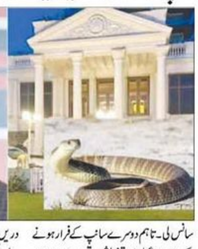

ممبئی: بالی ووڈ کے سپر اسٹار شاہ رخ خان کا باندرہ میں واقع مشہور بنگلہ 'منت' ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ 17 اگست کو بنگلے کے لان میں دو سانپ نظر آنے کے بعد ہلچل مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی سانپوں کو بحفاظت نکالنے کے لیے ریسکیو ٹیم کو طلب کیا گیا۔ ریسکیو ٹیم نے رات تقریباً 8 بجے 'منت' پہنچ کر بنگلے کے لان اور اطراف میں تلاشی مہم شروع کی۔ کافی تلاش کے بعد ایک سانپ کو پکڑ لیا گیا، جبکہ دوسرا سانپ لوگوں کی نقل و حرکت کے دوران وہاں سے نکل گیا۔ شام تک مسلسل تلاش کے باوجود دوسرے سانپ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ریسکیو کیے گئے سانپ کی لمبائی تقریباً آٹھ فٹ بتائی گئی ہے۔ ریسکیو ٹیم کے مطابق یہ دھامن نسل کا سانپ تھا، جو غیر زہریلا ہوتا ہے۔ یہ سانپ بنگلے کے لان میں ایک سیڑھی کے نیچے چھپا ہوا ملا۔ سانپ کے پکڑے جانے اور اس کے غیر زہریلا ہونے کی تصدیق کے بعد 'منت' میں موجود سکیورٹی گارڈز اور عملے نے راحت کی سانس لی۔ تاہم دوسرے سانپ کے فرار ہونے کے باعث عملے میں تشویش برقرار رہی اور اس کی تلاش جاری رکھی گئی۔

شاہ رخ خان کا یہ بنگلہ سرکاری طور پر 'منت لینڈز اینڈ' کے نام سے جانا جاتا ہے اور ممبئی کے باندرہ علاقے میں بینڈ اسٹینڈ کے قریب واقع ہے۔ بنگلے کے باہر شاہ رخ خان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے روزانہ بڑی تعداد میں مداح اور سیاح جمع ہوتے ہیں۔

دریں اثنا، شاہ رخ خان ان دنوں اپنی آنے والی ایکشن تھرلر فلم 'کنگ' کی شوٹنگ اور دیگر کاموں میں مصروف ہیں۔ سدھارتھ آنند کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں شاہ رخ خان کے ساتھ دیپکا پڈوکون، ابھیشیک بچن، سہانا خان، رگھو جویال اور رانی مکھرجی سمیت کئی فنکار اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم 24 دسمبر 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

14 سالہ لڑکی سے زیادتی، دو 17 سالہ نوجوان حراست میں

پال گھر: نالاسوپارہ میں ایک 14 سالہ کمسن لڑکی سے مبینہ اجتماعی زیادتی کے معاملے میں پولیس نے دو 17 سالہ لڑکوں کو حراست میں لیا ہے۔ پولیس کے مطابق دونوں ملزمان نے مبینہ طور پر انسٹاگرام کے ذریعے لڑکی سے دوستی کی تھی، جس کے بعد اسے بہانے سے ملاقات کے لیے بلایا گیا۔ پولیس کے مطابق 11 جولائی کو دونوں میں سے ایک لڑکے نے لڑکی کو پیغام بھیج کر کہا کہ اسے اس سے ضروری کام کے سلسلے میں بات کرنی ہے اور اسے ملاقات کے لیے بلایا۔ لڑکی جب اس سے ملنے پہنچی تو مبینہ طور پر اسے ایک چال کے کمرے میں لے جایا گیا، جہاں دوسرا لڑکا پہلے سے موجود تھا۔ الزام ہے کہ کمرے میں دونوں نوجوانوں نے لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کی اور اس واقعے کی ویڈیو بھی بنالی۔ بعد ازاں مبینہ طور پر ویڈیو کو عام کرنے اور لڑکی کے بھائی کو جان سے مارنے کی دھمکی دے کر اسے خاموش رہنے پر مجبور کیا گیا۔ پولیس کے مطابق خوف کے باعث لڑکی نے کافی عرصے تک کسی کو واقعے کے بارے میں نہیں بتایا۔

تاہم بعد میں مبینہ طور پر ملزمان نے ویڈیو لڑکی کے ماموں کو بھیج دی۔ ویڈیو موصول ہونے کے بعد ماموں لڑکی کے گھر پہنچے، جس کے بعد لڑکی نے اپنے اہل خانہ کو پوری تفصیل بتائی۔ خاندان کی مدد سے لڑکی نے پولیس سے شکایت کی، جس کے بعد مقدمہ درج کر کے دونوں نوجوانوں کو حراست میں لیا گیا۔ پولیس نے معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات، انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66(E) اور POCSO ایکٹ کی دفعات 4، 6، 8 اور 10 کے تحت کارروائی کی ہے۔ مقدمے میں مبینہ اجتماعی زیادتی، مجرمانہ دھمکی اور قابل اعتراض مواد کی تشہیر سے متعلق الزامات شامل ہیں۔ پولیس معاملے کی مزید تحقیقات کر رہی ہے اور واقعے سے متعلق ڈیجیٹل شواہد کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

آوارہ کتوں کے مسئلہ پر "زیرو ریبیز، سیف ممبئی مشن" شروع کیا جائے: عائشہ سفیان ونو

شہر میں آوارہ کتوں کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے جدید، سائنسی اور جواب دہ نظام وقت کی اہم ضرورت

ممبئی: میونسپل کارپوریشن کے ایوان میں آوارہ کتوں سے متعلق پیش کی گئی نوٹس آف موشن کی حمایت کرتے ہوئے کارپوریٹر عائشہ سفیان ونو نے کہا کہ آوارہ کتوں کا مسئلہ محض جانوروں سے متعلق نہیں بلکہ عوامی تحفظ اور صحت عامہ کا ایک سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے ایوان میں مطالبہ کیا کہ ممبئی میں روایتی "اسٹرے ڈاگ مینجمنٹ" کے بجائے "زیرو ریبیز سیف ممبئی مشن" شروع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں کتوں کی ویکسینیشن کے لیے کم از کم 70 فیصد سے زائد کتوں کو اینٹی ریبیز ویکسین دینے کا ہدف مقرر کیا جائے۔ ان کے مطابق ریبیز کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے زیادہ خطرے والے علاقوں میں کم از کم 70 فیصد کتوں کی ویکسینیشن ایک اہم ہدف سمجھا جاتا ہے۔ عائشہ سفیان ونو نے مزید تجویز پیش کی کہ ہر کتے کو QR کوڈ پر مبنی ڈیجیٹل شناخت فراہم کی جائے، جس میں اس کی نس بندی، ویکسینیشن اور طبی تاریخ کا ریکارڈ موجود ہو۔ اس نظام سے کتوں کی درست تعداد معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ جعلی اعداد و شمار اور ڈپلیکیٹ بلنگ پر بھی قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں ڈاگ بائٹ ہاٹ اسپاٹ میپنگ شروع کی جائے اور جن علاقوں میں بار بار کتوں کے کاٹنے کے واقعات پیش آتے ہیں وہاں معمول کے پروگرام کے بجائے خصوصی ریپڈ رسپانس ٹیمیں تعینات کی جائیں۔ انہوں نے بی ایم سی اسپتالوں میں اینٹی ریبیز ویکسین اور ریبیز امیونوگلوبولین کا 24

گھنٹے یقینی اسٹاک رکھنے کا مطالبہ بھی کیا، تاکہ کتے کے کاٹنے کے واقعات میں متاثرہ افراد کو فوری علاج فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ویکسین اور علاج کے لیے طبی ماہرین اور متعلقہ صحت حکام کے مقرر کردہ پروٹوکول پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے آوارہ کتوں کی ویکسینیشن کے لیے اورل ریبیز ویکسینیشن کے ایک سائنسی پائلٹ پروجیکٹ پر بھی غور کرنے کی تجویز پیش کی۔ ان کے مطابق ایسے علاقوں میں جہاں کتوں کو محفوظ طریقے سے پکڑنا مشکل ہے، بین الاقوامی سطح پر اورل ویکسینیشن کو ایک معاون طریقہ سمجھا جاتا ہے، تاہم ممبئی میں اس کا استعمال متعلقہ ویٹرنری حکام کی نگرانی میں سائنسی بنیادوں پر کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نس بندی کے ساتھ ساتھ غیر جراحی طریقوں سے افزائش نسل پر قابو پانے والی ٹیکنالوجیز کا بھی ماہرین حیوانات کی نگرانی میں تحقیق اور پائلٹ بنیادوں پر جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ تاہم ایسے طریقوں کو صرف ان کی حفاظت، افادیت اور متعلقہ ضابطوں کے مطابق منظوری کے بعد ہی استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اپنی حتمی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی کا ہدف صرف آوارہ کتوں کا انتظام نہیں ہونا چاہیے بلکہ "زیرو ریبیز سیف ممبئی مشن" کے تحت واضح اہداف مقرر کیے جائیں۔ ان میں 70 فیصد سے زائد کتوں کی ویکسینیشن، 100 فیصد ڈاگ بائٹ ہاٹ اسپاٹ نگرانی، 7 × 24 علاج کی دستیابی اور مکمل ڈیجیٹل جواب دہی شامل ہونی چاہیے۔ انہوں نے ایوان میں پیش کی گئی نوٹس آف موشن کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ عوامی تحفظ اور صحت عامہ کے لیے ممبئی میں آوارہ کتوں کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے جدید، سائنسی اور جواب دہ نظام وقت کی اہم ضرورت ہے۔

دو سال سے بند بس سروس 215 دوبارہ شروع

کارپوریٹر محمد ابراہیم قریشی کی مسلسل اور انتھک کوششیں کامیاب، شہریوں کو بڑی راحت

ممبئی: تقریباً دو سال سے بند بس سروس روٹ نمبر 215 کو میونسپل کارپوریٹر محمد ابراہیم قریشی کی مسلسل اور انتھک کوششوں کے نتیجے میں دوبارہ شروع کردیا گیا ہے۔ اس بس سروس کے دوبارہ آغاز سے بھارت نگر، ٹاٹا کالونی اور آس پاس کے علاقوں کے رہائشیوں، طلبہ، بزرگ شہریوں اور روزانہ سفر کرنے والے مسافروں کو بڑی راحت ملے گی۔ بس سروس نمبر 215 کو اب ٹاٹا کالونی تک توسیع دی گئی ہے، جس سے علاقے کے شہریوں کو آمدورفت کی بہتر سہولت حاصل ہوگی۔ خاص طور پر بس نمبر 215 کی اے سی بس سروس بھی دوبارہ بحال کرانے میں کارپوریٹر محمد ابراہیم قریشی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ اقدام رکن پارلیمنٹ محترمہ ورشا تائی گائیکواڑ کی رہنمائی اور کارپوریٹر محمد ابراہیم قریشی کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں ممکن ہوا۔ مقامی شہریوں کی جانب سے طویل عرصے سے بس سروس دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ کیا جارہا تھا۔ اس موقع پر محمد ابراہیم قریشی نے کہا کہ عوام کی سہولت اور علاقے کی ترقی ان کی اولین ترجیح ہے۔ شہریوں کو درپیش مشکلات اور طویل عرصے سے زیر التوا مطالبے کو حل کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئیں، جس کے بعد بس سروس دوبارہ شروع ہوسکی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو بہتر بنیادی سہولیات فراہم کرنا منتخب نمائندوں کی ذمہ داری ہے اور شہریوں کی مشکلات کے حل کے لیے ان کی جدوجہد آئندہ بھی جاری رہے گی۔ بس سروس نمبر 215 کی بحالی اور اسے ٹاٹا کالونی تک شروع کیے جانے پر مقامی شہریوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اس اہم اقدام کے لیے بی ایم سی اور بیسٹ انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

محمد ابراہیم قریشی نے کہا کہ عوام کی پریشانی دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور عوام کی سہولت کے لیے ہماری جدوجہد مسلسل جاری رہے گی۔ یہ بس سروس وارڈ نمبر 92 کے شہریوں کے لیے خاص طور پر اہم سمجھی جارہی ہے، کیونکہ اس سے علاقے کے روزمرہ مسافروں کو عوامی ٹرانسپورٹ کی ایک اہم سہولت دوبارہ دستیاب ہوگئی ہے۔

میں رکشا چلاؤں گا، پیسے بھی کماؤں گا، لیکن مراٹھی نہیں بولوں گا

رکشا ڈرائیور اور اتر بھارتیہ وکاس سینا کے ضلعی صدر سنجے دوبے کا ویڈیو کے ذریعے حکومت کو چیلنج

نئی ممبئی: مہاراشٹر میں رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان جاننا لازمی قرار دیے جانے کے معاملے پر ایک شمالی ہند سے تعلق رکھنے والے رکشا ڈرائیور نے ریاستی وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک کو براہ راست چیلنج دے دیا ہے۔ ڈرائیور نے کہا ہے کہ وہ رکشا چلائے گا، پیسے کمائے گا، لیکن مراٹھی نہیں بولے گا۔ ریاستی حکومت نے مہاراشٹر میں رکشا اور ٹیکسی چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان سیکھنا لازمی قرار دیا ہے اور اس کے لیے 15 اگست کی ڈیڈ لائن بھی مقرر کی گئی تھی۔ وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے خبردار کیا تھا کہ مراٹھی نہ جاننے والے ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور ضرورت پڑنے پر لائسنس بھی منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ اس دوران نئی ممبئی کے رکشا ڈرائیور اور اتر بھارتیہ وکاس سینا کے ضلعی صدر سنجے دوبے نے ایک ویڈیو کے ذریعے حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ وہ مراٹھی نہیں بولیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم غلامی نہیں کریں گے۔' سنجے دوبے نے کہا کہ اگر شمالی ہندوستان سے آنے والے رکشا ڈرائیوروں سے محبت اور احترام کے ساتھ بات کی جائے تو وہ مراٹھی سیکھنے اور بولنے کے لیے تیار ہیں، لیکن اگر ان کے ساتھ زبردستی یا غنڈہ گردی کی گئی تو وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ چاہے کوئی منسے، شیوسینا، بی جے پی یا کانگریس سے تعلق رکھتا ہو، وہ دھمکیوں سے نہیں جھکیں گے۔ دوبے نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہیں فون پر دھمکی دی گئی اور کہا گیا کہ 'تم کہاں ہو، میں آرہا ہوں، تمہارے ہاتھ پاؤں توڑنے ہیں۔' ان کا کہنا تھا کہ وہ ایسی دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہوں گے اور مراٹھی بولنے کے معاملے پر اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ محض قسمت سے وزیر بننے کی بنیاد پر انہیں دھمکی نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ موجودہ حکومت زیادہ دن نہیں چلے گی۔ دوسری جانب وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے کہا کہ ریاست میں بہت سے رکشا اور ٹیکسی ڈرائیور مراٹھی سیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی ویڈیوز سامنے آرہی ہیں، لیکن ایک مرتبہ قانون بننے اور اس پر عمل درآمد شروع ہونے کے بعد قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

بنگالی اداکارہ روپا دتہ کو چوری کیس میں ضمانت

وکیل دفاع کا اداکارہ کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کا دعویٰ

ممبئی: بنگالی اداکارہ روپا ایشا نگر دتہ کو ممبئی کے قلابہ علاقے میں ایک لاکھ 48 ہزار روپے کی مبینہ چوری کے معاملے میں میٹروپولیٹن مجسٹریٹ عدالت نے ضمانت دے دی ہے۔ اداکارہ کو پولیس نے شکایت کے بعد گرفتار کیا تھا۔ وکیل اہلپانڈے کے مطابق عدالت نے روپا دتہ کو 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے پر ضمانت دی اور ہدایت کی کہ وہ مقدمے سے متعلق شواہد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں اور عدالت کی اجازت کے بغیر ملک سے باہر نہ جائیں۔ یہ معاملہ میرین ڈرائیو کی رہائشی ڈمپل سنگھوی کی شکایت سے متعلق ہے۔ شکایت کے مطابق 12 جولائی 2026 کو بابل ناتھ مندر سے کولابہ کے درمیان بھیڑ بھاڑ والے علاقے سے گزرنے کے دوران ان کا پرس چوری ہوگیا تھا۔ پرس میں تقریباً 20.1 لاکھ روپے مالیت کا ہیروں سے جڑا سونے کا کڑا، 10 ہزار روپے نقد، تقریباً 15 ہزار روپے مالیت کے ایئر پوڈز، بٹوا اور دیگر ذاتی دستاویزات موجود تھیں۔ شکایت موصول ہونے کے بعد قلابہ پولیس نے تحقیقات شروع کیں۔ پولیس کے مطابق تفتیش کے دوران حاصل کی گئی سی سی ٹی وی فوٹیج میں مبینہ طور پر روپا دتہ کو شکایت کنندہ کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا گیا، جس کے بعد انہیں گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اداکارہ کے قبضے سے چوری شدہ کچھ سامان برآمد کیا گیا ہے۔ روپا دتہ کے وکیل سنیل پانڈے نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ ان کی موکلہ کو جھوٹے طور پر مقدمے میں پھنسایا گیا ہے۔ عدالت نے دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد اداکارہ کو ضمانت دے دی۔ روپا دتہ نے متعدد ہندی اور بنگالی فلموں میں کام کیا ہے۔ وہ 2005 میں ریلیز ہونے والی فلم 'ساتھی' کے علاوہ ٹیلی ویژن سیریل 'جے ماں وشنو دیوی' میں بھی نظر آچکی ہیں۔ چوری کے اس معاملے میں پولیس کی تفتیش جاری ہے، جبکہ اداکارہ اب ضمانت پر باہر ہیں۔

26/11 دہشت گردانہ حملہ کیس:

بی این ایس دفعات کے تحت 6 پاکستانی ملزمان پر کارروائی شروع

ملزمان میں لشکرِ طیبہ کے بانی حافظ سعید، ذکی الرحمٰن لکھوی اور ساجد میر ابو القامہ، عاصم عرف ابو قحافہ اور میجر عبدالرحمٰن پاشا شامل

ممبئی: ممبئی میں 2008 کے 26/11 دہشت گردانہ حملوں کے معاملے میں پہلی مرتبہ بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (BNSS)، 2023 کے تحت پاکستان میں موجود چھ مفرور ملزمان کے خلاف ان کی غیر موجودگی میں مقدمہ چلانے کی قانونی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ ان ملزمان میں لشکرِ طیبہ کے بانی حافظ سعید، ذکی الرحمٰن لکھوی اور ساجد میر بھی شامل ہیں۔ خصوصی عدالت کی کارروائی میں نامزد دیگر ملزمان میں ابو القامہ، عاصم عرف ابو قحافہ اور میجر عبدالرحمٰن پاشا شامل ہیں۔ تمام چھ ملزمان اس وقت مفرور ہیں اور ان کے پاکستان میں موجود ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ممبئی پولیس کمشنر دیون بھارتی کی درخواست پر خصوصی سرکاری وکیل اجول نکم نے BNSS کی دفعہ 356 کے تحت کارروائی شروع کرنے کی درخواست دی تھی۔ یہ دفعہ مقررہ قانونی شرائط پوری ہونے کی صورت میں ایسے ملزمان کے خلاف ان کی غیر موجودگی میں مقدمے کی کارروائی کی اجازت دیتی ہے جو عدالت کے عمل سے جان بوجھ کر فرار ہیں۔ 26/11 کیس کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت نے چھوں ملزمان کو 18 اگست تک یا اس سے قبل عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دیتے ہوئے اعلان جاری کیا ہے۔ خصوصی جج ایس آر نواندرے استغاثہ کی درخواست پر یہ کارروائی کی۔ اس اعلان کو وزارت داخلہ کو بھی بھیجا گیا ہے تاکہ اسے انٹرپول کے ذریعے شائع کرایا جاسکے۔ خصوصی سرکاری وکیل اجول نکم نے عدالت کو بتایا کہ چھوں ملزمان کے خلاف کافی شواہد موجود ہیں اور تحقیقات کے دوران ان کے مبینہ کردار بھی سامنے آئے ہیں۔ نکم کے مطابق 26/11 حملوں میں گرفتار کیے گئے واحد زندہ پاکستانی دہشت گرد اجمل قصاب نے بھی تفتیش کے دوران ان کے کردار کے بارے میں معلومات فراہم کی تھیں۔ ممبئی پولیس کمشنر دیون بھارتی نے کہا کہ 26/11 کا معاملہ انتہائی حساس ہے اور مفرور ملزمان کے خلاف جمع کیے گئے شواہد قانونی کارروائی شروع کرنے کے لیے کافی ہیں۔ پولیس کا مقصد BNSS کی دفعہ 356 کے تحت کارروائی کے ذریعے یہ یقینی بنانا ہے کہ ملزمان کی طویل غیر حاضری کی وجہ سے عدالتی کارروائی غیر معینہ مدت تک تاخیر کا شکار نہ ہو۔ تحقیقاتی ایجنسیوں کے مطابق ان چھ ملزمان نے نومبر 2008 میں ممبئی پر کیے گئے دہشت گردانہ حملوں کی منصوبہ بندی، نگرانی اور حملہ آوروں کو ہدایات دینے میں مختلف کردار ادا کیے تھے۔ حافظ سعید پر حملوں کی سازش کے اہم کرداروں میں شامل ہونے کا الزام ہے، جبکہ ذکی الرحمٰن لکھوی، ابو قحافہ اور ابو القامہ کے بارے میں الزام ہے کہ وہ کراچی کے ملیر میں قائم ایک کنٹرول روم میں موجود تھے، جہاں سے حملے کی نگرانی کی گئی۔ تحقیقاتی حکام کے مطابق حملے کے دوران کراچی میں موجود ہینڈلرز ٹی وی پر ممبئی میں ہونے والی کارروائی دیکھ رہے تھے اور حملہ آوروں سے رابطے میں تھے۔ ان حملہ آوروں کو ممبئی میں کارروائی کے دوران مقامی حالات سے ہم آہنگ ہونے میں مدد دینے کے لیے تربیت بھی دی گئی تھی۔ 26 نومبر 2008 کو شروع ہونے والے ممبئی دہشت گردانہ حملے تقریباً تین روز تک جاری رہے۔ دہشت گردوں نے تاج محل پیلس ہوٹل، ٹرائیڈنٹ ہوٹل، چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس، نریمان ہاؤس، کاما اسپتال اور کیفے لیوپولڈ سمیت شہر کے متعدد اہم مقامات کو نشانہ بنایا تھا۔ ان حملوں میں مجموعی طور پر 166 افراد ہلاک ہوئے تھے، جن میں ہندوستان کے علاوہ برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کے شہری بھی شامل تھے۔ سکیورٹی فورسز نے 10 میں سے 9 پاکستانی دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا تھا، جبکہ اجمل قصاب کو زندہ گرفتار کیا گیا۔ مقدمے میں قصاب کو مجرم قرار دیے جانے کے بعد 2012 میں پھانسی دے دی گئی تھی۔ چھ پاکستانی ملزمان کے خلاف غیر حاضری میں کارروائی شروع کرنے کے حالیہ اقدام کو 26/11 حملوں کی مبینہ بین الاقوامی سازش اور اس کے بیرونِ ملک موجود ملزمان کو ہندوستانی عدالتی نظام کے دائرے میں لانے کی سمت ایک اہم قانونی پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔

میرا شوہر مجھے اور بچوں کو مار سکتا ہے!

نیوی اہلکار کی بیوی نے موت سے ایک ہفتہ قبل والد سے مذکورہ شبہ کا اظہار کیا تھا

ممبئی: نیوی نگر میں ایک نیوی اہلکار، اس کی اہلیہ اور دو کمسن بچوں کی موت کے معاملے میں پولیس تفتیش کے دوران ایک اہم انکشاف سامنے آیا ہے۔ پولیس کے مطابق، متوفی خاتون نے اپنی موت سے تقریباً ایک ہفتہ قبل اپنے والد کو فون کر کے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اس کا شوہر اسے اور بچوں کو قتل کرسکتا ہے۔ 30 سالہ نیوی اہلکار، اس کی اہلیہ اور ان کے تین سالہ اور دو ماہ کے دو بچوں کی لاشیں اتوار کو نیوی نگر میں واقع ان کی سرکاری رہائش گاہ سے برآمد ہوئی تھیں۔ پولیس اس واقعے کو ابتدائی طور پر قتل اور خودکشی کا معاملہ قرار دے رہی ہے۔ زون ون کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس منیش کلوانیا کے مطابق، خاتون نے اپنے والد کو بتایا تھا کہ اس کا شوہر کئی ماہ سے ڈپریشن میں مبتلا ہے اور اسے خوف ہے کہ وہ اسے اور بچوں کو قتل کرسکتا ہے۔ خاتون کی اطلاع پر اس کے والد ممبئی پہنچے اور اپنی بیٹی اور دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی، تاہم نیوی اہلکار نے اس پر اعتراض کیا۔ پولیس کے مطابق دونوں کے درمیان اس معاملے پر بحث بھی ہوئی اور اہلکار نے اپنی بیوی اور بچوں کو جانے نہیں دیا۔ پولیس تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ نیوی اہلکار گزشتہ کئی ماہ سے ڈپریشن کا علاج کرا رہا تھا۔ اہلکار اکثر موت کے بارے میں بات کرتا تھا، جس کی وجہ سے اس کی اہلیہ کو خدشہ پیدا ہوا تھا کہ وہ انتہائی قدم اٹھا سکتا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ اہلکار نے پہلے اپنی اہلیہ اور دونوں بچوں کو قتل کیا اور اس کے تقریباً ایک دن بعد خودکشی کرلی۔ تفتیش کاروں کے مطابق اس نے مبینہ طور پر دوسرے کمرے کو صاف کیا، اپنے موبائل فون سے ڈیٹا حذف کیا اور جس کمرے میں اس نے خودکشی کی، اس کے دروازے کے سامنے بستر لگا دیا تاکہ کوئی فوری طور پر اندر داخل نہ ہوسکے۔ پولیس ابھی یہ طے نہیں کرسکی ہے کہ اہلیہ اور بچوں کی موت کس طریقے سے ہوئی۔ تاہم لاشوں کے منہ سے جھاگ نکلنے کے باعث تفتیش کاروں کو شبہ ہے کہ ممکنہ طور پر انہیں کھانے میں کوئی زہریلی چیز ملا کر یا انجکشن کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹس سے موت کی حتمی وجہ واضح نہیں ہوسکی ہے۔ اب پولیس فارنسک لیبارٹری کی رپورٹ اور ویسرا ٹیسٹ کا انتظار کررہی ہے۔ پولیس نے گھر سے کھانے پینے کی اشیا اور پانی کے نمونے بھی حاصل کیے ہیں، جنہیں ممبئی کے کالینا فارنسک لیبارٹری بھیجا گیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ کہیں خاندان کو کھانے یا پانی کے ذریعے زہر تو نہیں دیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق یہ خاندان بنیادی طور پر راجستھان سے تعلق رکھتا تھا اور دونوں کی شادی تقریباً چار سال قبل ہوئی تھی۔ میاں بیوی کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے تھے۔ تفتیش کاروں کے مطابق دونوں خاندانوں کے درمیان بھی تعلقات اچھے نہیں تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ خاتون کا تعلق ایک غریب خاندان سے تھا اور اس وجہ سے دونوں خاندانوں میں فاصلے پیدا ہوگئے تھے۔ حتیٰ کہ دو ماہ قبل پیدا ہونے والی بچی کو دیکھنے کے لیے بھی اہلکار کی والدہ کے علاوہ کسی قریبی رشتہ دار نے ممبئی کا سفر نہیں کیا تھا۔ اب پولیس اس بات کی بھی تفتیش کررہی ہے کہ خاتون کی جانب سے اپنے والد کو دی گئی پیشگی اطلاع کے باوجود اسے اور بچوں کو شوہر سے الگ کیوں نہیں کیا جاسکا اور اس کے بعد گھر میں اصل میں کیا واقعات پیش آئے۔

ممبر پارلیمنٹ تروبندر سنگھ راوت نے کی گورنر سے ملاقات

دہرہ دون: سابق وزیر اعلیٰ اور ہری دوار کے رکن پارلیمنٹ جناب تروبندر سنگھ راوت

نے منگل کو لوک بھون میں گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) سے بشکریہ ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے گورنر کے ساتھ مختلف عصری مسائل پر تبادلہ خیال کیا جن میں دیہی علاقوں میں معیشت کو مضبوط کرنے اور مقامی وسائل کا بہتر استعمال کرنا شامل ہے۔ گورنر نے کہا کہ اتراکھنڈ جیسی پہاڑی ریاست میں مقامی وسائل کا سائنسی، تکنیکی اور ماحولیاتی لحاظ سے درست استعمال دیہی معیشت کو مضبوط بنانے، روزگار کے مواقع بڑھانے اور نقل مکانی کو روکنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس سمت میں یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کے ذریعے امکانات کا مطالعہ کرنے اور عملی ماڈل تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر، جناب راوت نے کہا کہ اتراکھنڈ میں دستیاب چورا، گائے کے گوبر اور دیگر نامیاتی فضلہ کو صرف فضلہ کے طور پر نہ سمجھ کر اقتصادی وسائل کے طور پر تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جنگلات میں موجود چورا کی بڑی مقدار کو سائنسی اور تکنیکی طور پر توانائی کی پیداوار سمیت مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ جنگل کی آگ کے خطرے کو کم کر سکتا ہے اور مقامی روزگار اور آمدنی کے مواقع پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے گائے کے گوبر کے کثیر جہتی استعمال کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ بائیو گیس اور بائیو فرٹیلائزر جیسی مصنوعات تیار کرنے کے علاوہ سیلولوز اور لگنن جیسے اجزاء کو جدید ٹیکنالوجی اور تحقیق کے ذریعے ویلیو ایڈڈ مصنوعات بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (STP) کی باقیات کے سائنسی انتظام اور استعمال کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

کارکن تعمیر نو کے محرک، حکومت ہر خوشی اور غم میں ان کے ساتھ کھڑی ہے: ریکھا

280 اہل خواتین کارکنوں، مردوں اور بچوں میں غذائیت، حفظان صحت اور تعلیمی کٹس تقسیم کی گئیں

المورہ/سومیشور: المورہ ضلع کے سومیشور اسمبلی حلقہ کے تحت دھولا گھاٹ کے رام لیلا میدان میں محکمہ محنت کے اتراکھنڈ بلڈنگ اینڈ دیگر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر اہتمام کٹ تقسیم کرنے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرنے والی ریاستی کابینہ کی وزیر ریکھا آریہ نے چراغ جلا کر تقریب کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر محکمہ محنت کی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے تحت 280 رجسٹرڈ اہل مستفید خواتین ورکرز، مردوں اور بچوں میں نیوٹریشن کٹس، حفظان صحت کی کٹس اور تعلیمی مواد کی کٹس تقسیم کی گئیں۔ کابینی وزیر ریکھا آریہ نے مزدوروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک اور ریاست کے بنیادی ڈھانچے اور تعمیر نو میں ہمارے مزدور بھائیوں اور بہنوں کا کردار سب سے اہم ہے۔ اپنی محنت سے ترقی کی بنیاد رکھنے والے ان محنت کشوں کے مفادات کا تحفظ ہماری حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ ہماری حکومت مزدوروں کی ہر خوشی اور غم میں حقیقی شریک ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت، اتراکھنڈ بلڈنگ اینڈ دیگر کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ذریعے تعمیراتی مزدوروں کے لیے متعدد اسکیمیں چلا رہی ہے، جن میں شادی میں مدد، زچگی کی امداد، موت کے بعد کی امداد، اسکالرشپ، ہنر مندی کی ترقی، اور ورکر ہیلتھ شامل ہیں۔ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ ان سکیموں کے فوائد براہ راست اور شفاف طریقے سے دور دراز علاقوں میں کام کرنے والے آخری فرد تک پہنچیں۔ پروگرام کے دوران کابینی وزیر ریکھا آریہ نے عہدیداروں کو سخت ہدایات دیں کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی اہل کارکن سرکاری اسکیموں کے فوائد سے محروم نہ رہے اور رجسٹریشن کے عمل کو مزید آسان بنایا جائے۔ اس موقع پر بی جے پی کے ضلع صدر مہیش نایل، ضلع لیبر آفیسر آشا پروہت، منڈل صدر گنیش جلال، ایم ایل اے کے نمائندے بھون جوشی، گوپال کھولیا، وپن پاٹھک، ہریش روتیلا، جگدیش آریہ، کیلاش گوسوامی، نریندر بشت، دیویندر مہرا، پریتی جوشی، اور دیگر موجود تھے۔

آئی سی اے آر کے ذریعے نئی تصدیق شدہ گھوڑے کے چنے کی اقسام تیار کریں

وزیر زراعت گنیش جوشی نے نئی دہلی میں آئی سی اے آر کی 97ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں شرکت کی

نئی دہلی/دہرہ دون: ریاستی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے آج مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان کی صدارت میں نئی دہلی کے پوسا میں منعقدہ انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) سوسائٹی کی 97ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں شرکت کی۔ اس میٹنگ میں مختلف ریاستوں کے وزرائے زراعت، زرعی سائنسدان اور محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔ زرعی شعبے کی ترقی، کسانوں کے مفادات سے متعلق مسائل اور زرعی تحقیق اور اختراعات کے فروغ سمیت مختلف اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ زراعت کے وزیر گنیش جوشی نے اے جی ایم میں کہا کہ پہاڑی زراعت، جبکہ بارش پر منحصر ہے، مسائل سے متاثر ہوتی ہے جیسے کہ چھوٹی اور بکھری ہوئی زمینیں، کم پیداواری صلاحیت، اور جنگلی جانوروں کے ذریعہ فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے، جس کی وجہ سے گرتی ہوئی زمینیں اور نقل مکانی ہوتی ہے۔ لہٰذا، پہاڑی زراعت پر توجہ بڑھتی ہوئی پیداوار سے فی خاندان زیادہ آمدنی کی طرف منتقل ہونی چاہیے۔ وزیر زراعت گنیش جوشی نے مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان پر زور دیا کہ وہ انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) کے ذریعے اتراکھنڈ کے مختلف زرعی آب و ہوا والے علاقوں کے لیے اقتصادی طور پر قابل عمل فصل کے نظام پر ایک خصوصی پروجیکٹ شروع کریں۔ اس اقدام کا مقصد زراعت، باغبانی، پھل دار

درختوں اور مویشی پالنے پر مشتمل متنوع اور پائیدار ماڈل تیار کرنا ہے، چھوٹے زمینوں پر کسانوں کو سال بھر کی آمدنی اور روزگار فراہم کرنا، اور نوجوانوں کو زرعی شعبے میں روزگار کے مواقع سے جوڑنا ہے۔ جوشی نے مرکزی وزیر زراعت سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ اتراکھنڈ میں دستیاب گھوڑے کے چنے کی نئی قسموں کی کمی کو دیکھتے ہوئے آئی سی اے آر کے ذریعے نئی تصدیق شدہ گھوڑے کے چنے کی اقسام تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لیے ریاست کی مقامی اور روایتی گھوڑے کے چنے کی اقسام کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، مقامی دالوں اور باجرے کی ان اقسام کی نشاندہی کرنے کے لیے کام کیا جانا چاہیے جو کم بارشوں اور منفی حالات میں بہتر پیداوار دیتی ہیں اور نئی آب و ہوا کے لیے لچکدار اقسام تیار کرتی ہیں۔

موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات کی روشنی میں، وزیر زراعت گنیش جوشی نے بھی مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان پر زور دیا کہ وہ وویکانند زرعی تحقیقاتی ادارے المورہ اور گووند بلبھ پنت یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی کے ذریعے موسمیاتی لچکدار اور پائیدار زرعی طریقوں پر ایک نیا پروجیکٹ شروع کریں۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقی نتائج کی بنیاد پر کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ موسمیاتی مزاحمتی کاشتکاری کو اپنائیں، جس سے کسانوں کی آمدنی اور روزگار میں اضافہ ہوگا، جبکہ پہاڑی علاقوں سے نقل مکانی کو روکنے میں بھی مدد ملے گی۔ وزیر زراعت گنیش جوشی نے کہا کہ زرعی تحقیق اور سائنسی تکنیک کے فوائد کسانوں تک پہنچانا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ جیسی پہاڑی ریاست میں مقامی آب و ہوا اور جغرافیائی حالات کے مطابق زراعت اور باغبانی کو فروغ دینے کے لیے تحقیقی اداروں کا تعاون بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان کی قیادت میں اور وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قابل رہنمائی میں، مرکز اور ریاست میں حکومت کی مربوط کوششیں کسانوں کی آمدنی بڑھانے، جدید بنانے اور زراعت کو منافع بخش بنانے اور نوجوانوں کو زرعی شعبے سے منسلک کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔

عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے دون پولس مستعد

آئندہ وی وی آئی پی تقریب کے پیش نظر ایس ایس پی دہرادون کی ہدایت پر پولیس نے نیم فوجی دستوں کے ساتھ فلیگ مارچ کیا

دہرہ دون: 19 اگست 2020 کو ہونے والے وی وی آئی پی پروگرام کے پیش نظر، پولیس کے سینئر سپرنٹنڈنٹ، دہرادون نے تمام ماتحتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مناسب حفاظتی انتظامات کو یقینی بنائیں، اور باہر کے لوگوں کی تصدیق اور مشتبہ افراد کی تلاش کے لیے سخت چیکنگ کریں۔ اس سلسلے میں پولیس تمام تھانوں کے علاقوں میں سخت چیکنگ کر رہی ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع کی سرحدوں اور داخلی راستوں پر باہر سے آنے والوں اور گاڑیوں کی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے اور مشکوک افراد سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ مزید برآں، واقعہ کے پیش نظر، پولیس نے دوئی والا اور کینٹ کے علاقوں میں نیم فوجی دستوں کے ساتھ فلیگ مارچ کیا۔ فلیگ مارچ کے دوران پولیس نے عوام کو امن و امان برقرار رکھنے اور کسی بھی مشکوک شخص یا سرگرمی کی اطلاع ملنے پر فوری طور پر پولیس کو مطلع کرنے کی ہدایت کی۔

گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے منگل کو لوک بھون میں میڈیا ایڈوائزری کمیٹی، اتراکھنڈ کے چیئرمین پروفیسر گووند سنگھ سے ایک بشکریہ ملاقات کی۔

20 کو چمولی علاقائی میڈیا ورکشاپ 'وارتالاپ' منعقد کرے گا پی آئی بی دون

یہ مکالمہ مرکزی حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں کے بارے میں معلومات کو دیہی علاقوں تک پہنچانے پر توجہ مرکوز کرے گا

ورکشاپ کا مقصد مقامی میڈیا اور حکومت کے درمیان ایک موثر پل بنانا ہے تا کہ سرکاری اسکیموں کے بارے میں درست اور مستند معلومات آخری میل تک پہنچ سکیں۔ یہ ڈائیلاگ ورکشاپ خاص طور پر خواتین، کسانوں کو بااختیار بنانے، نوجوانوں کو بااختیار بنانے، صحت کی دیکھ بھال، اور جی آئی ٹیگز سے متعلق مرکزی حکومت کی اسکیموں پر توجہ مرکوز کرے گی۔ "ورتلاپ" پروگرام کا انعقاد ضلع پنچایت آڈیٹوریم، گوپیشور، چمولی میں کیا جائے گا۔

دہرہ دون: جمعرات، 20 اگست، 2026 کو، پریس انفارمیشن بیورو (PIB)، دہرادون، وزارت اطلاعات ونشریات، حکومت ہند کے تحت، گوپیشور، چمولی ضلع میں دیہی اور سرحدی علاقوں سے پرنٹ، الیکٹرانک اور ڈیجیٹل میڈیا کے اہلکاروں کے لیے ایک روزہ علاقائی میڈیا ورکشاپ "ورتالاپ" کا انعقاد کرے گا۔ "وارتالاپ" پریس انفارمیشن بیورو کا ایک فلیگ شپ کمیونیکیشن پروگرام ہے، جس کا مقصد دور دراز اور دیہی علاقوں میں کام کرنے والے میڈیا اہلکاروں کو مرکزی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں، پالیسیوں اور کامیابیوں کے بارے میں مستند اور حقیقت پر مبنی معلومات فراہم کرنا ہے۔ یہ ورکشاپ

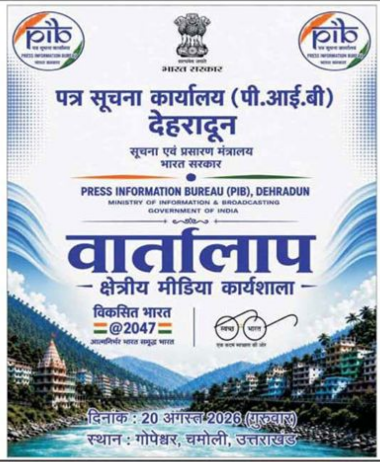

مقامی میڈیا اور حکومت کے درمیان ایک موثر پل کا کام کرتی ہے، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سرکاری اسکیموں کے بارے میں درست اور مستند معلومات آخری میل تک پہنچ جائے۔ مرکزی حکومت کے 12 شاندار برسوں کی عوامی خدمت، اچھی حکمرانی اور غریبوں کی فلاح و بہبود کی یاد میں منعقد کیے جانے والے اس خصوصی "ورتلاپ" پروگرام میں گزشتہ دہائی کے دوران ملک کے بنیادی ڈھانچے اور سماجی و اقتصادی شعبوں میں ہونے والی مثبت تبدیلیوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

سنجیو سندریال، اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پی آئی بی دہرادون نے کہا کہ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد حکومت کے انفارمیشن سسٹم اور مقامی میڈیا کے درمیان ایک مضبوط اور متحرک مکالمہ قائم کرنا ہے، تا کہ مرکزی حکومت کی عوامی بہبود کی پالیسیوں کو معاشرے کے آخری میل تک موثر طریقے سے پھیلایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی ورکشاپس وقتاً فوقتاً اتراکھنڈ کے تمام اضلاع میں منعقد کی جائیں گی تا کہ صحافیوں کو مرکزی حکومت کی مختلف اسکیموں کی ترقی اور فوائد کے بارے میں درست معلومات فراہم کی جا سکیں۔ یہ انٹرایکٹو ورکشاپ خاص طور پر خواتین، کسانوں کو بااختیار بنانے، نوجوانوں کو بااختیار بنانے، صحت کی دیکھ بھال، جی آئی ٹیگز، اور ایک ضلع ایک پروڈکٹ سے متعلق مرکزی حکومت کی اسکیموں پر توجہ مرکوز کرے گی۔ پروگرام میں مختلف شعبوں کے ماہرین، اعلیٰ انتظامی حکام اور تجربہ کار صحافی شرکت کریں گے اور ترقیاتی صحافت کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی قیمتی بصیرت کا اظہار کریں گے۔ ورکشاپ خاص طور پر قومی ترقی کے چار اہم ستونوں یعنی غریب/پسماندہ، کسان، نوجوان اور خواتین کو بااختیار بنانے پر بات کرے گی۔ ای-20 ایندھن، پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا، سیلف ہیلپ گروپس، پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا، آیوشمان بھارت یوجنا-پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا، نیشنل ہیلتھ مشن، ڈرگ فری انڈیا مہم، جی ون ڈسٹرکٹ آئی ٹیگ آئی پروڈکٹ اور ایک پروڈکٹ جیسی کلیدی اسکیموں اور اقدامات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ یہ ورکشاپ مقامی میڈیا کے اہلکاروں کو متعلقہ محکموں کے ماہرین اور عہدیداروں سے بات چیت کرنے کا موقع بھی فراہم کرے گی، جس سے وہ اسکیموں کے کام کاج اور مقامی سطح پران کے اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔

ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی صد سالہ تقریب کا انعقاد

دہرہ دون: معروف شاعر، ناول نگار اور اسکرپٹ رائٹر ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی یاد میں صد سالہ تقریب تسمیہ اکیڈمی، اندر روڈ، دہرادون

میں نہایت وقار اور شایان شان انداز میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز حلقہ ارباب ذوق کے بانی ڈاکٹر منوج پنجانی کے تعارفی کلمات اور استقبالیہ خطاب سے ہوا۔ تقریب کی صدارت تسمیہ سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر ایس۔ فاروق نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ مہابھارت کے لیے ڈاکٹر راہی معصوم رضا کے تحریر کردہ مکالموں نے انہیں بین الاقوامی شہرت اور لازوال مقبولیت عطا کی۔ اس موقع پر انجمن ترقی اردو، نئی دہلی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر اطہر فاروقی کی باوقار موجودگی نے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی ادبی صلاحیتوں اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کیے گئے اس شاندار پروگرام پر منتظمین کو مبارکباد دی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض مینو گوئل چودھری نے بخوبی انجام دیے۔ شبانہ، ثنا اور شگفتہ سمیت متعدد ممتاز مقررین نے ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی ہمہ جہت ادبی خدمات اور ان کے گراں قدر ادبی سرمایہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معروف شاعر عنبر کھربندہ نے اپنی شاعری پیش کر کے تقریب کو شعری رنگ سے بھی آراستہ کیا۔ تقریب میں متعدد ممتاز شخصیات کی باوقار شرکت رہی، جن میں بریگیڈیئر کے۔ جی۔ بہل (مصنف و شاعر)، جسپال ورگل (مجسمہ ساز)، ڈاکٹر راج بخشی، سکرتی آریا (کری آرٹ گیلری)، امر سنگھ دھونتا (آر ٹی آئی کارکن) اور ڈاکٹر ایس۔ ایس۔ کھیرہ شامل تھے۔ اس موقع پر لکھنو میں منعقدہ قومی تائیکوانڈو چیمپئن شپ میں تمغے حاصل کرنے والے تین تائیکوانڈو کھلاڑیوں کو اسناد بھی پیش کی گئیں۔ خراب موسم اور موسلا دھار بارش کے باوجود آڈیٹوریم تقریباً مکمل طور پر بھرا رہا، جو ڈاکٹر راہی معصوم رضا کی ادبی میراث کے تئیں عوام کے گہرے احترام، محبت اور قدردانی کا واضح ثبوت تھا۔

انکیتا بھنڈاری کو ساڑھے تین سال بعد بھی نہیں ملا انصاف

راہل گاندھی کی میٹنگ کے بعد بی جے پی میں تبدیلی گھبراہٹ کا اشارہ: گنیش گودیال

دہرہ دون: اتراکھنڈ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر شری گنیش گودیال نے بی جے پی کی قومی ایگزیکٹو اور تنظیمی تبدیلیوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ساڑھے تین سال گزرنے کے بعد بھی پوڑی گڑھوال کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی 19 سالہ بیٹی آنجہانی انکیتا بھنڈاری کو انصاف نہیں ملا ہے۔ انکیتا کے والدین ایک طویل عرصے سے اپنی بیٹی کے لیے انصاف کے حصول کے لیے ایک ستون سے دوسری جگہ بھاگ رہے ہیں، لیکن حکومت ان کی حالت زار سننے کو تیار نہیں ہے۔ جناب گودیال نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر جناب راہل گاندھی کی انکیتا بھنڈاری کے والدین کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر حالیہ میٹنگ کے بعد بی جے پی کے اتراکھنڈ کے انچارج دشینت گوتم کو قومی ایگزیکٹو سے ہٹانا راہل گاندھی کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان پیش رفت کا وقت اہم ہے اور واضح طور پر انکیتا بھنڈاری کے والدین کی تکلیف پر قومی توجہ پر بی جے پی کی بے چینی اور خطرے کی گھنٹی کو ظاہر کرتا ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ انکیتا کو انصاف فراہم کرنا کسی سیاسی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اتراکھنڈ کی بیٹی کے لیے عزت اور انصاف کا معاملہ ہے۔ حکومت بتائے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود متاثرہ خاندان کو مکمل انصاف کیوں نہیں ملا اور حکومت ان کے باقی ماندہ مطالبات پر کب ایکشن لے گی۔ مسٹر گودیال نے اتراکھنڈ میں یوتھ کمیشن کی تشکیل پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا

کہ وہی بی جے پی حکومت جو نوجوانوں کے مسائل پر برسوں خاموش رہی، اب نوجوانوں کا غصہ دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جس نے دہرادون کے کلاک ٹاور میں اپنے حقوق اور روزگار کے لیے آواز اٹھانے والے نوجوانوں کے خلاف لاٹھی چارج، پتھراؤ اور سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کرنے کا سہارا لیا، وہ اب نوجوانوں کے غصے کے خوف سے کمیشن بنا رہی ہے۔ یہ نوجوانوں کے مسائل کا حل نہیں ہے بلکہ محض ڈیمیج کنٹرول کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو پہلے ان نوجوانوں سے معافی مانگنی چاہئے جن پر اپنے حقوق اور روزگار کے لئے آواز اٹھانے پر لاٹھی چارج کیا گیا اور مقدمہ چلایا گیا۔ حکومت کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ ان لاکھوں نوجوانوں کی ذمہ داری کون لے گا جن کا مستقبل بھرتی کے امتحانات میں بے ضابطگیوں، سوالیہ پرچہ لیک ہونے اور بھرتیوں کے گھپلوں سے متاثر ہوا تھا۔

جناب گودیال نے کہا کہ بی جے پی حکومت کمیشن قائم کرنے پر پختہ یقین رکھتی ہے، لیکن اس کا جواب دینے کو تیار نہیں ہے کہ پچھلے کمیشنوں کا کیا ہوا۔ انہوں نے سوال کیا کہ ہجرت کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے بنائے گئے مائیگریشن کمیشن کا ابتدائی طور پر ہیڈکوارٹر پوڑی گڑھوال میں تھا، لیکن بعد میں کمیشن خود پہاڑیوں سے دہرادون چلا گیا۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں سوال کیا کہ کیا یوتھ کمیشن بھی صرف ذمہ داری نبھانے کے لیے بنایا گیا تھا یا مستقبل میں اس کے کسی قریبی فرد کو سرخرو کرنا تھا؟ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ اگر حکومت نوجوانوں کے مستقبل کو لے کر واقعی سنجیدہ ہے تو کمیشن بنانے سے پہلے اسے روزگار، بھرتی امتحانات میں شفافیت، دھوکہ دہی مافیا کے خلاف کارروائی، زیر التوا بھرتیوں، اور بے روزگار نوجوانوں کے خلاف درج مقدمات پر ٹھوس کارروائی کرنی چاہیے۔

جھنڈے والے پارک میں جشن میلادالنبی کی تیاریاں شباب پر

لکھنؤ : (پی این ایس) وجہ تخلیق کائنات، منشاء بناء آدم، نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ کی دنیا میں آمد کے پُرمسرت موقع پر 11 و12 ربیع الاول کی درمیانی شب میں گزشتہ 76 برسوں سے میلادالنبی کی محفلیں تاریخی جھنڈے والا پارک آمین آباد میں منعقد ہوتی چلی آرہی ہیں جبکہ گزشتہ 25 برسوں سے اس مقدس محفل کا انعقاد محسن ملت مرحوم ڈاکٹر ایم اے حلیم کی قائم کردہ مرکزی میلادالنبی کمیٹی کی جانب سے جھنڈے والا پارک آمین آباد میں کیا جارہا ہے۔ امسال بھی ان شاءاللہ 25 اگست بروز منگل اس قدیمی محفل کا انعقاد شہر کے مرکزی مقام جھنڈے والا پارک آمین آباد میں رات 8 بجے سے ہوگا۔ جس کا افتتاح دارالعلوم ندوہ کے ناظم اعلیٰ مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی کے دست مبارک سے ہوگا۔ اس عظیم روحانی اجتماع کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لئے میلاد کمیٹی کا ایک اہم جلسہ محمد وصی صدیقی کی صدارت میں انھیں کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا، خان محمد عبداللہ کی تلاوت کلام پاک اور عرفان لکھنوی وساحل عارفی کے نذرانہ نعت کے بعد جنرل سکریٹری ایم اے حبیب نے اب تک کی تیاریوں کے سلسلے میں اراکین کو مطلع کیا۔ انھوں نے شرکاء جلسہ سے عطیات کی فراہمی میں تیزی لانے کی اپیل کی۔ انھوں نے کہا کہ اس سال بارش کے پیش نظر پوری جلسے گاہ کو واٹر پروف بنایا جائے گا۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی خواتین کے لئے نشستوں کا خصوصی انتظام رہے گا۔ انھوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کیلئے چکنڈی کے فعال اور متحرک نوجوان بلال احمد صدیقی کو مرکزی میلادالنبی کمیٹی کا سکریٹری نامزد کیا۔ امان اللہ نے یوٹیوب پر پروگرام کے لائیو ٹیلی کاسٹ کا لنک نمبر بھی ممبران کو بتایا۔ کنوینر جمال اعزاز نے ممبران سے عطیات کی رقوم جلد سے جلد جمع کرنے کی اپیل کی۔ کمیٹی کے ایک وفد نے جس میں جمال اعزاز، ایم اے حبیب، شفیق الرحمٰن "چچا" کارپوریٹر، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، شوکت علی اور قاضی اکرم ضیا شامل تھے، نے پارک کا معائنہ کیا اور ضروری ہدایات جاری کیں۔ آج کے جلسے میں ایم اے حبیب ایڈوکیٹ، جمال اعزاز، محمد وصی صدیقی، ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی، رحمت لکھنوی، صحافی خان محمد عبداللہ، قاضی اکرم ضیا، انجینئر اسد عمر، وسیم حیدر، کے ایم امان اللہ، عرفان لکھنوی، نورالحسن، فیض انوار خاں، شوکت علی صدیقی، صحافی انور عالم، بلال احمد صدیقی، یاسر، شکیل احمد اور رمیش جیسوال وغیرہ نے شرکت کی۔ دعا اور ظہرانے پر جلسے کا اختتام ہوا۔

اسلامیہ کالج میں جشن رحمت للعالمینؐ 25 اگست کو

لکھنؤ : ظفریاب جیلانی میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام ۴۵ویں جشن رحمت اللعالمین ﷺ کی تیاریوں کے سلسلہ میں پانچواں مشاورتی جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر وقار احمد علوی منعقد ہوا۔ رحمت لکھنوی کی تلاوت کلام ربانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ناظم جلسہ سید کفیل احمد ایڈوکیٹ نے جشنؐ کے تعلق سے مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ مسعود عالم جیلانی اور ڈاکٹر منصور حسن خاں نے مشاعرہ کے تعلق سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ذاکر علی ایڈوکیٹ اور انتخاب عالم جیلانی نے جشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ صدر جلسہ ڈاکٹر وقار احمد علوی نے تمام عمائدین شہر سے جشن کو کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ حدیثوں کے حوالہ سے سید حبیب احمد نے مختصراً اپنی بات رکھی اور ان کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عتیق احمد فاروقی، نجم ظفر جیلانی، ڈاکٹر محمد مدنی انصاری، محمد غفران نسیم، ثابت لکھنوی، اخلاق احمد، فیضان احمد خاں، محمد سلیم، فرید وارثی، خالد حلیم، عبداللہ ضمیر، محمد منیر، محمد سراج اشرف، محمد حامد، محمد جاوید و دیگر عمائدین شہر نے جلسہ کو رونق بخشی۔ کنوینر تقریری مقابلہ کمیٹی عبدالباسط خاں کی اطلاع کے مطابق اگلا مشاورتی جلسہ ۲۱/اگست ۲۰۲۶ بروز جمعہ اسلامیہ کالج میں شام ۴۵:۷ بجے منعقد ہوگا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔

قدیم مجالس عزا آج اور کل

لکھنؤ: 5 اور 6 ربیع الاوّل کو ہونے والی قدیم سالانہ مجلسیں شہنشاہ بلڈنگ نخاس میں بوقت 8 بجے شب منعقد ہوں گی جن میں بتاریخ 5 ربیع الاوّل مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری صاحب اور 6 ربیع الاوّل کو فخر ملت مولانا یعسوب عباس صاحب خطاب کریں گے۔ بعد مجلس انجمن پنجتنی اپنے مخصوص انداز میں نوحہ خوانی وسینہ زنی کرے گی۔ تمام مومنین کرام سے شرکت کی التماس ہے۔

سالانہ مجلس عزا آج

لکھنؤ : مرحوم عدیل حسن سابق پرنسپل شیعہ کالج کی بنا کردہ سالانہ مجلس عزا بتاریخ 5 ربیع الاوّل بوقت 10 بجے دن بمقام کربلا شاہ نصیرالدین حیدر مرحوم واقع ڈالی گنج عقب شیعہ پی جی کالج منعقد ہوگی جس کو فخر ملت مولانا اعجاز عباس صاحب خطاب کریں گے۔ تمام مومنین سے شرکت کی التجا ہے۔

لکھنؤ: انجمن غنچۂ مہدیہ کے جنرل سکریٹری حضرت حسین لالہ اور انجمن مظلومیہ کے سکریٹری عمران اختر بھولے کو ظہیر مہدی نے "خدمتِ عزا" ایوارڈ پیش کیا۔

بہرائچ: وزیر اعلیٰ کے پروگرام کی براہ راست نشریات

بہرائچ : (نامہ نگار) بابا گمبھیر ناتھ آڈیٹوریم، رام گڑھ تال، گورکھپور میں منعقدہ صوبائی محافظ دستہ (پی آر ڈی) کے جوانوں کی عظیم الشان ریاستی سطح کی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے معزز وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ نے پی آر ڈی جوانوں کے لیے وزیر اعلیٰ پی آر ڈی خاندانی بہبود اسکیم کا افتتاح کیا اور نقد رقم کے بغیر علاج کی سہولت فراہم کرنے کے لیے 10 جوانوں میں کارڈ تقسیم کیے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے پی آر ڈی جوانوں کے یومیہ الاؤنس کو 500 روپے سے بڑھا کر 600 روپے کرنے اور پی آر ڈی جوانوں کو وردی الاؤنس کے طور پر 3000 روپے دینے کا اعلان بھی کیا۔ گورکھپور کے بابا گمبھیر ناتھ آڈیٹوریم میں منعقدہ وزیر اعلیٰ کے پروگرام کی براہ راست نشریات وکاس بھون کے اجلاس ہال میں دکھائی گئیں۔ اس موقع پر بطور مہمانِ خصوصی قانون ساز کونسل کی رکن ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی اور قانون ساز کونسل کے رکن پدم سین چودھری، ضلع دیہی ترقیاتی ایجنسی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر منیش کمار، ضلع ترقیاتی افسر راج کمار، علاقائی نوجوان بہبود وصوبائی محافظ دستہ کے نگران افسر آلوک سنگھ سمیت دیگر افسران، نوجوان بہبود محکمہ کے افسران، مختلف تھانوں، ٹریفک اور سرکاری اداروں میں تعینات سیکڑوں پی آر ڈی جوانوں اور خاتون رضا کاروں نے پُرجوش انداز میں شرکت کی۔ براہ راست نشریات کے دوران جیسے ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسٹیج سے پی آر ڈی جوانوں کے یومیہ الاؤنس کو 500 روپے سے بڑھا کر 600 روپے یومیہ کرنے کا اعلان کیا، پورا وکاس بھون اجلاس ہال پی آر ڈی جوانوں کی زوردار تالیوں سے گونج اٹھا۔

سمریاواں میں پانچ روزہ FLN ٹریننگ کا اختتام

سنت کبیر نگر : (ڈاکٹر عنبر بستوی) پانچ روزہ بنیادی خواندگی اور اعداد وشمار (FLN) ٹیچر ٹریننگ کا اختتام منگل کے روز سنت کبیر نگر کے سمریاوان میں واقع BRC سنٹر میں ہوا۔ اس تربیت کا بنیادی مقصد اساتذہ کو بچوں کی زبان اور ریاضی کی مہارتوں کی نشوونما کے لیے سرگرمی پر مبنی اور شراکتی تدریس کے مختلف طریقوں سے واقف کرانا تھا۔ شمولیت، فعال شرکت، مقامی سیاق وسباق، مسلسل تشخیص، اور گروپ ورک پر خاص زور دیا گیا۔ ٹریننگ کے اختتام پر، بلاک ایجوکیشن آفیسر آشیش کمار سنگھ نے بتایا کہ اس پروگرام کا مقصد پرائمری سطح کے تمام بچوں کے لیے پڑھنے، لکھنے اور شماریات میں گریڈ لیول کی قابلیت حاصل کرنا ہے۔ ٹرینرز گنیش پرساد اور ظفیر علی نے وضاحت کی کہ شرکاء نے گروپس میں کام کیا اور مختلف سرگرمیوں، چارٹس اور تدریسی مواد کے ذریعے اپنے خیالات پیش کیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مقامی ماحول اور روزمرہ کی زندگی سے متعلق سرگرمیوں کا استعمال بچوں کے لیے کلاس روم کی تدریس کو دلچسپ اور موثر بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ بچوں کو محض سبق سکھانے کی بجائے سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ تربیت کے دوران شرکاء نے گروپ ورک اور پریزینٹیشنز میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اساتذہ کے درمیان بات چیت کے ذریعے، کلاس روم کے حقیقی حالات میں سرگرمیوں کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے طریقوں پر گہرائی سے بات چیت کی گئی۔

سیرت محمدیؐ پوری انسانیت کیلئے نمونہ: مولانا عبدالجبار
درگاہ حضرت شاہ میناشاہؒ میں جشن عید میلادالنبیؐ جاری

لکھنؤ : اللہ رب العزت نے حضور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کمالات بنا کر اس خاکدان گیتی پر مبعوث فرمایا اور اہل ایمان پر آپ کی اطاعت و فرماں برداری کو لازم قرار دیا۔ رب تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک تمامی انبیاء و رسل کو جو جو خوبیاں و کمالات عطا فرمائے تھے وہ سب ذات رسول میں مجتمع فرما دیا بلکہ اپنے محبوب کو بہت سے اوصاف و معجزات ایسے عطا فرمائے جو آپ سے پہلے کسی بھی نبی ورسول کو نہیں دئے گئے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے تحت بارہ روزہ جشن عید میلادالنبیؐ کے چوتھے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالجبار حشمتی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پوری انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی و کامرانی عشق رسول و اطاعت رسول میں ہے۔

مسلمان آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وسیرت کو چھوڑ کر کبھی بھی سرخرو نہیں ہو سکتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و رفعت اور ان کی ترقی وکامیابی کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت ومحبت کے ساتھ آپ کی کامل اطاعت و فرماں برداری بھی کی۔ صحابۂ کرام ذات رسول کونین کو کائنات کی ہر شئے سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ وہ رسول خدا کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے کو اپنی زندگی کی معراج تصور کرتے تھے۔ اتباع رسول کی برکت سے وہ بڑے سے بڑے میدان کو سر کر لیتے تھے اور ان کے پاؤں میں ذرا سی بھی لغزش نہیں آتی تھی۔ صحابۂ کرام کے علاوہ جن خوش بختوں نے بھی رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کو حرز جاں بنایا کامیابی نے ان کے قدم چومے اور زمانہ آج بھی ان کی عظمتوں کے ترانے گا رہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم سنت رسول سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ جلسے کی صدارت درگاہ کے سجادہ نشین ومتولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے کی اور آغاز حافظ محمد گلفام نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اسلام قادری نے انجام دئے۔ قاری محمد ندیم، عبدالغنی، ارمان علی، محمد فرحان، دارالعلوم مخدوم شاہ مینا کے طلباء نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کئے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد مولانا عبدالجبار حشمتی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

مولانا ابوالکلام آزاد اسکول میں پرچم کشائی

بستی : مجلس اصلاح المسلمین حبیبیہ مقام کیڑ ہوا رودھولی ضلع بستی کے زیر اہتمام چلنے والے مولانا ابوالکلام آزاد جونیر ہائی اسکول کیڑ ہوا رودھولی ضلع بستی میں منیجر محمد اسلم شاداں بستوی اور وارڈ ممبر پنچ سنگھ نے مشترکہ طور پر پرچم کشائی کی اس موقع پر رابعہ خاتون اور ماریہ نے قومی گیت پیش کیا جبکہ صبا پروین۔ راضیہ خاتون۔ اور قمر النساء نے سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا پیش کیا بعد ازاں طلبہ وطالبات نے حب الوطنی پر مبنی نظمیں پیش اور آزادی کی جدوجہد میں اپنی قربانی پیش کرنے والے رہنماؤں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ۔انہیں یاد کیا۔ اس موقع پر منیجر محمد اسلم شاداں بستوی نے بتایا کہ ملک کو آزاد کرانے میں گاندھی ۔مولانا ابوالکلام آزاد ۔مولانا محمد علی جوہر ۔پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ اشفاق اللہ خاں۔ رام پرساد بسمل۔ منگل پانڈے۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ سمیت بہت سے ملک کے سپوتوں نے قربانی پیش کیا تب جاکر ہمیں انگریزوں کی غلامی سے آزادی ملی۔ مولانا عبد اللہ مظاہری نے کہا کہ سرکاری ریکارڈ کے مطابق 90 ہزار شہید ہونے والوں میں 61 ہزار مسلم شہید ہوئے۔ انگلش ٹیچر مومنہ خاتون نے کہا کہ ہمیں اس آزادی کے مقصد کو پورا کرنا ہوگا اس موقع پر آمنہ خاتون ۔رضوانہ خاتون۔ رادھیکا۔ ہانیہ سمیت دیگر اساتذہ موجود رہے۔ پروگرام میں حصہ لینے والے بچوں کو انعام سے نوازہ گیا۔ بعد ازاں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مدرسہ المعہد الاسلامی میں یوم آزادی کی تقریب، طلبہ نے پیش کیے شاندار پروگرام

سنت کبیر نگر:(پی این ایس) مدرسہ المعہد الاسلامی، سہوندا، باغ نگر میں یوم آزادی کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پرچم کشائی بھی کی گئی۔ پروگرام گاؤں کے پردھان افضال احمد کی نگرانی میں منعقد ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض حافظ جمال صاحب نے انجام دیے اور تقریب کی صدارت حافظ ریاض احمد نے کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد احمد کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد طلبہ نے یوم آزادی اور ملک کی آزادی کی جدوجہد کے حوالے سے مختلف پروگرام پیش کیے۔ محمد فرحان، محمد حمزہ اور محمد شاداب نے اپنے مؤثر خطابات کے ذریعے سامعین کو متاثر کیا۔ اس موقع پر مدرسے کے متعدد طلبہ وطالبات نے مختلف انداز میں تقاریر، ملی نغموں اور دیگر ثقافتی پروگرام پیش کیے، جنہیں حاضرین نے خوب سراہا۔ بچوں کی پُرجوش شرکت اور شاندار پیشکشوں نے تقریب کو یادگار بنا دیا۔ تقریب کے دوران مقررین نے آزادی کی اہمیت، ملک کی ترقی اور قومی یکجہتی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کو ملک کی آزادی کی قدر اور اس کے لیے قربانیاں دینے والے مجاہدین کی خدمات سے آگاہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آخر میں ملک کی سلامتی، ترقی، خوشحالی اور امن کے لیے دعا کی گئی۔

ڈی ایم نے سی ایم آئی ایس پورٹل پر ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا

سنت کبیر نگر : (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع مجسٹریٹ آلوک کمار کی صدارت میں پیر کی شام دیر گئے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں سی ایم آئی ایس پورٹل پر ترقیاتی کاموں پر ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر جگدیش ترپاٹھی بھی موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران، ضلع مجسٹریٹ نے تمام محکمانہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ اپنے محکمے سے متعلقہ منصوبوں کو بروقت اور اہداف کے مطابق مکمل کریں۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ تعمیراتی کام کے معیار پر خصوصی توجہ دیں۔ ڈی ایم نے متنبہ کیا کہ سی ایم ڈیش بورڈ پرست پیش رفت دکھانے والے محکموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اگر وہ معیار میں بہتری نہیں لاتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام عمل آوری ایجنسیوں اور متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ وہ لازمی طور پر تمام تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کو سی ایم آئی ایس پورٹل پر ریکارڈ کریں۔ جائزہ کے دوران، ضلع میں فیملی آئی ڈی بنانے کی پیشرفت کا بلاک وار جائزہ لیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی کہ وہ اپنے علاقوں میں جن خاندانوں کے پاس راشن کارڈ نہیں ہیں ان کے لیے فیملی آئی ڈی بنانے کو 100 فیصد یقینی بنائیں۔ شہری علاقوں کے ایگزیکٹو افسران کو بھی پیش رفت کرنے کی ہدایت کی گئی۔ میڈیکل اور ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کا جائزہ لیتے ہوئے جنانی تحفظ یوجنا اور آیوشمان بھارت کے تحت گولڈن کارڈ بنانے کی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے انتیودیا کارڈ ہولڈرز، لیبر کارڈ ہولڈرز، اہل گھریلو کارڈ، اور 70 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو ان کی اہلیت کے مطابق آیوشمان کارڈ جاری کرنے کی ہدایت دی۔

یومِ آزادی کے پُرمسرت موقع پر قصبہ علی آباد میں آل انڈیا مشاعرہ

بارہ بنکی: (پریس ریلیز) یوم آزادی کے پُرمسرت موقع پر نوجوانانِ قصبہ علی آباد، محلّہ تکیہ کی جانب سے مشاعرہ بعنوان "ایک شام مجاہدینِ آزادی کے نام" کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ مشاعرے کی صدارت معروف ادیب و محقق ڈاکٹر انور حسین خان (نیورا)، ایودھیا نے فرمائی، جبکہ شان محمد شانو (سماجی کارکن) نے بطور مہمانِ خصوصی اور سرفراز قریشی (چیئرمین، دریاباد) نے بطور مہمانِ اعزازی شرکت فرمائی۔ مشاعرے میں مہمانانِ ذی وقار کی حیثیت سے ڈاکٹر ریحان علوی، صحافی روزنامہ قومی خبریں، روزنامہ قومی تنظیم، ہندی روزنامہ اُجالا پتریکا، سانندھیہ ہلچل، بارہ بنکی، ارون کمار سنگھ، چوکی انچارج علی آباد، راہل جائسوال، صحافی روزنامہ دینک جاگرن، دریاباد، راگھویندر مشرا، صحافی روزنامہ دینک بھاسکر، علی آباد، عمار راشد، صحافی روزنامہ انقلاب، لکھنؤ، اور کاشی ناتھ دیکشت، صحافی امر اُجالا، دریاباد نے شرکت کی۔ اس ادبی وملی مشاعرے کو احتشام الحق پردھان، علی آباد، حامد انصاری، صحافی و پردھان، گلچپہ کلاں، علی آباد، بابو حفظ الرحمٰن (بابو گل)، سابق پردھان، علی آباد، اور محمد علیم قریشی، علیم ٹریڈرس، گلچپہ کلاں کی بھرپور حمایت حاصل رہی۔ مشاعرے کی سرپرستی بشیر احمد (بشیر بھیا) نے فرمائی، جبکہ جنید علی آبادی، کنوینر مشاعرہ نے مشاعرے کے انتظام و انصرام میں اپنے رفقاء شکیل احمد، محمد اسلام، ابوذر، محمد وقاص امجد قریشی ماسٹر نفیس، اشرف علی، ولی محمد، عبد الرشید بیکری، وسی، بنکو وغیرہ کے ساتھ اہم کردار ادا کیا۔ معاونین میں ناصر حلیم، محمد یوسف جنتا ٹریڈرس، عاصم جیولرس، حافظ خالد، وسیم قریشی کاجو، یحییٰ شیخ، علیم شاہ، مولانا طیب، عباد الرحمٰن، ابصار قریشی، طارق فرنیچر رضوان ٹینٹ، نفیس ساؤنڈ، ماسٹر عارف عزیز راعین، مرسلین جیولرس، محمد طالب دلہن کلاتھ ہاؤس، سرفہرست رہے نظامت کے فرائض معروف شاعر عاصم کاکوروی نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ مشاعرے کا باقاعدہ آغاز دبستانِ لکھنؤ کے نمائندہ شاعر سلیم تابش لکھنوی کی نعتِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد شعرائے کرام نے مجاہدینِ آزادی کی عظیم قربانیوں، وطن سے محبت اور جذبہ حریت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے میں موجود سامعین نے شعرائے کرام کو بھرپور داد وتحسین سے نوازا۔ یوں یہ ادبی و قومی محفل حب الوطنی، جذبہ حریت اور مجاہدینِ آزادی کی عظیم قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوئی ایک یادگار شام بن گئی۔ مشاعرے میں عثمان مینائی، ڈاکٹر ریحان علوی، عاصم کاکوروی، سلیم تابش لکھنؤ، ارشد سعد ردولوی، علی بارہ بنکوی، شاداب سرل بہرائچ، شعیب کوثر ردولوی، جنید علی آبادی، اسد عثمانی، عظیم علی آبادی، توفیق ساگر اڑیسہ، شعیب کامل کنتوری، شکیل بابادی، آفتاب جامی، ماسٹر علیم ردولوی، سنیل کچھنی عمران علی آبادی سرور بلہروی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے میں خصوصی طور پر مرغوب احمد، فرقان، محمد یوسف، ماسٹر شہاب خالد، زکریا، محمد عاطر، علی احمد، ماسٹر اخلاق، ماسٹر سراج ماسٹر مسرور، حاجی نسیم، ذیشان احمد، ریحان احمد، عبدالرحیم، محمد شہیر، ایوب، انصار قریشی، عبید الرحمٰن، حسنین، ساجد قریشی، شریک رہے۔ مشاعرہ دیر رات 3 بجے تک چلا اختتام پر کنوینر مشاعرہ جنید علی آبادی نے مہمان شعراء وسامعین کا شکریہ ادا کیا۔

سنت کبیر نگر میں سڑک کی تعمیر نامکمل
ٹھیکیدار بجری پھینک کر فرار

سنت کبیر نگر (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع میں میونسپل کونسل کے علاقے ہنسار دھنگھٹا کے وارڈ نمبر 11 میں 98 لاکھ روپے کی لاگت سے سڑک کی تعمیر رک گئی ہے۔ ٹھیکیدار نے گزشتہ دو ماہ سے سڑک پر بجری اور ریت ڈال کر کام روک رکھا ہے جس سے ٹریفک میں شدید خلل پڑا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کی منظوری چھ ماہ قبل دی گئی تھی، اور حکومت کی جانب سے 98 لاکھ روپے کا بجٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔ دو ماہ قبل ٹھیکیدار نے شیو مندر کے قریب سڑک پر بجری اور ریت ڈال کر کام شروع کیا۔ تاہم، کچھ ہی دیر بعد، بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آنے کے بعد گاؤں والوں نے احتجاج کیا، جس کے نتیجے میں تعمیراتی کام رک گیا اور ٹھیکیدار جائے وقوعہ سے غائب ہو گیا۔ سڑک پر بجری اور ریت کے باعث علاقہ مکینوں کو ٹریفک کے شدید مسائل کا سامنا ہے۔ بارش کے موسم میں سڑک پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس سے پیدل چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں سکول کے بچے اس راستے سے سکول جاتے ہیں اور زیر تعمیر سڑک پر گر کر زخمی ہو رہے ہیں۔ لوگ اپنی منزلوں تک پہنچنے کے لیے متبادل راستے استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ وارڈ کے رہائشیوں، کونسلر اکھلیش پاٹھک، شیو شنکر مشرا، رادھیشیام وشوا کرما، موہن لال، ستیہ پرکاش، راہول پرکاش، چندر بھان، ویریندر اور ڈگ وجے سمیت دیگر گاؤں والوں نے بتایا کہ فنڈز کی دستیابی کے باوجود ٹھیکیدار سڑک کی تعمیر کو مکمل نہیں کر رہے ہیں۔

بھانو پرتاپ شکلا کا یوم پیدائش قومی یوم مفکر کے طور پر منایا

ورنداون، (متھرا): ساکیت کے رہنے والے شری بھانو پرتاپ شکلا، جو ملک کے عظیم مفکر اور قوم پرست صحافت کے مترادف ہیں، جنہوں نے وتسالیہ گرام کی تشکیل میں بہترین تعاون کیا، کے یوم پیدائش کو سموید گروکلم گرلز سینک اسکول، ورنداون کے آڈیٹوریم میں قومی یوم فکر کے طور پر منایا گیا۔ صدارت کرنے والے دیوتا پرم پوجیا دیدی ماں سادھوی رتمبھارا اور مہمان خصوصی رمیش سنگھ (سابق ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اتر پردیش حکومت)، روی کانت گرگ (سابق وزیر مملکت برائے توانائی)، مہیش کھنڈیلوال نے وینا وادنی-وگیشوری کے سامنے چراغ روشن کیا اور ساکیت پردیش شری کی تصویر پر مالا چڑھایا۔ اس کے بعد ڈائریکٹر ایجوکیشن نے مہمان خصوصی اور مہمان خصوصی کو ایک شیش اور یادگاری تحفہ پیش کر کے انہیں مبارکباد دی۔ صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے پوجیا دیدی ماں سادھوی رتمبھارا نے کہا، "سچائی کے ساتھ رہیں، فتنہ اور خوف سے آزاد ہوں اور ملک کے لیے لیڈر بنیں۔ بحث کی جنگ میں قومی مفاد سب سے مقدم ہے، متضاد کے حامیوں میں پڑ کر لالچی غداروں کا کھیل بننے کے بجائے، سچائی کو بے نقاب کریں۔" اس نے بھانو بھیا کی زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ 25 اگست کو راشٹر رکشا ستراکے سلور جوبلی سال پر 1,11,000 راکھیاں اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کو وقف کی جائیں گی۔ انہوں نے سماجی تنظیموں اور اسکولوں سے راکھیاں لانے کی اپیل کی۔ اس موقع پر سکول میں حب الوطنی پر مبنی شاعری، مباحثہ، پورٹریٹ اور اسٹریٹ پلے کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اوجاسوینی ہاؤس (پرائمری کلاس) کی سمیکشا مشرا نے شاعری کی تلاوت میں اول، یشسوینی ہاؤس کی آرتریکا بھری اور تیجسوینی ہاؤس کی آدیتی چودھری دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہیں۔ ڈرائنگ مقابلے میں انشیکا پہلے، انشی دویدی دوسرے اور ریا چودھری تیسرے نمبر پر آئیں۔ "میڈیا جمہوریت کا سب سے مضبوط ستون ہے" کے موضوع پر ہونے والے مباحثہ میں طالبہ ہمانشی پہلے، ثریا سکینہ دوسرے اور اشو تیسرے نمبر پر آئیں۔ اسٹریٹ پلے مقابلے میں تپسویتی سدن نے پہلا مقام حاصل کیا۔ مہمان خصوصی نے تمام جیتنے والے طلباء کو ٹافیاں اور سرٹیفکیٹس پیش کیے۔ اپنے خطاب میں مہمان خصوصی روی کانت گرگ نے بھانو پرتاپ شکلا کی شخصیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی اور سماجی کاموں میں مصروف رہتے ہوئے بھی وہ بھگوا پوش آدمی سے کم نہیں تھے۔ انہوں نے دیدی ماں کے پیار کا اظہار بھی کیا۔ مہمان خصوصی رمیش سنگھ نے بھانو بھیا کے ساتھ اپنی وابستگی کو بیان کیا۔

عالمی امن عالمی سازشوں کے نرغے میں

(منور علی شاہد کے قلم سے)

گزشتہ کچھ سالوں سے امن کے ساتھ جو کھلواڑ ہو رہا ہے وہ قابل مذمت اور باعث تشویش بھی ہے۔ عالمی سازشوں کا ایک ایسا جال عالمی سطح پر بچھا رکھا گیا ہے کہ تمام تر تدابیر و کوششیں ناکام ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ مفادات کے حصول کی اس عالمی کشمکش کے نتیجہ میں مختلف خطوں میں گروہوں کے درمیان اور ممالک میں جاری لڑائیوں نے امن کے خود ساختہ عالمی اداروں اور شخصیات کے چہروں پر لگے مصنوعی امن پسندی کے ماسک اتار دیئے ہیں اور اصلی چہرے ننگے کر دیئے ہیں۔

جنگی محاذوں پر تباہ کن ہتھیاروں کی آگ کی نذر ہونے والے تمام فریقین کے سپاہی اور اندھا دھند بمباری کی بدولت گھروں میں بیٹھی فیملیز، دفاتر میں کام کرنے مرد و خواتین اور سکولوں میں پڑھنے والے بچے بچیاں کبھی خون سے نہلائے گئے اور تادم اس تحریر یہ سلسلہ جاری ہے۔ المیہ تو یہ ہے کہ عالمی طاقتیں جو اسلحہ کے بیوپاری بھی ہیں اس خوفناک حالات میں بھی اپنا امن پسندی کا کردار ادا کرنے کی بجائے منافقت کا ڈھول زور زور سے پیٹ رہی ہیں اور اسلحہ فروخت کر کے عالمی امن کو روند رہی ہیں اور منافع کما رہی ہیں جو انسانی جانوں کے نئے قبرستان آباد کرنے سے کمایا گیا۔ یہ سب کچھ قابل شرمناک ہے۔

24 فروری 2023 سے روس یوکرین کی جنگ عالمی اداروں اور ممالک کے لئے قیام امن کے لئے ایک چیلنج بنی ہوئی تھی اس میں کامیابی تو دور کی بات رہی ایک اور جنگ بھی ایران پر امریکی حملے سے شروع ہوگئی جس کا آغاز بھی فروری کے مہینہ میں ہوا 28 فروری 2026 کو۔ جس کے اثرات دیکھتے ہی دیکھتے مشرق وسطی تک پھیل گئے جس نے بلاشبہ ایک چوتھی عالمی جنگ کی واضع جھلکیاں دنیا کو دکھا دیں۔۔ سچی اور غیر جانبدار بات تو۔ یہ کہ اس تمام صورتحال میں کسی بھی فریق ملک کو معصوم یا بے قصور یا کم، زیادہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ تمام ہی ممالک اپنی غیر منصفانہ پالیسیوں اور مختلف ممالک میں جنگی گروہ اس کے ذمہ دار ہیں جو ریاستوں کے کردار کی موجودگی میں اپنی الگ شناخت کے ساتھ دیگر ممالک سے الجھے ہوئے ہیں۔۔ یہ سیاسی چالبازیاں اور عالمی سازشیں ہی قرار دی جا سکتی ہیں جو کہ من پسند حکمرانوں کو اقتدار میں لانے کے لئے طاقت کے بل بوتے اختیار کی جاتی ہیں جنہوں نے اب پوری دنیا کو جنگ کی بھٹی میں جھونک رکھا ہے اور خطے جنگ زدہ بنے ہوئے ہیں معصوم بے قصور شہری اور فوجی دونوں ہی ان جنگوں کا ایندھن بن کر رہ گئے ہیں اور قبرستانوں کو اباد کر رہے ہیں دوسری طرف آباد گھر اور شہر اجڑ رہے ہیں۔ فلسطین میں جس طرح لاکھوں معصوم فلسطینیوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مارا

عالمی قوانین کی بھی پامالی ہی نہیں کی گئی بلکہ ان کی دھجیاں اڑائی گئیں ہیں۔ چونکہ عالمی طاقتیں آپس کے اختلافات ختم کرنے میں ناکام رہیں تو پھر سازشوں کے ذریعے دنیا کو جنگوں دھکیل دیا۔ روس اور چین دونوں ممالک بھی امن کے پیامبر کی بجائے اسلحہ کے بیوپاری کی شکل میں زیادہ فعال ہیں۔ اس وقت روس اور چین دونوں امریکہ سے حساب کتاب چکانے کے چکر میں دکھائی دیتے ہیں اور ایران کی ہر طرح کی فوجی امداد کر کے اس کو جنگ جاری رکھنے پر مجبور کرر کھا ہے جبکہ ایران کو اس کی قیمت اپنے انفراسٹرکچر کی مکمل تباہی کی شکل میں چکانا پڑ رہی ہے۔۔ پاکستان کی ثالثی کی کوششوں کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا نہ کبھی ایران نے اس طرف سنجیدگی دکھائی تھی۔۔ بلکہ وہ دوسرے ممالک کے مشوروں پر زیادہ عمل کرتا دکھائی دیتا رہا۔

گیا اس کی لرزہ خیز تفصیلات اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کی رپورٹوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ ہلاکتوں کی کہانیاں لرزہ خیز بھی ہیں اور عالمی اداروں کے منہ پر طمانچہ بھی، کہ وہ قیام امن کے میدان میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر عام شہریوں کی امن پسندی کی بات کی جائے تو یقینی طور سلوٹ کیا جانے چاہیے ان عام شہریوں کو جنہوں نے چھوٹے بڑے ہر ملک و شہر میں ان جنگوں اور بمباری کے خلاف بڑے بڑے جلوس نکال کر عالمی طاقتوں اور اسرائیل جیسی امن دشمن طاقتوں کی بھرپور مذمت کی۔ ایران پر حملوں کے خلاف سب زیادہ خود امریکہ کے اندر دیکھنے میں آیا ہے جس سے بخوبی واضع ہوتا ہے کہ ہر ملک امن چاہتا ہیں۔ لیکن اس امن کی راہ کی رکاوٹوں کو ختم کئے گئے بغیر قیام امن کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

چھوٹے لیکن مضبوط مسلح گروپوں نے دنیا کو جہنم بنا رکھا ہے اور قیام امن کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔۔ سچی بات تو یہ ہے کہ فلسطینی کے ساتھ اب تک کی لڑی گئی لڑائیوں میں معصوم لاکھوں فلسطینیوں کی شہادتوں میں حماس کے کردار کو معاف نہیں کیا جاسکتا اور برابر کی ذمہ دار ہے۔ فلسطینی کے اندر دو متوازی حکومتوں کے قیام نے فلسطین کی کئی نسلوں کو ختم کر دیا ہے۔ خود فلسطینی کے اندر مسلم قیادتوں کے درمیان اتفاق کے فقدان نے بھی مخالفین کو خونی ہولی کھیلنے کے مواقع فراہم کئے۔ یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ فلسطینیوں کے قتل عام میں اپنوں کے ہاتھ بھی خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ باعث حیرت ہے کہ۔ جن ممالک کی فلسطین کے ساتھ سرحدیں ہی نہیں ملتی ان ممالک کی مداخلت نے بھی فلسطینی شہریوں کو گھروں کو ملیا میٹ کرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مسلح اسلامی گروہوں کی سرپرستی کو بند کرنا خود اسلامی ممالک اور ان کے شہریوں کے وسیع تر مفاد میں ہے۔ عجب تماشا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ ایران پر حملے کرتے ہیں دوسری طرف اسرائیل اور مشرق وسطی کے اسلامی ممالک ایران اور اس کے ہمنوا گروہوں کے حملوں کا نشانہ بنتے ہیں یہاں واضع طور پر فرقہ پرستی کی نفرت دکھائی دیتی ہے۔

فرقہ پرستی کی کانٹے دار راہ پر خون آلود سفر کرنے کی بجائے موٹروے پر تیز رفتار سفر جمہوریت کا سفر کیا جانا چاہیے۔ ریاست کے اندر متوازی ریاست کے قیام اور اس پر عمل داری نے خود اسلامی ممالک کو ان کے تصور سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور اس سے سبق سیکھنے کی اولین اور فوری ضرورت ہے۔ موجودہ حالات میں

عالمی قوانین کی بھی پامالی ہی نہیں کی گئی بلکہ ان کی دھجیاں اڑائی گئیں ہیں۔ چونکہ عالمی طاقتیں آپس کے اختلافات ختم کرنے میں ناکام رہیں تو پھر سازشوں کے ذریعے دنیا کو جنگوں دھکیل دیا۔ روس اور چین دونوں ممالک بھی امن کے پیامبر کی بجائے اسلحہ کے بیوپاری کی شکل میں زیادہ فعال ہیں۔ اس وقت روس اور چین دونوں امریکہ سے حساب کتاب چکانے کے چکر میں دکھائی دیتے ہیں اور ایران کی ہر طرح کی فوجی امداد کر کے اس کو جنگ جاری رکھنے پر مجبور کرر کھا ہے جبکہ ایران کو اس کی قیمت اپنے انفراسٹرکچر کی مکمل تباہی کی شکل میں چکانا پڑ رہی ہے۔۔ پاکستان کی ثالثی کی کوششوں کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا نہ کبھی ایران نے اس طرف سنجیدگی دکھائی تھی۔۔ بلکہ وہ دوسرے ممالک کے مشوروں پر زیادہ عمل کرتا دکھائی دیتا رہا۔

اس موجودہ جنگی صورتحال میں کوئی "برادرم" ملک نہیں ہے۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھانے کے چکر میں ہیں۔ پہلے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے پھر پیسے مانگے جاتے ہیں۔ یہ رنگ برنگے دفاعی معاہدے کتنے دیرپا ہوں گے اس کا فیصلہ آنے والا وقت ہی کرے گا۔ تادم تحریر تو عالمی سطح پر سازشوں کے تانوں بانوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

اس وقت دور حاضر کی اولین اور فوری ضرورت یہ ہے کہ قیام اور فروغ امن کے لئے اٹھنے والی آوازوں کو سنا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

یومِ آزادی کے موقع پر تاریخی ترنگا یاترا کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) میراں پور کی تاریخ میں یومِ آزادی کے موقع پر شکھر شکشا سدن سینئر سیکنڈری اسکول کے طلبا کی طرف سے ایک ایسی تاریخی ترنگا یاترا نکالی گئی جس نے عوام کے اندر وطن پرستی کے جذبے کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسکول سے شروع ہوئی اس تاریخی ترنگا یاترا کو ایس ڈی ایم، سرکل آفیسر، کالج کے چیئرمین سفیر شرما ڈائریکٹر راج شرما اور پرنسپل شالنی رائے نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ ریلی تھانہ میراں پور، امبیڈکر چوک، جامع مسجد، سرائے گیٹ مین بازار، تھار والی مسجد مظفرنگر بس اسٹینڈ سے ہوتے ہوئے واپس کالج پر آکر ختم ہوئی۔ اس دوران طلبہ اپنے ہاتھوں میں قومی پرچم لہراتے ہوئے نیز وطن پرستی کی گیت گاتے ہوئے چل رہے تھے۔ مختلف مقامات پر اس شاندار ترنگا یاترا پر عوام نے پھول برسا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ساتھ ہی ساتھ شدید گرمی کے باعث جگہ جگہ ان کے لیے ٹھنڈے مشروبات کا بھی منظم طریقے سے میراں پور کے عوام نے انتظام کیا ہوا تھا۔ طلبہ وطن پرستی میں پرجوش نظر آئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے عوام کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ اس شاندار ترنگا یاترا کی میراں پور کے عوام نے جم کر ستائش کی اور اسکول انتظامیہ کو مبارکباد بھی پیش کی ہے۔

جب ایمان علم سے ہم آہنگ ہو تو مضبوط، متحد اور خوش حال معاشرے کی بنیاد پڑتی ہے

مسلم راشٹریہ منچ کے کنویز فیض الرحمٰن نے پریس کو جاری بیان میں کیا اظہار خیال

دیوبند (عارف عثمانی) ایمان انسان کو اخلاقی اقدار عطا کرتا ہے، علم اسے صلاحیت اور دانائی یہ سکھاتی ہے کہ ان دونوں کو معاشرے کی بھلائی کے لیے کیسے استعمال کیا جائے۔ جب ایمان اور علم یکجا ہوتے ہیں تو ذمہ دار شہری، مضبوط معاشرے اور ترقی یافتہ قومیں وجود میں آتی ہیں۔ ان خیالات اظہار مسلم راشٹریہ منچ کے کنویز فیض الرحمٰن نے پریس کو جاری اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے علم کے حصول کو ہمیشہ اہمیت دی ہے۔ قرآنِ مجید کی پہلی وحی "اقرأ" یعنی پڑھنے کے حکم سے شروع ہوئی "پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" (سورۃ العلق: 1) قرآنِ مجید فرماتا ہے "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (سورۃ الزمر: 9)۔ یہ تعلیم واضح کرتی ہے کہ علم انسان کی شخصیت سازی اور معاشرے کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تاریخ میں ابنِ سینا، الخوارزمی اور ابن الہیثم جیسے علماء نے طب، ریاضی، فلکیات اور سائنس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے علم کو انسانیت کی خدمت کا ذریعہ بنایا۔ یہی سوچ آج بھی ہماری رہنمائی کر سکتی ہے کہ جدید تعلیم اور سائنسی ترقی کو اخلاقی اقدار کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ جدید ہندوستان میں ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام اس کی روشن مثال ہیں۔

انہوں نے سائنس، تعلیم اور نوجوانوں کی رہنمائی کے ذریعے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح عظیم پریم جی نے کاروباری کامیابی کے ساتھ تعلیم اور سماجی بہبود کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آج کے دور میں تعلیم یافتہ معاشرہ گمراہ کن معلومات، افواہوں، نفرت اور تعصب کا بہتر انداز میں مقابلہ کر سکتا ہے۔ تعلیم انسان میں تنقیدی سوچ، برداشت اور مکالمے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ قرآنِ مجید انسانوں کے درمیان اختلاف کو باہمی تعارف اور تعاون کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے "ہم نے تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔" (سورۃ الحجرات: 13)۔ فیض الرحمٰن نے کہا کہ اس لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو جدید تعلیم، ٹیکنالوجی اور ہنر کے ساتھ دیانت، انصاف، ہمدردی اور دوسروں کے احترام کی تربیت بھی دی جائے۔ ایمان اخلاقی سمت دیتا ہے اور علم ترقی کا راستہ دکھاتا ہے۔ جب کردار اور قابلیت ایک ساتھ پروان چڑھتے ہیں تو ایک مضبوط، متحد، پُرامن اور خوش حال معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

میرٹھ کی نئی ڈراما تنظیم میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن پریم چند مکتبۂ فکر کی بہترین نمائندگی کر رہی ہے: پروفیسر اسلم جمشید پوری

ہمیں زمین پر چلتے ہوئے آسمان پر نظر رکھنی چاہئے: ونود کمار بے چین، ڈرامے کی شاندار کامیابی پر شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں جشن کامیابی،

ڈرامے کے ڈائریکٹر انل شرما اور کنوینر ونود کمار بے چین کو اعزاز

میرٹھ: 18 / اگست 2026ء: میرٹھ کی ادبی اور رنگ منچ کی فضا کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ میرٹھ کو ہم ڈراما نگری بنائیں گے۔ جس طرح سے میرٹھ پہلی جنگ آزادی، کھیل، تعلیم، طب، قینچی اور سوتی کپڑوں وغیرہ کے لیے مشہور ہے اسی طرح سے آنے والے دنوں میں میرٹھ کو ڈرامے کے حوالے سے بھی یاد کیا جائے گا۔ ہماری کوشش رہے گی کہ ہم نئے نئے کردار اور نئے نئے موضوعات پر ڈرامے پیش کر کے میرٹھ کی عوام کو ڈرامے کی اہمیت و افادیت سے روشناس کرائیں۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو یہاں پریم چند سیمینار ہال میں منعقد پروگرام "جشن کامیابی" کے موقع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرٹھ کی نئی ڈراما تنظیم میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن پریم چند مکتبۂ فکر کی بہترین نمائندگی کر رہی ہے۔ آج ملک کو سماجی بھائی چارے کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے ایک ایسے مشن کی ضرورت ہے جو سماجی فلاح و بہبود اور رواداری کو قائم و دائم رکھنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکے۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ سماج میں ایسے نظریات و خیالات کی تبلیغ ہو جس سے لوگوں کے دماغوں کے بند دریچے کھل جائیں اور ہندوستان کے وسیع آنگن میں امن و بھائی چارے کا شجر پھلے اور پھولے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تنظیم اس مشن کو فروغ دینے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے گی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ حال ہی میں اسٹیج کیا گیا ڈراما "گورکھ دھندا" جسے ناظرین نے خوب پسند فرمایا اس کے سبھی اداکار خاص طور سے ڈائرکٹر انل شرما اور ڈرامے کے کنویز ونود کمار بے چین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میں سبھی فن کاروں کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اس سے قبل پروگرام کا آغاز ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے ڈرامے کے فن کاروں کا پھولوں کے ذریعے استقبال کرتے ہوئے کیا۔ پروگرام کی صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ نظامت راشد یوسف اور شکریے کی رسم ڈاکٹر آصف علی نے ادا کی۔

اس موقع پر ڈائریکٹر انل شرما اور کنویز ونود کمار بے چین کو نشان یادگار دے کر اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد ونود کمار بے چین نے کہا کہ ہم شکرگزار ہیں شعبۂ اردو کے اراکین کے جنہوں نے ڈرامے کی شاندار کامیابی کے بعد "جشن کامیابی" رکھ کر ہماری حوصلہ افزائی کی۔ ہمیں زمین پر چلتے ہوئے آسمان پر نظر رکھنی چاہئے تبھی ہم کامیاب ہوں گے اور آئندہ بھی ہم اور بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس موقع پر انل شرما نے بھی شعبۂ اردو کا شکریہ ادا کیا۔

واضح ہو کہ پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر اور معروف رنگ منچ فن کار آنجہانی شریندر شرما کی یاد میں معروف ڈراما نگار جے وردھن کا تحریر کردہ ڈراما "گورکھ دھندہ" کو یونیورسٹی کے اٹل سبھا گار میں اسٹیج کیا گیا تھا۔ جس کی ہدایت کاری انل شرما نے کی تھی۔ ناظرین نے ڈرامے کو بہت پسند فرمایا۔ پورے ڈرامے کے دوران ہال ناظرین کی تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے گونجتا رہا۔ ڈرامے کے سبھی کرداروں نے زبردست اداکاری کا مظاہرہ کیا تھا۔ پردے کے پیچھے کا ذکر کیا جائے تو تو میک اپ آرٹسٹ عابد سیفی نے کمال کر دکھایا۔ اسی طرح لائٹ اور موسیقی جیتندر سی راج کی زبردست رہی۔ ڈرامے کی کامیابی کا سہرا جاتا ہے ڈرامے کے کنویز ونود کمار بے چین کو جنہوں نے ڈرامے کو کامیاب کرنے کے لیے زبردست محنت کی۔

پروگرام میں ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر الکا وششٹھ، ہیمنت گویل، روپالی گپتا، شہزاد، فیضان یاسین، اطہر خان، شاہ زمن، فرحت اختر، محمد شمشاد، محمد شاہویز، محمد عمران، عابد سیفی، ساجد سیفی، سعید احمد سہارنپوری وغیرہ موجود رہے۔

راشن کوٹہ داروں کا منافع 90 سے بڑھ کر ہوا 125 فی کوئنٹل

اس پروگرام کو بلاک آڈیٹوریم، دلپت پور میں لائیو سنٹر کو دیکھا گیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے راشن کوٹہ داروں کے منافع کو 90 سے بڑھا کر 125 فی کوئنٹل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نئی اسکیم پیر کو لوک بھون، لکھنؤ سے شروع کی گئی۔ حکومت کا مقصد راشن کوٹہ داروں کو مالی پوزیشن کو مضبوط کرنا اور عوامی تقسیم کے نظام کو مزید بہتر بنانا ہے۔ اس پروگرام کو بلاک آڈیٹوریم، دلپت پور میں لائیو سنٹر کو دیکھا گیا، جس میں کندرکی کے ایم ایل اے ٹھاکر راموِیر سنگھ مہمان خصوصی تھے۔ ایم ایل اے ٹھاکر راموِیر سنگھ نے وزیر اعلیٰ سے اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مناسب قیمت فروشوں کے دیرینہ مسائل کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے مفاد میں اہم فیصلے کئے ہیں۔ ایم ایل اے نے مزید وضاحت کی کہ ان کے فیلڈ دوروں کے دوران، مناسب قیمت کے دکانداروں نے مسلسل شکایت کی تھی کہ انہیں تقسیم کیے گئے راشن کے تناسب سے مناسب اعزازیہ یا منافع نہیں مل رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا اور منافع میں اضافہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم ایک اہم اسکیم ہے اور مناسب قیمت فروخت کرنے والوں کا کام صرف راشن کی تقسیم تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک خدمت بھی ہے۔ پروگرام میں بلاک ہیڈ نودیپ یادو، رام کشور لودھی، ڈویژنل صدر نیرج چندر، ضلع نائب صدر اشوک پرجاپتی، مہیندر رینی کے علاوہ متعلقہ محکمے کے افسران اور ملازمین اور بلاک کے تمام راشن ڈیلر موجود رہے۔

سی سی ایس یونیورسٹی کے اردو شعبے میں منعقدہ ''کاروانِ آزادی'' مشاعرہ و کوی سمّیلن میں گونجے دیش بھکتی کے ترانے، ۱۸۵۷ء کے امر شہیدوں کو دی خراجِ عقیدت

میرٹھ۔ یومِ آزادی کے پُرمسرت موقع پر سنیچر، ۱۵ اگست کو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی (CCS University) کے اردو شعبے میں ہم قدم نامیہ سنستھا اور بھارتی بنکر سیوا سمیتی کے مشترکہ اہتمام میں ایک شاندار مشاعرہ و کوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا۔ ''کاروانِ آزادی'' کے عنوان سے منعقد اس دیش بھکتی سے سرشار پروگرام کا افتتاح اہم اور ممتاز مہمانوں نے ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی کے ۸۵ انقلابی امر سپاہیوں کو پُرخلوص خراجِ عقیدت پیش کر کے کیا۔

اس موقع پر دونوں اداروں کے عہدیداران کی جانب سے موجود تمام مہمانوں، شعراء اور شاعروں کو یادگاری نشان اور شال پیش کر کے شاندار اعزاز سے نوازا گیا۔

اہم و ممتاز مہمانوں کی باوقار موجودگی

پروگرام میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے حکومتِ ہند کے سابق آئی۔ایف۔ایس۔ (IFS) افسر جناب اشوک شرما اور سی سی ایس یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر اسلم جمشید پوری موجود رہے۔ وہیں ممتاز مہمانوں کے طور پر مفتی محمد اشرف، جناب محمد گلزار سیفی اور جناب اروند کمار شرما نے شرکت کی۔

مہمانوں نے اپنے خطاب میں ملک کی آزادی میں میرٹھ کے انقلابیوں کی قربانیوں اور ان کے اہم کردار کو یاد کیا۔

شعراء اور شاعروں نے باندھا سماں

''کاروانِ آزادی'' کے اس ادبی اسٹیج پر حب الوطنی اور گنگا جمنی تہذیب کا خوبصورت سنگم دیکھنے کو ملا۔ کلام اور غزلیں پیش کرنے والے نمایاں کوی اور شعراء میں پروانہ میرٹھی، سمنیش سمن، حق میرٹھی، نشا شرما، وارث وارثی، طاہر نظامی، شعیب گل اور فیصل میرٹھی شامل رہے۔

پروگرام کی خوبصورت نظامت معروف ناظم ملک ادیب برنی نے اپنے منفرد اور پُراثر انداز میں کی۔

انتظامیہ اور معاونین کا قابلِ ستائش تعاون

اس باوقار پروگرام کے اہم منتظم جناب محمد عابد، سکریٹری، ہم قدم نامیہ سنستھا رہے، جبکہ پروگرام کے کنویز کی حیثیت سے جناب معراج الدین انصاری، نائب صدر، بھارتی بنکر سیوا سمیتی نے اہم کردار ادا کیا۔

اس کے ساتھ ہی پروگرام کو مکمل طور پر کامیاب بنانے میں جناب اشرف انصاری، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، محمد ساجد سیفی اور اشعر ملک کا خصوصی اور قابلِ ستائش تعاون رہا۔

آخر میں تمام عہدیداران نے تشریف لانے والے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور پروگرام کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

اسکولوں میں ایم آر ویکسینیشن مہم کا آغاز

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد ضلع میں بچوں کو خسرہ اور روبیلا جیسی سنگین بیماریوں سے بچانے کے لیے، منگل کو صبح 10:30 بجے پرائمری اسکول، پولس لائن، مرادآباد میں اسکول پر مبنی خسرہ-روبیلا (ایم آر) ویکسینیشن مہم کا آغاز کیا گیا۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ نے مہم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ امیونائزیشن آفیسر، بیسک ایجوکیشن آفیسر، میڈیکل آفیسر انچارج، شہری بنیادی مراکز صحت کے ڈاکٹر، محکمہ صحت کے افسران اور ملازمین، اے این ایم، آشا کارکنان اور دیگر متعلقہ نمائندے موجود رہے۔ چیف میڈیکل آفیسر نے بتایا کہ اس مہم کے تحت ضلع کے تمام سرکاری تعلیمی اداروں، اسکولوں اور مدارس میں زیر تعلیم کلاس 1 سے 5 تک کے تمام بچوں کو ایم آر ویکسین سے کور کیا جائے گا۔

غزہ میں وزارت داخلہ کی انتشار روکنے اور امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل

غزہ: غزہ میں وزارت داخلہ اور قومی سکیورٹی نے غزہ کی پٹی میں سماجی یکجہتی اور انتشار کی علامتوں کے خلاف عوامی مزاحمت کو سراہتے ہوئے اسے قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ اور داخلی استحکام کو متزلزل کرنے کی کوششوں کے خلاف ایک مضبوط ڈھال قرار دیا ہے۔

وزارت داخلہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پولیس کا ڈائریکٹوریٹ جنرل، سکیورٹی اداروں کے تعاون سے انتشار کو پھیلنے سے روکنے کے لیے بھرپور کوششیں کر رہا ہے۔ بیان میں نشاندہی کی گئی کہ ان کوششوں کے دوران پولیس اور سکیورٹی ادارے اپنے کئی اہم کمانڈروں، افسران اور اہلکاروں کی قربانیاں دے چکے ہیں جنہیں قابض فوج نے داخلی سکیورٹی برقرار رکھنے اور عوامی امن کے تحفظ کے فرائض کی انجام دہی کے دوران جان بوجھ کر نشانہ بنایا۔

وزارت داخلہ نے غزہ گورنری کے پولیس چیف، شمالی غزہ گورنری کے پولیس چیف، وسطی گورنری میں داخلی سکیورٹی کے سربراہ، جبالیہ کیمپ کے پولیس سنٹر کے سربراہ اور ان کے کئی افسران کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ پولیس اور سکیورٹی اداروں کے خلاف جاری اسرائیلی جرائم کا حصہ ہے۔

وزارت نے غزہ کی پٹی میں موجود فلسطینی عوام، خاندانوں اور قبائل کو دعوت دی کہ وہ جنگ کے مسلط کردہ حالات میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور قومی مفاد کو ترجیح دیں، ایسے وقت میں جب قابض دشمن اپنی جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے اور بیس لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو پٹی کے نصف سے بھی کم رقبے پر محصور کر رکھا ہے۔

وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ خاندان اور قبائل معاشرتی تانے بانے کو برقرار رکھنے اور ایسے رویوں کو محدود کرنے کے قابل ہیں جو تنازعات کے بڑھنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہوں نے عقل سے کام لینے اور ایسے جھگڑوں یا اختلافات کے پیچھے نہ لگنے کی اپیل کی جو خاندانی کشیدگی اور ہتھیاروں کے استعمال کی طرف لے جا سکتے ہیں۔

وزارت نے سختی سے کہا کہ خاندانی جھگڑوں کے دوران ہتھیاروں کا استعمال اور فائرنگ ایک سنگین جرم ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے اور شہریوں میں خوف و ہراس پھیلتا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ سکیورٹی اور پولیس ادارے فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے جس میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی مستقل ضبطی بھی شامل ہے۔

وزارت داخلہ نے کہا کہ وہ معاشرے میں انتشار پھیلانے کی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دے گی اور قبائلی عناصر، قومی اور سماجی قوتوں کو دعوت دی کہ وہ تعاون کو فروغ دیں، رواداری کی ثقافت عام کریں، تشدد کو مسترد کریں اور سماجی امن اور اقدار کا تحفظ کریں۔

وزارت نے تصدیق کی کہ متعلقہ ادارے جرائم کے وقوع پذیر ہوتے ہی تحقیقات کر رہے ہیں تاکہ مرتکب افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے، یہ قانون کی حکمرانی کو مستحکم کرنے اور معاشرے کے تحفظ کے لیے ان کی مستقل پالیسی ہے۔

وزارت نے اپنے بیان کا اختتام فلسطینی عوام کی حفاظت اور قابض دشمن اور اس کے آلہ کاروں کی سازشوں کو ناکام بنانے کی دعا پر کیا۔

اقوام متحدہ کی طرف سے قابض اسرائیل کے خاتمے اور فلسطینیوں کو حق خود ارادیت دینے کی اپیل

مرکز اطلاعات فلسطین

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے ترجمان ثمین الخیطان نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں جاری کشیدگی کے درمیان فلسطینی سرزمین پر قابض اسرائیلی قبضے کے خاتمے اور فلسطینی عوام کو ان کے حق خود ارادیت کے استعمال کے قابل بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

ثمائن الخیطان نے دیے گئے بیانات میں اس بات پر زور دیا کہ غزہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کے لیے روڈ میپ کو مسترد کرنے سے متعلق قابض اسرائیل کے اعلان پر اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ انہوں نے فوری طور پر تنازعات کو روکنے اور بین الاقوامی جرائم سمیت تمام زیادتیوں اور انسانی حقوق کی پامالیوں کے ذمہ داروں کا محاسبہ یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی قابض اسرائیل کے خاتمے اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کو فعال کرنے پر بھی زور دیا ہے۔

ثمائن الخیطان نے اس بات پر سختی سے زور دیا کہ تنازع کا کوئی بھی حل انسانی حقوق پر مبنی ہونا چاہیے جبکہ انہوں نے اثر رسوخ رکھنے والے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ ان حقوق کا احترام یقینی بنانے اور ایک عادلانہ اور پائیدار حل حاصل کرنے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں صرف کریں۔

دنیا بھر کے 19 شہروں میں غزہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے احتجاجی مظاہروں کا انعقاد

استنبول: ترکیہ کے شہر استنبول سمیت دُنیا بھر کے 19 شہروں میں آج بدھ کو عالمی یومِ انسانیت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، متفقہ طور پر بیک وقت مظاہرے کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان مظاہروں کا مقصد جاری محاصرے اور اسرائیلی پابندیوں کے سائے میں غزہ کی پٹی میں انسانی امداد کے داخلے کو یقینی بنانا ہے۔ استنبول میں پیر کے روز ترک سول سوسائٹی کی تنظیموں کی طرف سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فلسطین سپورٹ پلیٹ فارم کے سربراہ عثمان نوری قبق تپ ؒ نے بتایا کہ یہ مظاہرے 19 شہروں میں ایک ہی وقت میں منعقد کیے جائیں گے، جن کا بنیادی مقصد پٹی کے باسیوں کے لیے خوراک، دوا، سرپناہ اور طبی دیکھ بھال کی فراہمی کا مطالبہ بلند کرنا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ استنبول میں طے شدہ یہ احتجاجی مظاہرہ شہر کے ایشیائی حصے میں واقع اسکودار کے میدان میں مقامی وقت کے مطابق شام ساڑھے چھ بجے، جبکہ گرینچ کے وقت کے مطابق ڈھائی بجے منعقد ہوگا۔

پریس کانفرنس میں صدقہ تاشی ایسوی ایشن کے سربراہ کمال اوزدال، انسانی حقوق اور آزادی کے لیے قائم فلاحی ادارے (IHH) کے سیکرٹری جنرل احمد گوکسون اور دنیز فنری ایسوی ایشن کے سربراہ محمد جنکیز نے بھی شرکت کی۔

قبق تپہ نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا ایک ایسی صورتحال دیکھ رہی ہے جہاں شہریوں کو ان کی بنیادی ضروریات سے غیر معمولی طور پر محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ خوراک، دوا، سرپناہ اور طبی دیکھ آہنگ بنیادی انسانی حق ہے، کوئی احسان نہیں۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ غزہ میں دسیوں ہزار سویلین اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، جبکہ بچوں، مریضوں، خواتین اور سب سے زیادہ ضرورت مند طبقوں کو خوراک، دوا اور دیگر بنیادی ضروریات کے حصول میں مسلسل بڑھتی ہوئی مشکلات کا سامنا ہے۔

قبق تپہ نے قابض اسرائیلی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے، جس کے تحت غزہ کی پٹی میں روزانہ 600 امدادی ٹرکوں کا داخلہ طے پایا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ بین الاقوامی اداروں کی رپورٹس کے مطابق طے شدہ تعداد میں سے روزانہ صرف 100 سے 200 ٹرک ہی اندر داخل ہو پاتے ہیں، جو پٹی میں خوراک، پانی، ادویات اور رہائش کی ضروریات کے بحران کو مزید سنگین بنا رہا ہے۔

قبق تپہ نے استنبول کے شہریوں، تنظیموں اور اداروں سے اپیل کی کہ وہ بدھ کے روز اس احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں، اور واضح کیا کہ ان سرگرمیوں میں 19 ممالک کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایک مہم بھی شامل ہوگی، تاکہ غزہ تک امداد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے عوامی دباؤ کو وسیع کیا جا سکے۔

انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آنے والے دنوں اور ہفتوں میں بھی یہ تحریکیں جاری رہیں گی، تاکہ انسانی امداد کے لیے راستہ کھولنے اور پٹی کے شہریوں کو ان کی بنیادی ضروریات تک رسائی دینے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے۔

دوسری جانب یورو میڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے رواں ماہ 9 اگست کو خبردار کیا تھا کہ قابض اسرائیل جان بوجھ کر ٹرکوں اور گوداموں کو تباہ کر کے اور ڈرائیوروں کو نشانہ بنا کر غزہ کی پٹی میں ٹرانسپورٹ اور ترسیل کے نظام کو مفلوج کر رہا ہے، اس کے علاوہ متبادل ٹرکوں اور اسپیئر پارٹس کے داخلے پر بھی پابندی عائد کی جا رہی ہے۔

آبزرویٹری نے غزہ میں پرائیویٹ ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے سربراہ ناہض شہیبر کے حوالے سے بتایا کہ 1200 ٹرکوں کے بیڑے میں سے صرف 25 فیصد ٹرک ہی اسرائیلی بمباری سے محفوظ رہ سکے ہیں، جبکہ حملوں کے نتیجے میں 20 سے زائد ڈرائیور شہید ہو چکے ہیں، جن میں اکتوبر 2025ء میں جنگ بندی کے آغاز سے اب تک کے 4 شہداء بھی شامل ہیں، اس کے علاوہ 15 ڈرائیوروں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے جن میں سے کچھ تقریباً دو سال سے حراست میں ہیں۔ یہ تمام اقدامات غزہ کی پٹی میں بڑھتے ہوئے انسانی المیے کے تناظر میں سامنے آ رہے ہیں، جہاں سرکاری میڈیا آفس کے مطابق 8 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری جنگ میں قابض فوج نے تقریباً 90 فیصد سول بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے، جبکہ اقوام متحدہ نے تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ 70 ارب ڈالر لگایا ہے۔

موصولہ اعداد و شمار کے مطابق اس جنگ کے نتیجے میں 73 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 74 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے، جبکہ امداد کے داخلے پر پابندیاں بدستور برقرار ہیں اور پٹی کے مختلف علاقوں میں انسانی ضروریات شدت اختیار کر چکی ہیں۔

طویل اسیری کی کٹھن روداد، فلسطینی صحافی محمد عرب کی لافانی داستانِ استقامت

شمالی غزہ کے سینے پر حق کی شمع جلانے والے "ٹیلی ویژن العربی" کے نڈر اور بلند حوصلہ نامہ نگار، فلسطینی صحافی محمد صابر عرب کا اسرائیلی فوجی عدالت کے کٹہرے میں نمودار ہونا محض ایک قانونی کارروائی یا پیشی کا عام سا منظر نہیں تھا۔ یہ ایک ایسا دردناک دریچہ تھا جس نے غیبت اور ہجر کے ان تاریک برسوں کا احاطہ کر لیا، جو ظلم و ستم، بھوک کے کڑے پہروں، روح کو چھلنی کر دینے والی ایذا رسانیوں اور اس قیدِ تنہائی میں گزرے جن کا مقصد سچائی کی اس توانا آواز کو مٹانا تھا۔ یہ ایک ایسے انسان کی تصویر تھی جس کے چہرے کی شادابی اور خدوخال کو اسیری کی چکی نے پیس ڈالا، مگر اس کے عزم کی چٹان آج بھی پورے قد کے ساتھ اپنی جگہ قائم ہے۔

محمد عرب جب انتہائی نحیف اور نڈھال جسم کے ساتھ اس عدالت میں لائے گئے، تو ان کے چہرے کی لکیریں اس المناک داستان کی گواہی دے رہی تھیں جو قابض غاصبوں کی جیلوں میں انسانیت کے خلاف لکھی جا رہی ہے۔ یہ وہ سچا صحافی ہے جس کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے غزہ کے میدانِ جنگ سے خونی حقائق، نسل کشی کے ہولناک مناظر اور قابض دشمن کے مظالم کو دنیا کی آنکھوں تک پہنچایا۔ اس فریضے کی پاداش میں اسے کیمرے کی آزاد فضا سے چھین کر سلاخوں کے اس پار دھکیل دیا گیا، جہاں وہ اپنے اہل خانہ، اپنے چاہنے والوں اور اس دنیا سے کٹ کر رہ گیا۔ 18 مارچ سنہ 2024ء کا وہ سیاہ دن تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی، جب قابض درندوں نے الشفا میڈیکل کمپلیکس کے مقدس حصار کے اندر سے محمد عرب کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروفِ عمل تھے۔ اس گرفتاری کے لمحے سے لے کر اب تک ایک ایسا لامتناہی عذاب شروع ہوا جس نے انہیں اندھیروں میں ڈوبے ہوئے فوجی حراستی کیمپوں سے ہوتے ہوئے "ہیگیو" (نقب) جیل کے غاروں تک پہنچا دیا۔ یہ وہ بے رحمانہ ماحول ہے جہاں ہزاروں فلسطینی قیدیوں نے غیر انسانی اذیتوں کا سامنا کیا۔ محمد عرب کا رابطہ اس ظالم دنیا سے یکسر کاٹ دیا گیا، کوئی اپنوں کی زیارت کا پروانہ اور نہ ہی وکلاء اور حقوقِ انسانی کے اداروں کو رسائی کی اجازت۔ ان کی حالتِ زار کی ہلکی سی کرن بھی بس کبھی کبھار کسی بند دروازے کے سوراخ سے لیک ہونے والی ان اطلاعات کی صورت میں باہر آتی جو انسانی حقوق کے محافظوں کے ہاتھ لگ جاتی تھیں۔ یہ قید محض چار دیواری کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسانیت کی توہین اور بنیادی ترین حقوق سے محرومی کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ دو سال سے زائد طویل اسیری کے بعد، ایک صحافی کو اپنے حق کے لیے عدالت کے دروازے پر یہ فریاد کرنی پڑی کہ اسے گرم موسم کے مطابق چند کپڑے اور شیونگ کے دوران آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے کی معمولی سی اجازت ہی دے دی جائے۔ جب جینے کے یہ انتہائی ابتدائی اور معمولی تقاضے بھی عدالتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے جائیں، تو ذرا سوچیے کہ قابض فوج کی غلاظت سے بھری ان کال کوٹھریوں میں فلسطینی اسیران، خصوصاً غزہ کے باسیوں پر کیا گزرتی ہوگی۔ یہ درد صرف ضروریات کی کمی تک محدود نہیں تھا؛ وکیل خالد محاجنہ نے جب جون کے مہینے میں "سدی تیمان" کے ہولناک کیمپ میں محمد عرب سے پہلی قانونی ملاقات کی، تو روح کو لرزا دینے والے انکشافات سامنے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ کیسے محمد عرب کے مبارک ہاتھوں اور پیروں کو مستقل ہتھکڑیوں میں جکڑ کر رکھا جاتا، ہفتوں ان کی آنکھوں پر ظلم کی پٹیاں بندھی رہتیں اور انہیں نیند اور دواؤں کی ایک ایک بوند تک کے لیے تڑپایا جاتا۔ وہ کربناک مناظر جن میں دیگر قیدیوں کے زخمی ہاتھ پاؤں لوہے کی ان جکڑوں کے زہر آلود ہونے کی وجہ سے سڑ گئے اور انہیں اپنے اعضاء سے محروم ہونا پڑا، اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ وہاں انسانیت کی کوئی قدر باقی نہیں۔ فوجی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے محمد عرب کا زرد رنگ اور گھلا ہوا جسم اس بات کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہا تھا کہ دشمن نے ان کے جسم کو توڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انسانی حقوقی اداروں اور وکلاء کی زبان سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ محمد عرب پر کسی قسم کا کوئی واضح یا قانونی جرم ثابت نہیں کیا گیا، بلکہ انہیں محض ایک ظالمانہ قانون "غیر قانونی جنگجو" کی آڑ میں قید میں رکھا گیا ہے۔ فوجی عدالتوں کے یہ تمام ہتھکنڈے صرف اس بات کا بہانہ ہیں کہ اسیر کی آواز کو کیسے ہمیشہ کے لیے دبا دیا جائے۔ محمد عرب کا کیس اس لیے بھی پوری دنیا کے ضمیر پر ایک سوالیہ نشان ہے کہ وہ صرف ایک قیدی نہیں بلکہ سچائی کا وہ قلم اور کیمرہ ہے جسے جبر کی طاقت سے توڑنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔ محمد عرب کی یہ روح فرسا داستان غزہ کے ان تمام بہادر صحافیوں کی تاریخ کا حصہ ہے جنہوں نے اس مقدس زمین پر اپنے خون سے روشنی لکھی ہے۔ فلسطینی جرنلسٹس سنڈیکیٹ کی گواہی کے مطابق، اس نسل کشی کی جنگ میں 265 سے زائد صحافی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں، جبکہ 150 سے زیادہ صحافی آج بھی قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ چالیس سے زائد غیور صحافی خواتین سمیت آج بھی اسیر خانوں میں ان ظالمانہ قوانین کے تحت تڑپ رہے ہیں۔ عدالت کے اس کٹہرے میں کھڑے محمد عرب کی وہ تصویر محض ایک کمزور جسم یا ایک لاچار صحافی کی تصویر نہیں تھی، بلکہ یہ ایک ایسے حریت پسند کی شبیہ تھی جس کی روح کو کوئی زنجیر جھکا نہیں سکی۔ ان کے تھکے ہوئے نقوش ہمیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ ہر اسیر کے پیچھے ایک بکھرا ہوا خاندان، ایک حسین زندگی اور ہزاروں ادھورے خواب وابستہ ہیں۔

سرکاری میڈیا کا قومی کمیٹی برائے غزہ سے فوری طور پر اپنے فرائض سنبھالنے کا مطالبہ

غزہ کی پٹی میں سرکاری میڈیا آفس نے قومی کمیٹی برائے انتظامِ پٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر حاضر ہو کر اپنے فرائض کا آغاز کرے، کیونکہ مسلسل محاصرے، سرحدی گزرگاہوں کی بندش اور تعمیر نو کی کوششوں میں تاخیر کی وجہ سے انسانی المیہ سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔

آفس نے ایک پریس بیان میں اس بات کی تصدیق کی کہ قومی کمیٹی کو ذمہ داریاں منتقل کرنے کے لیے تمام ضروری انتظامی، قانونی اور لاجسٹک انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں، جبکہ اس نے یہ بھی اشارہ دیا کہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ عملہ بنیادی خدمات کی فراہمی کو جاری رکھنے اور کسی بھی انتظامی خلا کو پیدا ہونے سے روکنے کے لیے اپنے فرائض انجام دیتا رہے گا۔

بیان میں متعلقہ فریقوں اور عالمی برادری سے اپیل کی گئی کہ وہ قومی کمیٹی کے غزہ کی پٹی میں فوری داخلے کو آسان بنائیں، تاکہ وہ اپنے کام کا آغاز کر سکے اور بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں اٹھا سکے۔

بیان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سرکاری ایمرجنسی کمیٹی کو تحلیل کرنے سے متعلق فیصلہ گذشتہ جولائی میں اعلان کیا گیا تھا، جو کہ اس کے سربراہ اور حکومتی کارروائیوں کے نگراں کے قائم مقام محمد عبد الخالق الفرا کے باضابطہ استعفیٰ کے ساتھ ہی کیا گیا تھا، تاکہ معاہدوں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے اور پٹی کا انتظام قومی کمیٹی کو منتقل کرنے میں آسانی پیدا ہو۔

سرکاری میڈیا آفس کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق یہ مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ کی پٹی میں چوبیس لاکھ آبادی میں سے تقریباً اکیس لاکھ پچاس ہزار بے گھر افراد انتہائی کسمپرسی کے انسانی حالات کا سامنا کر رہے ہیں، جن میں آٹھ لاکھ سے زائد ایسے افراد بھی شامل ہیں جو انسانی زندگی کے لیے غیر موزوں خیموں میں رہ بسر کر رہے ہیں۔

آفس نے پچھلے اعداد و شمار میں یہ انکشاف کیا تھا کہ آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی نسل کشی کی جنگ کے دوران قابض اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں ننانوے فیصد شہری بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے، جبکہ اقوام متحدہ نے پٹی کی تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ ستر ارب ڈالر لگایا ہے۔

اگرچہ دس اکتوبر سنہ 2025ء سے جنگ بندی کا معاہدہ نافذ ہے، تاہم پٹی میں قابض اسرائیل کی طرف سے قتل، گرفتاری، بمباری، گولہ باری اور دھماکوں کے ذریعے تباہی کے دائرہ کار کو وسیع کرنے جیسی خلاف ورزیاں بدستور جاری ہیں۔

آفس نے قابض دشمن پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ جنگ بندی کے معاہدے میں شامل اپنے وعدوں سے منحرف ہو رہا ہے، جن میں سرفہرست گزرگاہوں کو کھولنا اور امدادی، غذائی، طبی اور رہائشی سامان کی متفقہ مقدار کو اندر داخل کرنا ہے، جو کہ انسانی بحران کو مزید سنگین بناتا ہے اور بحالی و تعمیر نو کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔